الحدیث

اَلنَّجَابَة

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضی اللہ عنہم

(صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت اطہارؓ کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلنَّجَابَةُ

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضی اللہ عنہم

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

سف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

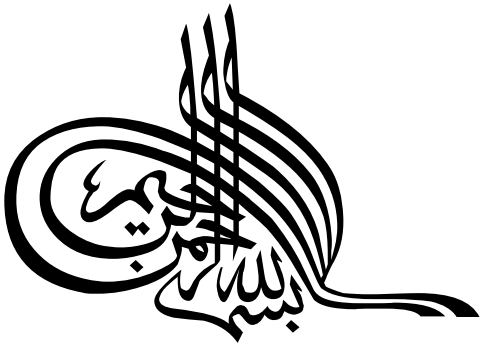

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ فَهُمْ

أَهْلُ التُّقَی وَالنُّقَی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلنَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضی اللہ عنہم
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت ؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/400 روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-ا / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریر ں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١.	اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:	
	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ	٢٧
	﴿حضور ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ ﷺ خَيْرَ الْقُرُوْنِ	٢٩
	﴿صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي	٣٦
	﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوش خبری کا بیان﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ	٤٠
	﴿صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ	٤٤

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾	
٥.	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ ﴿صحابہ کرام ﷺ کے توسّل سے حصولِ فتح کا بیان﴾	٤٩
٦.	فَصْلٌ فِي تَحْرِيْمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت﴾	٥٣
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	٦٠
٢.	اَلْبَابُ الثَّانِي:	
	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه ﴿حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنه کے مناقب﴾	٦٧
١.	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ	٦٩

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾	
٢ .	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾	٧٥
٣ .	فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان﴾	٨١
٤ .	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيْقًا وَنَائِبًا وَوَزِيْرًا ﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾	٩٢
٥ .	فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ ﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان﴾	٩٧

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فِي الْآخِرَةِ ﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضي الله عنه کا مقام و مرتبہ﴾	١٠٠
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه ﴿حضرت صدیق اکبر رضي الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٠٥
٣.	اَلْبَابُ الثَّالِثُ:	
	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ﴿حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کے مناقب﴾	١١٥
١.	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضي الله عنه ﴿حضرت عمر فاروق رضي الله عنه کے قبولِ اسلام کا بیان﴾	١١٧
٢.	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿بارگاہِ رسالت صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت عمر رضي الله عنه کا مقام و مرتبہ﴾	١٢١
٣.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ	١٢٧

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک ن عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	١٢٩
٥.	فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا﴾	١٣٤
٦.	فَصْلٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضی اللہ عنہ لِلْوَحْيِ ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾	١٣٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٤٩

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٤.	اَلْبَابُ الرَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه	١٦٥
	﴿حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم	١٦٧
	﴿بارگاہِ رسالت صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت عثمان رضي الله عنه کا مقام و مرتبہ﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضي الله عنه بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً	١٧١
	﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ	١٧٣
	﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم کی بشارت﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَا النُّوْرَيْنِ	١٧٧
	﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے ذوالنّورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی اللہ عنہ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾	١٨٣
٦.	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت کی خبر دینا﴾	١٨٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٩٥
٥.	اَلْبَابُ الْخَامِسُ: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرّم الله وجهه ﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	٢٠٥
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾	٢٠٧

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٢ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت علی ﷺ کا مقام و مرتبہ﴾	٢١٢
٣ .	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿حضرت علی ﷺ کا اہلِ بیتِ رسول ﷺ میں سے ہونے کا بیان﴾	٢٢٧
٤ .	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	٢٣٣
٥ .	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا ﷺ فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حبِّ علی ﷺ حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی ﷺ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	٢٤٩
٦ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ ﴿حضرت علی ﷺ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان﴾	٢٥٥
٧ .	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ﷺ	٢٥٨

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
	﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	
٦.	اَلْبَابُ السَّادِسُ:	
	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم	٢٧٣
	﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم	٢٧٥
	﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
٧.	اَلْبَابُ السَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ رضی اللہ عنہم	٣٠٥
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ	٣٠٧
	﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٢.	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ ﷺ ﴿حضور ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	٣١٠
٣.	فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ ﷺ ﴿فضیلتِ مہاجرین ﷺ کا بیان﴾	٣١٥
٤.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ ﷺ ﴿مہاجرین صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	٣٢٠
٨.	اَلْبَابُ الثَّامِنُ: مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿ انصار صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان ﴾	٣٢٧
١.	فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ ﷺ مِنَ الإِيْمَانِ ﴿انصار ﷺ کی محبت علامت ایمان ہے﴾	٣٢٩
٢.	فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿انصار ﷺ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾	٣٣٤

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۳.	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ﴿حضور ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	۳٦۱
٤.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم ﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	۳٦٤
۹.	اَلْبَابُ التَّاسِعُ: مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضی اللہ عنہم ﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	۳۷۱
۱.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضی اللہ عنہم ﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	۳۷۳

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٠.	اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:	
	مَنَاقِبُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم	٣٨٥
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم	٣٨٧
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
١١.	اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	٤٠٧
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	٤٠٩
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٢.	اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبُيُتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں علیہم السلام کے مناقب﴾	٤٢٣
١.	فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾	٤٢٥
٢.	فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اہلِ بیت سے محبت کی ترغیب دینے کا بیان﴾	٤٣١
٣.	فَصْلٌ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبَعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾	٤٤٢

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٤.	فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ ﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾	٤٤٧
٥.	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان﴾	٤٤٩
٦.	فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ ﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾	٤٥٤
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ علیہم السلام ﴿اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور کے جامع مناقب﴾	٤٦٠

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٣.	اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن	٤٧٣
	﴿اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها	٤٧٥
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما	٤٩٠
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنهما	٥١٠
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها	٥١٣
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما ﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥١٦
٦.	فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥١٩
٧.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢١
٨.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢٥
٩.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢٦

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٠.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢٨
١٤.	اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ: مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام الله عليها ﴿سیدۃ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب﴾	٥٣١
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾	٥٣٣
٢.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	٥٣٧

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٣ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ رسالت ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام ومرتبہ ﴾	٥٤٣
٤ .	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها سَيِّدَةَ نَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴾	٥٥٠
٥ .	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام الله عليها ﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ اُمور کا بیان ﴾	٥٥٥
٦ .	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿ روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام ومرتبہ ﴾	٥٦٠
٧ .	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها ﴿ سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾	٥٦٥

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٥.	اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ عليهما السلام	٥٧٧
	﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عليهما السلام	٥٧٩
	﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا	٥٨٤
	﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٣.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾	٥٩٣
٤.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿بارگاہِ رسالت ﷺ میں حسنین کریمین علیہما السلام کا مقام و مرتبہ﴾	٥٩٦
٥.	فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ ﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾	٦٠٦
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام فِي الْجَنَّةِ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام و مرتبہ﴾	٦٠٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا علیہما السلام ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٦١٤

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
١٦.	اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام	٦٢٣
	﴿امام محمد مہدی عليه السلام کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ	٦٢٥
	﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا اہلِ بیت اَطہار علیہم السلام میں سے ہونے کا بیان﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام	٦٢٨
	﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ عليه السلام	٦٣٥
	﴿حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا امام مہدی عليه السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا	٦٣٨
	﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾	٦٤٣
٦.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَةَ تُنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾	٦٤٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٦٥٣
❁	مصادر التخريج	٦٥٩

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ رضي الله عنهم خَيْرَ الْقُرُوْنِ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ. يُظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گی حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان پر چربی چڑھی ہوگی۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، والطيالسی فی المسند، ١/١١٣، الرقم: ٨٤١، و ابن الجعد فی المسند، ١/١٩٦ الرقم: ١٢٨٩، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤/١٥١۔

٢/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن (زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہو گی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٣. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے

٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلی فی المسند، ٩/٤٠، الرقم: ٥١٠٣۔

٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، وابن أبی شيبة فی المصنف ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السِّمَانَةَ. يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایسی قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کریں گے وہ شہادت طلب کئے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنُ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ

٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٢٣، الرقم: ٢٥٣٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٢٨، الرقم: ٧١٢٣، والشوكاني فى نيل الأوطار، ٩/٢٠٨۔

٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في القرن الثالث، ٤/٥٠٠، الرقم: ٢٢٢٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في فضل أصحاب رسول اللهﷺ، ٤/٢١٤، الرقم: ٤٦٥٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/١٢٣، الرقم: ٦٧٢٩۔

أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَاةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا بِرَجُلٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أَدْخُلُ فِي دَعْوَتِکَ قَالَ: وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذٰلِکَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَ ذَکَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ، يَهْرِيْقُوْنَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُوْنَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٥٠، الرقم: ٢٣٠١٠، وأبو يعلى فی المسند، ١٣/ ٤١٦، الرقم: ٨٤٢٠، والطيالسی فی المسند، ١/ ٣٩ الرقم: ٢٩٩۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبداللہ بن مولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچا ۰ اپنے سامنے میں نے ای آدمی کو خچر پر سوار دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا اے اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں اے اللہ، مجھے ان کے ساتھ ملا دے میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے لگا اور میرا یہ دوست بھی (یعنی اس کو بھی ان کے ساتھ ملادے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے وہ کہنے لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں: پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا: یا نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں سے موٹاپا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کا سوال نہیں کریں گے پھر میں نے دیکھا (ایسا کہنے والے) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۷/۷. عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقُمْتُ إِلَى كُوْزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۵۸/۲٤، الرقم: ۲۵۸، والشیبانی فی الآحاد والمثاني، ۷۳/۵، الرقم:۳۱٦۹، والعسقلاني فی الإصابة، ۵۵۹/۷، الرقم: ۱۰۹۷٤۔

’’بنت ابی جہل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب کیا پس میں آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو زکوٰۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امت میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨/٨. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ قَرْنٍ

٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ١/٧٦، الرقم: ٩٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/١٩۔

٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣: ٣٢٩، الرقم: ٣٤٢٥، وفی المعجم الصغير، ١/٢٢٠، الرقم: ٣٥٢، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٤/١٧٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/١٩۔

الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيُّ، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلاَ يَعْبَأُاللهُ بِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پس اللہ تعالیٰ ان کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي

﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوش خبری کا بیان﴾

١٠/١٠. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

١١/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَ آمَنَ بِي وَطُوْبَى ثُمَّ طُوْبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔''

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل من رأی النبی ﷺ، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨۔

١١: أخرجه ابن حبان فی الصحیح، ١٦/٢١٣، الرقم: ٧٢٣٠۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي، وَاللهِ، لاَ تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَنِي وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم اس وقت - خیر میں رہو گے جب - تم میں وہ باقی ہے جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی (پھر فرمایا) خدا کی قسم تم اس وقت - خیر میں رہو گے جب - تم میں وہ باقی ہے جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کیا جس نے میری صحبت اختیار کیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَأَهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذْحِجِيَّانِ، حَتَّى أَتَيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذْحِجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ ﷺ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ وَاتَّبَعَكَ وَصَدَّقَكَ مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٧۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٨٩، الرقم: ٧٤٢۔

بِکَ، وَاتَّبَعَکَ، وَصَدَّقَکَ، وَلَمْ يَرَکَ، مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَی لَهُ، ثُمَّ طُوْبَی لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَی يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: دو کندی مذحجی ہیں یہاں ۔ کہ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تا کہ آپ ﷺ کی بیعت کرسکے پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں ۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کو پکڑا تا کہ اس کی بیعت کرسکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ ﷺ کی اتباع اور تصدیق کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَی مَنْ رَآنِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَی قَالَ مَنْ

١٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٦/١٦٦، الرقم: ٥٨٧٤، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٣/٢٥٤۔

رَأَى مَنْ رَآهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ’’ولمن رأنی‘‘ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے انہیں (صحابہ کو) دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ رضی اللہ عنہم أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾

١٥/١٥. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّيْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَکَ الْعِشَاءَ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَکَانَ. کَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازمغرب پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ

١٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبی أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ٤/١٩٦١، الرقم: ٢٥٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٩٨، وأبو يعلى فی المسند، ١٣/٢٦٠، الرقم: ٧٢٧٦۔

عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہو گا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں سے گئے نہیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں۔ کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

١٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فیمن سبّ أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٥۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٨٩، الرقم: ٦٧٥، وعبد بن حمید فی المسند، ١/٥٢، الرقم: ٦٩۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْتُبْتَغَى الضَّالَّةُ فَلَا تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت نہیں آئے گی جب میرے صحابہ ﷺ میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۱۸. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو بردہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُوْمِ يُهْتَدى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش

۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٦۔

۱۹: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣۔

کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ ﷺ میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔'' اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٠. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيْمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَکَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے قوت میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں سے جس پر وہ ہیں کچھ لے لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣١٠، الرقم: ٣٤٠٠۔

٤ . فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾

٢١/٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ، فَقَالَ: اَحْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ، حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہوجائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ

٢١: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، كتاب: الأحكام، باب: كراهية شهادة، ٢/٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٩٣، الرقم: ٩٨۔

٢٢: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٥، وأحمد بن ـــ

فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيْبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ..... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ آج کے ہی دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے..... آگے طویل حدیث ہے۔‘‘

..... حنبل فی فضائل الصحابة، ١/٥٩، الرقم: ١٧، وابن المبارك فی الزهد، ١/٢٠٠، الرقم، ٥٧٢۔

٢٣: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٠/٤٣٦، الرقم: ٤٥٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/١٩٨، الرقم: ٣٨٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، وفی المعجم الصغير، ١/٥٨، الرقم: ٢٤٥۔

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا اللهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوْا الْكَذِبَ وَشَهَادَاتِ الزُّوْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا۔ اور کہا بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَأَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں

٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٢٣٤١٢۔

٢٥: أخرجه البزار في المسند، ١/٢٦٩، الرقم: ١٦٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣١، الرقم: ١٤٨٩۔

گے اور جو جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کردے وہ حقیقی مومن ہے۔'' اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوْا، وَإِذَا ذُكِرَتِ النُّجُوْمُ فَأَمْسِكُوْا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدَرُ فَأَمْسِكُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہوجاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٧. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالإِيْمَانُ فِي قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا صحابہ کرام ہنستے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ایمان ان

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٩٦، الرقم: ١٤٢٧۔

٢٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٨، الرقم: ٧٢٠۔

کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٥. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے توسّل سے حصولِ فتح کا بیان﴾

٢٨/٢٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم

٢٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٧، الرقم: ١٠٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩/٢٩. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کر رکھی ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٣٠. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:**

٢٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٦، الرقم: ٣٣٩٩۔

٣٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، وأبو يعلى فی المسند، ٢/٢٦٣، الرقم: ٩٧٣۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہوجائے گی پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣١/٣١. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آ جاتے۔‘‘

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣١: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨۔

٦. فَصْلٌ فِي تَحْرِيْمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے کی ممانعت﴾

٣٢/٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا

٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: (٥٩)، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨۔

٣٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سبّ —

أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ا ۔ کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٣٤. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

..... الصحابة، ٤/١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣۔

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في من سبّ أصحاب النّبي ﷺ، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٧، والرويانی في المسند ٢/٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٤٧، الرقم: ٥٢٥۔

’’حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٦. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل من رأى النّبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

٣٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة، في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦.

أَحِدِهِمْ عُمُرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت نسیر بن ذعلوق ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو اس پر

۳۷: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۳۸۷/۵، الرقم: ۹۲۲۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲۰٤/۳، الرقم: ۲۹۲۹، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۱۵۰/٤، والطیالسی فی المسند، ۷/۱، الرقم: ۳۱۔

لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچو بے شک ن ا ی کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ملے کیونکہ ان میں ن ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٨. **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلاَ تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.**

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٣٩. **عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: بْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

''حضرت عطا بن ابورباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٤٧، الرقم: ١٢٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٣٣، الرقم: ٢١٨٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٣٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٦٨٨٤۔

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٤، الرقم: ١٠۔

محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٤٠. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عویم بن ساعدہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٣٢، الرقم: ٦٦٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٤، الرقم: ٤٥٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٨٣، الرقم: ١٠٠٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/٣٧٠، الرقم: ١٧٧٢۔

٤١/٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَاتَذْكُرُوْا مَسَاوِي أَصْحَابِي فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَاذْكُرُوْا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى تَأْتَلِفَ عَلَيْهِمْ قُلُوْبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣١، الرقم: ٧٣٦٢۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

٤٢/٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءَ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷺ تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ

٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/ ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣۔

٤٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر ــ

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَتْ: أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے ؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

..... الصديق رضی اللہ عنہ، ٦/٣٩، الرقم: ٣٦٥٧، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل عمر رضی اللہ عنہ، ١/٣٨، الرقم: ١٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند ، ٦/٢١٨، الرقم: ٢٥٨٧١۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥/٢١٢، الرقم: ١٨١٦، ١٧٠٢،والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، وفی المعجم الكبير، ٩/١١٢، ١١٥، الرقم: ٨٥٨٢، ٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٣٢٢،والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/١٧٧، ٨/٢١٢۔

فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد ﷺ تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔'' اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَهْمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ

٤٥: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٦٢، الرقم: ١٥٢، وعبد بن حميد نحوه في المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/١٤٢، ٨/٧٣، —

يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔'' اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٦. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا

.....وفی لسان المیزان، ٢/١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطیب بغدادی فی الکفایة فی علم الروایة، ١/٤٨، وابن کثیر فی تحفة الطالب، ١/٤٥١، الرقم: ٣٤١، وابن الملقن فی خلاصة البدر المنیر، ٢/٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨، وابن عبد البر فی التمهید، ٤/٢٦٣، والعسقلانی فی فتح الباری، ٤/٥٧، وابن قدامة فی المغنی، ٣/٢١٠٩، وآمدی فی الإحکام، ١/٢٩٠، وابن حزم فی الإحکام، ٥/٦١۔

٤٦: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦، والکنانی فی مصباح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٩۔

تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٧. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفَئِهِ. وَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی

٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم: ٨٦٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام ونسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوّن قرآن ہونے کا بیان﴾

٤٨/١. عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور ﷺ کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ ﷺ کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٢. عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَحَبَّنَا إِلَى

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبی ﷺ، باب: قول النّبی ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، ٣/١٣٣٨، الرقم: ٣٤٦٠، والحاكم فی المستدرك، ٣/٤٤٤، الرقم: ٥٦٨٢، والبزار فی المسند، ٤/٢٤٤، الرقم: ١٤١١،والبيهقي فی السنن الكبرى، ٦/٣٦٩، الرقم: ١٢٨٨٣۔

٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢٧٩۔٢٧٨، الرقم: ٦٨٦٢، والبزار فی المسند، ١/٣٧٣، الرقم: ٢٥١،والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٣٢، الرقم: ٢١٩٩۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَانُ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ ﷺ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر ﷺ ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور وہ ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥٠/٣. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَعَبْد أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَ: فَأَسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

''حضرت ابو امامہ باہلی ﷺ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابوبکر ﷺ اور بلال ﷺ ہیں۔ حضرت عَمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٦٩، الرقم:٤٤١٩، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٦/٣٠٢، الرقم: ٢٤٧٤۔

٥١/٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ کَانَ وَآمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَسَعَوْا بِذَالِکَ إِلَى أَبِي بَکْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَى صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ؟ قَالَ:أَوَ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذَلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ.أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذَلِکَ سُمِّيَ أَبُوْ بَکْرٍ ''الصِّدِّيْقَ''.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس سیر کرائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

٤: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٣/٦٥ الرقم: ٤٤٠٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٣٢٨، وأبو يعلى في المعجم، ١٠/٤٥، الرقم: ٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٠٧، الرقم: ٨٢٧١۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ ﷺ کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ ﷺ کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر ﷺ ''الصدیق'' کے نام سے موسوم ہوئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥/٥٢. عَنْ أَبِي يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ: لَأَنْزَلَ اللهُ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ ﷺ مِنَ السَّمَاءِ صِدِّيقًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو یحییٰ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کو قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو بکر ﷺ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦/٥٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةً أَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ وَأَبْنَاؤَهُمْ إِلَّا هَؤُلَآءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُوْ قُحَافَةَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُوْ عَتِيْقِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاسْمُ أَبِي عَتِيْقٍ مُحَمَّدٌ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/٦٥، الرقم: ٤٤٠٥۔

٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٥٤، الرقم: ١١،والحاكم فی المستدرك، ٣/٥٤٠، الرقم: ٦٠٠٨،والبخاری فی التاريخ الكبير، ١/١٣٠، الرقم:٣٩٢، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/٧٧، الرقم: ٢٢۔

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

٧/٥٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨/٥٥. عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَتِيْقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/١٤٨، الرقم: ٣٠٢٢٩، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ٣/١٩٣۔

٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٥٢، الرقم:٤، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/٦٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٤١۔

٩/٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُوْنَنِي، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: يُصَدِّقُکَ أَبُوْ بَکْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٥٧. عَنْ أَبِي يَحْيَى حَکِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ: لَلّٰهُ أُنْزِلَ اسْمُ أَبِي بَکْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو یحییٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ’’الصدیق‘‘ آسمان سے اُتارا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/١٦٦، الرقم: ٧١٧٣، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ١/٢١٥۔

١٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١/٥٥، الرقم: ١٤۔

۲. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ ﴾

۱۱/۵۸. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن

۱۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ ، ۳/۱۳۳۹، الرقم : ۳٤٦۲، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ، ٤/۱۸۵٦، الرقم: ۲۳۸٤، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب ، باب: مناقب أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ ،۵/۷۰٦، الرقم : ۳۸۸۵، ۳۸۸٦، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۱/۳۸، الرقم: ۱۰۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/۲۰۳، الرقم: ۱۷۱٤۳۔

خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٥٩. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَلِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَ ثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابودرداء ﷺ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبي، باب: فضل أبي بكر الصديق، ٣/١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٠٨، الرقم: ١١٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٣٠٤۔

لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایسی بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور انکے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پُر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (مجھے جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ ذَاتَ

۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بکر وعمر کلیهما، ۵/۶۱۲، الرقم:۳۶۶۹، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصدیق، ۱/۳۸، الرقم: ۹۹، والحاکم فی المستدرك، ۴/۳۱۲، الرقم: ۷۷۴۶، وابن حبان فی طبقات المحدثین بأصبهان، ۴/۲۳۹، الرقم: ۶۴۰۔

يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٤/٦١. عَنْ عَائِشَةَ ،عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ:أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٥/٦٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ٥/٦٠٦، الرقم: ٣٦٥٦، والحاکم فی المستدرك، ٣/٦٩، الرقم: ٤٤٢١۔

١٥: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣/٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١/٣٥١، الرقم: ٥٠٧۔

أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ، فَتَنْشَقُّ عَنْهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہو گی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦/٦٣. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: ثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔‘ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ں گویا ہوئے وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور ﷺ کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور آپ ﷺ کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧، الرقم:٤٤١٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/١٧٤۔

پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابوبکر ﷺ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧/٦٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْأُخْرَى عَلَى عُمَرَ. فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجدِ نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کا ایک دستِ مبارک حضرت ابوبکر ﷺ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر ﷺ پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس طرح ہم قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٨/٦٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کرسکتا سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧١، الرقم: ٤٤٢٨۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٥، الرقم: ٧٧٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥٣۔

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان﴾

١٩/٦٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ. قَالَ: فَبَکَی أَبُوْ بَکْرٍ. فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهِ: أَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَکَانَ أَبُوْ بَکْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور

١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: قول النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدّوا الأبواب إلّا باب أبی بکر، ٣/١٣٣٧ ، الرقم: ٣٤٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضا ئل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب:المناقب، باب:مناقب أبی بکر الصديق، ٥/٦٠٧، الرقم: ٣٦٥٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠/٦٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَدَيْنَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا! فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاکَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم ﷺ تو کسی بندے کے

٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبی ﷺ، باب: هجرة النّبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٧، الرقم: ٣٦٩١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر، ٦/٤١، الرقم: ٣٦٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢٧٧، الرقم: ٦٨٦١۔

متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١/٦٨. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي

٢١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل لِيؤمّ الناس فجاء الإمام الأول، ١/٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلی بهم، ١/٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة ، باب: التصفيق فی الصلاة، ١/٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائی فی السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ٢/٨٢، الرقم: ٧٩٣ ومالك فی الموطأ، ١/١٦٣، الرقم: ٣٩٠۔

قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ ﷺ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے اِدھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں (ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢/٦٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النّبي ﷺ، يوم قبض، ٤/١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال (٦٣) سال تھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٧٠. **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذَلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَی أَبُو بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَی شَيْءٍ أَبَدًا.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت

٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما کليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة فی ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمی فی السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاکم فی المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٧١. عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ أُولٰئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾، [الحجرات، ٤٩:٣]، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَآلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَّا أُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورت الحجرات کی آیت: ’’بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پَست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے۔‘‘ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح کوئی راز دان سرگوشی کرتے ہیں۔‘‘

٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٨، الرقم:٤٤٤٩، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٣٣، الرقم: ٣٨٨٧۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٧٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار ومشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفار ومشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے جو (محبتِ رسول ﷺ میں) مجنوں (بن چکا) ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٧٣. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٢٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٢١، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٦/١٧۔

٢٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٦٦، الرقم: ٤٤١٠، وابن الجوزى فى صفوة الصفوه، ١/٢٦٣۔

’’حضرت سالم بن عبد اللہ ﷺ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال فرمانا تھا۔ (اِس فراقِ حبیب ﷺ کے غم میں) آپ ﷺ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٧٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ ﷺ مِيْلَادَهُمَا عِنْدِي. فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَتُوُفِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ وَهُوَابْنُ ثَلاَثٍ وَ سِتِّيْنَ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفِ الَّتِي عَاشَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکرصدیق ﷺ کا اپنے مِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک ٦٣ برس تھی۔ اور حضرت ابو بکر ﷺ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی۔ حضور ﷺ اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابو بکر ﷺ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٥٨، الرقم:٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٠۔

٧٥/٢٨. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ اَوْ شَيءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اسْتَجَابَ لَكَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ میں آپ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمھارا

٢٨: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الطبری فی الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابو بکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٧٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَالِي أَرَى أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، أَنْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ قُلْ لَهُ: أَ رَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ: أَرَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطُ عَلَى رَبِّي؟ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا

٢٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٥/٧، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢٥٠/١، وابن كثير في تفسيرالقرآن العظيم، ٣٠٨/٤، ومحب الطبري في الرياض النضرة، ٢٠/٢۔

ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل، انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تو اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں (کیا) فرماتے ہیں: ''کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤ . فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيْقًا وَنَائِبًا وَوَزِيْرًا

﴿حضور ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾

٣٠/٧٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلًا، لَا تَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١/٧٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ

٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٣٨، الرقم: ٣٤٥٦ ،ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/١٨٥٥، الرقم: ٢٣٨٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٤٣٧، الرقم: ٤١٦١ـ

٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ١/٢٤٠،الرقم:٦٤٨، وفي كتاب: المغازی، باب: مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم فی الصحيح،

وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرۂ مبارک سے پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں گے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑ ں کے بل (مصلّہ امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم

..... كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ١/٣١٥، الرقم:٤١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٦، الرقم:١٣٠٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٨٧، الرقم: ٦٦٢٠۔

لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اُسی دن وصال ہو گیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢/٧٩. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣/٨٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: من فضائل أبی بكر الصديق، ٣/١٣٣٨، الرقم:٣٤٥٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضی الله عنه، ٤/١٨٥٦، الرقم:٢٣٨٦، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٥، الرقم:٣٦٧٦۔

٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١/١٧٧، الرقم: ٤٥٤، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر الصديق رضی الله عنه، ٥/٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠، وابن حبان —

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٨١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ: أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ

..... فی الصحیح، ١٤/٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔فی الصحیح، ١٤/٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔

٣٤: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الآذان، باب: أَهلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ١/٢٤٠،الرقم:٦٤٧،والترمذی فی السنن،کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٣، الرقم:٣٦٧٢، ومالك فی الموطأ، ١/١٧٠، الرقم:٤١٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٩٦، الرقم: ٢٤٦٩١، وابن حبان فی الصحیح، ١٤/٥٦٦، الرقم: ٦٦٠١۔

مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر ﷺ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر ﷺ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ جب آپ کے مقام (مصلیٰ) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر ﷺ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! بیشک تم صواحب سف کی طرح ہو۔ ابوبکر ﷺ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٨٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق موجو د ہوں کہ اُن کی امامت اِن (ابوبکر صدیق ﷺ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضي الله عنهما کلیهما، ٥/ ٦١٤، الرقم: ٣٦٧٣۔

٥ . فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان﴾

٨٣/٣٦. عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا جبکہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر اِن (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب المهاجرين وفضلهم، ٣/١٣٣٧،الرقم:٣٤٥٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق ، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨١، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٨، الرقم: ٣٠٩٦،وابن حبان فی الصحيح، ١٤/١٨١، الرقم: ٦٢٧٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٤، الرقم: ١١، وأبو يعلى فی المسند، ١/٦٨، الرقم: ٦٦۔

٣٧/٨٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ الترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٣٨/٨٥. عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيْرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ، وَكَانَ ثَانِيْهِ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيْهِ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيْهِ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيْهِ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور ﷺ اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ ﷺ کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں

٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بکر وعمر کليهما، ٥/٦١٣، الرقم: ٣٦٧٠۔

٣٨: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣/٦٦، الرقم: ٤٤٠٨۔

عریش (وہ چھپر جو حضور ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ثانی تھے، قبر میں حضور ﷺ کے ثانی ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فِي الْآخِرَةِ

﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ﴾

٣٩/٨٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ. يَعْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَابَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے

٣٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: قول النبي ﷺ: لو كنت متخذاً خليلا، ٣/١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٦، والنسائی فی السنن الكبرى، ٢/٦، الرقم: ٢٢١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٦٨، الرقم: ٧٦٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٨/٢٠٦، الرقم: ٣٤١٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٥٣، الرقم: ٣١٩٦٥۔

دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہلِ صلاۃ (نماز ں) میں سے ہو گا اُس کو بابُ الصلاۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہو گا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہو گا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صِیام (روزہ داروں) میں سے ہو گا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٧/٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرَءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

٤٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ٢/٧١٣، الرقم ١٠٢٨، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/٣٦، الرقم: ٨١٠٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٤/١٨٩، الرقم: ٧٦١٩، وفی شعب الإيمان، ٦/٥٣٧، الرقم: ٩١٩٩۔

مَیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: مَیں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمار داری) کی؟ ابوبکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨٨/٤١. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيْقُ اللهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ ﷺ کا نام ’’عتیق‘‘ رکھ دیا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨٩/٤٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ

٤١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما، ٥/٦١٦،الرقم: ٣٦٧٩،وابن حبان فی الصحیح، ٥/٢٧٩،الرقم:٦٨٦٤،والحاکم فی المستدرك، ٢/٤٥٠، الرقم:٣٥٥٧، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ١/٥٣، والبزار فی المسند،٦/١٧٠، الرقم:٢٢١٣۔

٤٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والحاکم فی المستدرك، ٣/٧٦، الرقم: ٤٤٤٣، والطبرانی فی المعجم الکبیر ١٠/١٦٧، الرقم: ١٠٣٤٣۔

النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ابھی) اہلِ جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩٠/٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَمَّا إِنَّكَ يَا أَبَابَكْرٍ، أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہو گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٤٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الخلفاء، ٤/٢١٣، الرقم: ٤٦٥٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٧، الرقم: ٤٤٤٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٣، الرقم: ٢٥٩٤.

نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہو گا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩١/٤٤. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ أَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ أَهْلُهُ لَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيْقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابوبکر ﷺ کو دیکھ لے اور آپ ﷺ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اِس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔''

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/٦٤، الرقم، ٤٤٠٤، و أبو يعلى فى المسند، ٨/٣٠٢، الرقم: ٤٨٩٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٥٤، الرقم: ١٠۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٩٢/٤٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوْبَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩٣/٤٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ

٤٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١/١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: من فضائل أبي بكر ٣/١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٤، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر ٥/٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠ ، و أحمد بن حنبل في المسند،٣/١٨، الرقم: ١١١٥٠۔

٤٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١/١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سُدُّوا الأبواب إلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، ٣/١٤١٧، الرقم: ٣٦٩١، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذي فی السنن، كتاب: ــ

فَقَالَ: لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٧/٩٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِکَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِکَ خُيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

..... المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه، الرقم: ٣٦٦٠۔

٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٣/١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٥، و في كتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ٥/٢٨١، الرقم: ٥٤٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ٨/٢٠٨، الرقم: ٥٣٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٧، الرقم: ٥٣٥١، و ابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٦١، الرقم: ٥٤٤٤۔

٩٥/٤٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩٦/٤٩. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

٤٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١/١٧٨، الرقم:٤٥٥، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٣٥، الرقم:٨١٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٧٧٠، الرقم:٢٤٣٢، و ابن حبان فی الصحيح ١٥/٢٧٥، الرقم: ٦٨٦٠۔

٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، وأبو يعلى في المسند، ١/٤١٨، الرقم: ٥٥٠، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ٦/٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٧٧، الرقم: ١٢٣٢۔

’’حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دار الہجرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٩٧/٥٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩٨/٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابوبکر ﷺ

٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥/٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣/٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر، ٥/٦٠٩، الرقم: ٣٦٦١۔

صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۹۹/۲۰۵۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاکَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّکَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رِجَالًا جِلْدًا يَمْنَعُوْنَکَ وَ يَقُوْمُوْنَ دُوْنَکَ. فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: يَا أَبَتِ إِنِّي إِنَّمَا أُرِيْدُ مَا أُرِيْدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل، ۹۲:۵-۲۱]. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندومند اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرسکیں اور تمہاری خاطر لڑسکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: ﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (اِنفاق وتقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (راہِ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا اور اس نے (ں) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کو جھٹلایا

۵۲: أخرجه الحاکم في المستدرك، ۲/۵۷۲، الرقم، ۳۹۴۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۹۵، الرقم: ۶۶۔

تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحقِ عذاب ٹھہرے) اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔ بیشک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔ ﴾۔"

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠٠/٥٣. عَنْ أَسَدِ بْنِ زَرَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ الْتِفَافَةً فَلَمْ يَرَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبُوْبَكْرٍ. أَبُوْبَكْرٍ! إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي آنِفًا إِنَّ خَيْرَ أُمَّتِكَ بَعْدَكَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

"حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے پکارا: ابوبکر ابوبکر روح القدس جبرائیل علیہ السلام

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٩٢، الرقم:٦٤٤٨۔

نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠١/٥٤. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يَّخْطَأَ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٢/٥٥. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبِخُ فِيْهَا، وَالْقَطِيْفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبَسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَالِکَ حِيْنَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِذَا مِتُّ فَارْدُدِيْهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِيَ اللهُ عَنْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا

٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٦٧، الرقم: ١٢٤۔

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٦٠، الرقم: ٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/٢٣١۔

پکاتے تھے اور یہ کمبل چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب - ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٣/٥٦. عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/٥٧. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٨٥، الرقم:٤٤٧٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٢٠۔

٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١١٠، الرقم: ٨٧٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٢٩٨، الرقم: ٩٩٢۔

’’حضرت علی رضی الله عنه نے فرمایا: حضور صلی الله عليه وآله وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر رضی الله عنه ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵/۵۸. قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی اور حضرت زبیر رضی الله عنها فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶/۵۹. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم وَ عِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَ يُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقَدِرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ، كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه مشہور

۵۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۷۰، الرقم: ٤٤٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۵۲۔

۵۹: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۱۷۲، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۳۰/٦۸۔

تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کرکے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/٦٠. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ شُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت سہل بن سعد ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ﷺ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٠٨/٦١. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْکَ؟ إِنَّ أَبَابَكْرٍ خَيْرٌ مِّمَّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر ﷺ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟ بے شک ابوبکر ﷺ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ١٤٢، الرقم: ٢٧٢٤، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٥/ ٤٥١۔

٦١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣٥١۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا بیان﴾

١/١٠٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اللَّهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَکَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایسے پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، و الحاكم في المستدرك، ٣/٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٥٩.

١١٠/٢. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١١/٣. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: الْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔''

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١/٣٨، الرقم: ١٠٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٧، الرقم: ٦٨٨٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٩٠، الرقم: ٤٤٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٨٠، الرقم: ١١١٠٩، و الهيثمي في موارد الظمان، ١/٥٣٥، الرقم: ٢١٨٢۔

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٩١، الرقم: ٤٤٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٥٥، الرقم: ١١٦٥٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٢۔

اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤/١١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا. يَقُوْلُ ذَلِکَ ثَلاَثًا.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ، وَ قَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥/١١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ کَانَ إِسْلاَمُ عُمَرَ

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٩١، الرقم: ٤٤٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٠، الرقم: ١٠٩٦، وفي المعجم الكبير، ١٢/٣٠٥، الرقم: ١٣١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٥۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٦٥، الرقم: ٨٨٢٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٢۔

لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُّصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾

٦/١١٤. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْئَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْئٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت

٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٢٧، الرقم: ١٣٣٩٥، و أبو يعلى فی المسند، ٦/١٨٠، الرقم: ٣٤٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٧، الرقم: ١٣٣٩، و المنذری في الترغيب و الترهيب، ٤/١٤، ١٥، الرقم: ٤٥٩٤.

اور سنگت نصیب ہو گی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/١١٥. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْکَ. وَايْمُ اللهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ وَ ذَاکَ، أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١١٢، الرقم: ٨٩٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣/٧١، الرقم: ٤٤٢٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کردے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر وعمر آئے، میں اور ابوبکر وعمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر وعمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٨/١١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔‘‘

٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٥١، الرقم: ٣٤٩١، و في كتاب: الإستئذان، باب: المصافحة، ٥/٢٣١١، الرقم: ٥٩٠٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٦/٣٥٥، الرقم: ٧٣٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٢، الرقم: ١٣٨٢۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩/١١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی سورج طلوع نہیں ہوا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠/١١٨. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أَخِي: أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَ لَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣: ٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٩، الرقم: ٣٥٦٢۔ و إبن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحاج، ٢/٩٦٦، الرقم: ٢٨٩٤، و البيهقی فی شعب الإيمان، ٦/٥٠٢، الرقم: ٩٠٥٩۔

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱/۱۱۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَأَی عَلَی عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَ عِشْ حَمِيْدًا، وَ مُتْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۲۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ هُوَ

۱۱: أخرجه أبن ماجة في السنن، كتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۸۸، الرقم: ۵۶۲۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۲۸۳، الرقم: ۱۳۱۲۷، و أبو يعلى في المسند، ۹/۴۰۲، الرقم: ۵۵۴۵۔

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۶، و الحاكم في المستدرك، ۳/۵۱۶، الرقم: ۵۹۲۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۰۲، الرقم: ۳۱۷،و البزار في المسند، ۸/ ۳۸۴، الرقم: ۳۴۵۹۔

آخِذُ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت - مومن نہیں ہوسکتا جب - میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

١٣/١٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

و في رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔''

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفي كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣/١٢٧٩، الرقم: ٢٣٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٣، الرقم: ١٢٦١۔

١٢٢/١٤. عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣/١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً. فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَعُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر بن الخطاب، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٩، الرقم: ٨١١٩۔

١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٢۔

٤. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بے شک ن عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

١٦/١٢٤. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي! فَلَمَّا سَمِعْنَ

١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٧، الرقم: ٣٤٨٠، و في كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس و جنوده، ٣/١١٩٩، الرقم: ٣١٢٠، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٦، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٤١، الرقم: ٨١٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٤٧٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٣٢، الرقم: ٨٧٨٣، و أبويعلى في المسند، ٢/١٣٢، الرقم: ٨١٠۔

صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب ن تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۵/۱۷. عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّکَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْکَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنَّى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَ إِلَّا فَلاَ. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْکَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد

۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۵/۶۲۰، الرقم: ۳۶۹۰، و الحکیم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ۱/۲۳۰، و العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/۵۸۸۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم سے ن بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨/١٢٦. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالِي فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے

١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦٢١، الرقم: ٣٦٩١، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٣٠٩، الرقم: ٨٩٥٧، و العسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٤٤، و إبراهيم حسيني في البيان والتعريف، ١/٢٨٢، و المناوي في فيض القدير، ٣/١٢۔

ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹/۱۲۷. عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے ان ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۳۰۵، الرقم: ۷۷۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۸۰، الرقم: ۳۶۹۳، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۷۰، و المناوي في فيض القدير، ۲/۳۵۲۔

٥. فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا﴾

١٢٨/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَ عَلَيْکَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٧، و في كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة،٣/١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٠، و في كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ٥/٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٢٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٥، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤١، الرقم: ٨١٢٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣١١، الرقم: ٦٨٨٨۔

۲۱/۱۲۹. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَو قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَی عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جاسکتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۲/۱۳۰. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَکْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ ..... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۲، الرقم: ۲۳۹۴۔

۲۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف، ۵/۶۴۸، الرقم: ۳۷۴۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۶، الرقم: ۸۱۹۵، و في فضائل الصحابة، ۱/۲۸، الرقم: ۹۲، والحاكم في المستدرك، ۳/۴۹۸، الرقم: ۵۸۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۰، الرقم: ۳۱۹۴۶۔

’’حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید ﷺ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور، علی جنتی ہیں، .....آگے طویل حدیث ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/١٣١. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ قَالَ: اشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ. قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، وَ عَلِيٌّ، وَ طَلْحَةُ، وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت

٢٣: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ﷺ: ٥/٦٥١، الرقم: ٣٧٥٧، والنسائی في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، والحاكم فی المستدرك، ٣/٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨۔

ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲/۲٤. **عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.**

''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۳۳/۲٥. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا.**

۲٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۱/۳۹، الرقم: ۱۰٤، و الحاكم في المستدرك، ۳/۹۰، الرقم: ٤٤٨۹، و الطبراني في المعجم الأوسط ، ٥/۳٦۹، الرقم: ٥٥۸٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲٥، الرقم:۳٦۔

۲٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۸، الرقم: ۱۲۲۰۲، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/٤٤٤، الرقم: ۱۰۸٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱٦۳۔

قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِماً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے : میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہو گئی ،واجب ہو گئی۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٦/٣٣٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣/٥٥، الرقم: ٤١٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٧٤ ـ

٦. فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

﴿ حضرت عمر رضي الله عنه کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان ﴾

٢٧/١٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أولا يكف، ١/٤٢٧، الرقم: ١٢١٠، وفي كتاب تفسير القرآن، باب: قوله: استغفرلهم أولا تستغفرلهم إن تستغفرلهم سبعين مرة، ٤/١٧١٥، الرقم: ٤٣٩٣، ٤٣٩٥، وفي كتاب: اللباس ، باب: لبس القميص، ٥/٢١٨٤، الرقم: ٥٤٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٤٠٠، وفي كتاب: صفات المنافقين و أحكامهم، ٤/٢١٤١، الرقم: ٢٧٧٤، و الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٩، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٤/٣٦، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٣ ـ ١٥٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦، الرقم: ٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٧، الرقم: ٣١٧٥ـ

اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾، [التوبة، ٩: ٨٠]، فَصَلَّی عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَی أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَاتَقُمْ عَلَی قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٨٤]. و فِي رواية زاد: قَالَ: فَتَرَکَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ اس کا میں اپنے باپ کو کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں سو آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا‘‘ سو پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ’’اُن میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی کسی کی قبر پر کھڑے ہونا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨/١٣٦. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة ١/١٥٧، الرقم: ٣٩٣، و في كتاب: التفسير، باب: و قوله: و اتخذوا من ــ

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَکَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَکُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْکُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا۔ ''اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔'' تو یہی آیت نازل ہوئی۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٩/١٣٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

..... مقام إبراهيم مصلى، ٤/١٦٢٩، الرقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣١٩، الرقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣، الرقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢/٦٠٧، الرقم: ٢١٥۔

٢٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٣٩٩، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/٩٢، ٩٣،—

فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں (وجوبِ) حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣٨/٣٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ (و في رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ: وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

..... الرقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٦، الرقم: ١٢٧٦۔

٣٠: أخرجه الترمذی في السنن ، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٥/٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فی تدوين العطاء، ٣/١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فی المستدرك، ٣/٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦/٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔''

اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣١/١٣٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلٍ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿يَسْأَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ٢: ٢١٩]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ اَنْتُمْ سُکَارَی﴾ [النساء، ٤: ٤٣]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٣، الرقم: ٣٠٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأشربة، باب: في تحريم الخمر، ٣/٣٢٥، الرقم: ٣٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: تحريم الخمر، ٨/٢٨٦، الرقم: ٥٥٤٠، وفي السنن الكبرى، ٣/٢٠٢، الرقم: ٥٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٣، الرقم: ٣٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٠٥، الرقم: ٣١٠١، ٤/١٥٩، الرقم: ٧٢٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢٥، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٨٥۔

يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾، [المائدة، ٥: ٩١]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمرو بن شرجیل ابو میسرہ، عمر بن خطاب ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی وکافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ میں ہے: ''آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔'' پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی وکافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ النساء میں ہے: ''اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔'' پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ ﷺ نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے شافی وکافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ مائدہ میں ہے: '' ن یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آ ؤ گے؟'' پس حضرت عمر ﷺ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٤٠/٣٢. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ في رواية طويلة: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٦، الرقم: ٢٢١٧٧، والحاكم —

قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَذَکَرَ ذَلِکَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل: ﴿أُحِلَّ لَکُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ط﴾ إِلَی قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَی الَّيْلِ﴾، [البقرة، ٢: ١٨٧].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سو کر اٹھنے کے بعد اپنی بیویوں، لونڈی یا آزاد عورت میں سے کسی کے ساتھ شب باسی کی اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کے اس قول - ''پھر روزہ رات (کی آمد) - پورا کرو۔''

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤١/٣٣. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا کَانَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَ إِنْ يَّکُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ

..... في المستدرك، ٢/٣٠١، الرقم: ٣٠٨٥، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢١٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٤١۔

٣٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٣، الرقم: ١٢٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٦٦، الرقم: ٩١٣٧، وابن سعد في الطبقات، ٢/٣٣٥، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ٤٤/٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٧۔

الْخَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ا یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر بن خطاب ہے۔ بے شک حق عمر کی زبان اور دل پر بولتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

١٤٢/٣٤. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٣/٣٥. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنَّكُمْ إِذَا لَقِيتُمُ الْعُدُوَّ هَزَمْتُمُوهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَ أَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَرَأْيًا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ السُّيُوطِيُّ.

٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٠۔

٣٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/ ٩٥، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ١/ ١٢٢۔

''امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ''البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دوگے۔'' بیان کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک حضرت سکینہ عمر کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں ضرور بالضرور حضرت عمر کی آراء میں سے بعض ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٤٤/٣٦. **عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَافَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٢]، قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٤].**

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ الْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾ ''اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی'' نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو

٣٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢/١١٢، ١٤/٢٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٤٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٩٤، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردوية و ابن عساكر، وفي الإتقان، ١/١٠١، وفي لباب النقول، ١/١٥١، وفي تاريخ الخلفاء، ١/١٢٣، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ٦/١٢٧۔

یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ’’پھر (اس) اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابو حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٣٧/١٤٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بَدَلْوِ بَكَرَةٍ عَلَى قَلِيْبٍ. فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيْفًا. وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں

٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٧، الرقم: ٣٤٧٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩، الرقم: ٤٩٧٢، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/١٧٧، ٣٥٣، الرقم: ٣٠٤٨٥، ٣١٩٦٩، و أبويعلى في المسند، ٩/٣٨٧، الرقم: ٥٥١٤۔

گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ا۔ بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں۔ کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٦/٣٨. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٧/٣٩. **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:**

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩١، والدارمي في السنن، كتاب: الرؤياء، باب: في القمص و البئر واللبن، ٢/١٧١، الرقم: ٢١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٩، الرقم: ٣٠٤٩٢۔

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تفاضيل أهل الإيمان في الأعمال، ١/١٧، الرقم: ٢٣، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: ــ

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَ مِنْها مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِکَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ؟ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ: الدِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤٨/٤٠. عَنْ زَيْدِ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ

..... مناقب عمر، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٨، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩٠، و الترمذی فی السنن، کتاب: الرویاء عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فی رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/٥٣٩، الرقم: ٢٢٨٥، و النسائی فی السنن، کتاب: الإیمان و شرائعه، باب: زیادة الإیمان، ٨/١١٣، الرقم: ٥٠٤، و الدارمي في السنن، کتاب: الرؤیاء، باب: في القمص و البئر، ٢/١٧٠، الرقم: ٢١٥١۔

٤٠: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٤، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ٣/٢٩٢۔

عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي: عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر ﷺ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٤١/١٤٩. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا، وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ، وَ غَنَمٌ عُفْرٌ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ. وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابوطفیل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٨٠۔

آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وادر ہونے والی بکر ں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکر ں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکر ں سے مراد عجم ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰/۴۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهُ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ ا ی چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزد ی اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱/۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى

۴۲: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ۳/۱۰۰، الرقم: ۴۵۲۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/۳۵۹، الرقم: ۳۲۰۱۸۔

۴۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۶۱، الرقم: ۱۲۵۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۸۶، الرقم: ۱۲۷۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۷۰۔

مَلَائِكَتَهُ بِعَبِيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَّةً وَ بَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر ﷺ پر فخر کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٥٢/٤٤. عَنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعَدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُونُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکونِ قلب حضرت عمر ﷺ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، امام ابن ابی شیبہ اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٤٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا

٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٦٧، الرقم: ٨٨٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٧١، الرقم: ٥٥٠، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٤٢، و ابن راشد في الجامع، ١١/٢٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٤٤، الرقم: ٧١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٧۔

٤٥: أخرجه أبويعلى في المسند، ٣/١٧٩، الرقم: ١٦٠٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٥٨، الرقم: ١٥٧٠، و الروياني في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ١٣٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٨٣، الرقم: ٨٤٩٩۔

عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُکَ بِفَضَائِلَ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَکْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت۔ حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٥٤/٤٦. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: کَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيْزَابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ کَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ. فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللهِ، اِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢١٠، الرقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٩١، الرقم: ٤٨٢.

فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْکَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَعَلَ ذَلِکَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٤٧. عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، کِتَابُکَ بِيَدِکَ، وَ شِفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ، أَخْرَجَنَا

٤٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٥٧/٦، الرقم: ٣٢٠٠٤، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٨٥/٦، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٣٦٦/١۔

عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَكُمْ إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلاَ أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۶/۴۸. عَنْ أَبِي السَّفْرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لِبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُكْثِرُ لِبْسَ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي وَخَاصِي عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللهِ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۶، الرقم: ۳۱۹۹۷۔

١٥٧/٤٩. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَـلًا بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسود ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر ﷺ کا نام نامی پکارا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٨/٥٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِيْنًا، يَدْخُلُ فِيْهِ الإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ. فَالإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ﷺ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ ﷺ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٩/٥١. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابووائل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے

٤٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٥۔

٥٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٧۔

٥١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٣۔

کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۱۶۰. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَ أَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

'' حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۱۶۱. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امام اعمش

۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۵، الرقم: ۳۱۹۸۷، ۳۰۱۳۰۔

۵۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۶۳، الرقم: ۸۸۰۹، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/۳۳۶، وابن عبدالبر في التمهيد، ۳/۱۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۹۔

نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦٢/٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاکَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَکَ ذُرَيْعَتَي كَلْبٍ فَكَذَلِکَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذَلِکَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ، وَلَكِنْ عَاوِذْنِي الثَّانِيَةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُکَ شَيْئًا يَنْفَعُکَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّکَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ.

وزاد الطبراني: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُ اللهِ، وَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَنْ يَكُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٥٤: أخرجه الدارمی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن، باب: فضل أول سورة البقرة و آية الكرسي، ٢/ ٥٤٠، الرقم: ٣٣٨١، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٩/ ١٦٦، الرقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٧١۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا گروہِ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔(انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ’’**اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم**‘‘ پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے ن گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت - داخل نہیں ہوتا جب - صبح نہ ہو جائے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے تھوڑا تردد کیا لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۳/۵۵. **عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَدْرَكَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرْجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا**

۵۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/۳۸، الرقم: ۸۳۲۱، و العسقلاني في فتح الباري، ۶/۶۰۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۷۲۔

غَلَقَ الْفِتْنَةِ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ: مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُكَهُ سَمَّاكَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَذَا هُوَأَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتَ بِنَا يَوْماً وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ هَذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ. وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قدامہ بن مظعون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پرسوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر ﷺ کی سواری نے حضرت عثمان ﷺ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت عثمان ﷺ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ حضرت عثمان ﷺ کے قریب گئے اور کہا اے ابوسائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ ﷺ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٦/١٦٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَغَمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هَذَا فِيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ’’قفل الفتنة‘‘ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧/١٦٥. عَنْ عُمَيْرَ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَكَ قَرْنًا

٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/٢٦٨، الرقم: ١٩٤٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٧٣۔

٥٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٨٤، الرقم: ١٢٠، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/١٢٦، الرقم: ١٣٣، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٦/٢٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٦٥۔

مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ سَدِيْدٌ، لاَ يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِکَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمیر بن ربیعہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے حضرت کعب الاحبار ﷺ کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں (تورات میں) آپ ﷺ کی تعریف کو لوہے کے ایسے سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایسا خلیفہ ہوگا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨/١٦٦. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْكِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ ﷺ. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل عليه السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ١٧٥/٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٦٧/١، الرقم: ٦١، و الديلمی فی مسند الفردوس، ١٨٩/٣، الرقم: ٤٥٢٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٧٤/٩۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ ﴾

١/١٦٧. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ کَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے بھی اس سے بغض رکھا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢/١٦٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَامَ. يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥/٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٩، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٦، الرقم: ١٣١٢۔

٢: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الجهاد، باب: فيمن جاء بعد الغيثمه لاسهم له، ٣/٧٤، الرقم: ٢٧٢٦، و الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/٢٤٤۔

لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت میں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور آپ کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا اس کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣/١٦٩. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْعُوْا إِلَيَّ بَعْضَ أَصْحَابِي، قُلْتُ: أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ قَالَ: لَا قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِي؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّي فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَ حُصِرَ فِيْهَا قُلْنَا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَ إِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلاؤں؟ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥١، الرقم: ٢٤٢٩٨، و في فضائل الصحابة، ١/٤٩٤، الرقم: ٨٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٦، الرقم: ٤٥٤٣، وأبويعلى في المسند، ٨/٢٣٤، الرقم: ٤٨٠٥ـ

نہیں پھر میں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: عثمان کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں پس جب وہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے عائشہ) ذرا پیچھے ہو کر بیٹھ جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر م دار (جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا گیا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہوگئے ہم نے کہا اے امیر المؤمنین آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ فِي يَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ عِنْدِي آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ أَبَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ خَيْرَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں کنگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک گیسو سنوارے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے رقیہ) تم ابو عبد اللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت بجا لاؤ، بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٧٦، الرقم: ٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥١٠، الرقم: ٨٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨١۔

کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ طبرانی کے ہیں۔

١٧١/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ كَلْثُوْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَلِيًا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَ أَزِيْدُكِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً، لَمْ تَرَي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ فرماتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگی تو ایسا مقام دیکھو گی کہ میرے صحابہ میں سے کسی کو اس مقام پر نہیں پاؤ گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢١٢، الرقم: ١٧٦٤، و في مسند الشاميين، ١/٩٩، الرقم: ١٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٨۔

٢. فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی الله عنه بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿ حضرت عثمان رضی الله عنه کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان ﴾

٦/١٧٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيْهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ صلی الله عليه وآله وسلم کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی الله عنه آئے تو آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے اسے ڈھانپ لیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٧/١٧٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم : أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی الله عنهما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ حیادار عثمان بن عفان ہے۔''

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٣٢، الرقم: ٣٠٦٣، و البيهقي في الاعتقاد، ١/٣٦٧، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٥٢۔

٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٧، الرقم: ١٢٨١۔

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٨/١٧٤. عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ قُلْنَا: وَ مَاذَاکَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَّ بِي عُثْمَانُ وَ عِنْدِي مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فَقَالَ: شَهِيْدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ. إِنَّا لَنَسْتَحْيِ مِنْهُ. قَالَ بَدْرٌ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ عَصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بدر بن خالد ﷺ سے روایت ہے کہ م الدار کو حضرت زید بن ثابت ﷺ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: کیا تم اس شخص سے حیاء نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں ہم نے کہا وہ کون ہے؟ راوی نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اس کو قتل کرے گی اور ہم ملائکہ اس سے حیاء کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے آپ ﷺ سے لوگوں کے ایک گروہ کو دور کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٥٩، الرقم: ٤٩٣٩، و في مسند الشاميين، ٢/٢٥٨، الرقم: ١٢٩٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٢۔

٣. فَصْلٌ فِي تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت ﴾

٩/١٧٥. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتُصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے شخص نے آ کر

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في الاعتقاد، ١/٣٦٧، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/١٤٢۔

اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر ﷺ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان ﷺ تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٦/١٠. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان ﷺ ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/١١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَ فِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ، فَيَبْرُقُ

١٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٨، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٤٠، الرقم: ١٠٩، و أبويعلى في المسند، ٢/٢٨، الرقم: ٦٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٩، الرقم:١٢٨٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٠١، الرقم: ٦١٦۔

١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٥، الرقم: ٤٥٤٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٧٧، الرقم: ٧٠٩٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہو گا تو پوری جنت اس کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲/۱۷۸. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ، فَلَمْ يَنْزَعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ، حَتَّى انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، جَاءَ عُثْمَانُ. قَالَ: امْرَؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی الله علیه وآله وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ صلی الله علیه وآله وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ صلی الله علیه وآله وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت عثمان تشریف لائے ہیں آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔‘‘

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۹۸، الرقم: ۳۰۰، و في المعجم الكبير، ۱۲/۴۰۵، الرقم: ۱۳۴۹۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۷۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٣/١٧٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْرِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ. قَالَ: بِئْسَ مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

''حضرت عبد اللہ بن سہر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/ ٥٧٠، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ٣/ ٢٨٠۔

٤ . فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضي الله عنه ذَا النُّوْرَيْنِ

﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کے لئے ذوالنّورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾

١٤/١٨٠. عَنْ عُثْمَانَ، هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُکَ عَنْ شَيءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَ لَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَکَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَ غَفَرَلَهُ، وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَ

١٤: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣/١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٥، و في كتاب: المغازی، باب: قول الله تعالى إن الذين تولوا منكم، ٤/١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب عثمان، ٥/٦٢٩، الرقم: ٣٧٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٠١، الرقم: ٥٧٧٢.

كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں وہ کہنے لگا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا: ہاں، اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ٹھہریئے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہِ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمار داری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطورِ سفیر مصطفیٰ ﷺ) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱/۱۵. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، في رواية طويلة: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَ آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَ نِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عزوجل. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم میں نے کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔‘‘ اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/٦٦، الرقم: ٤٨٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۸۸۔

١٨٢/١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَ كَرِيْمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/١٧. عَنْ أُمِّ عَيَاشٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كَلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُمّ عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی اُم کلثوم سے نہیں کی مگر فقط وحی الٰہی کی بنا پر۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٤/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلَا أَبَا أَيِّمٍ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ، تَزَوَّجَهَا

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١٢، الرقم: ٨٣٧، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٥٣، الرقم: ٤١٤، و في المعجم الأوسط، ٤/١٨، الرقم: ٣٥٠١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣۔

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٩٢، الرقم: ٢٣٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٦٤، الرقم: ٥٢٦٩، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٣٦، الرقم: ١٠٦٣، والشيبانى في الأحاد والمثانى، ٥/٣٧٨، الرقم: ٢٩٨٢، وابن أبى عاصم في السنة، ٢/٥٩٠، الرقم: ١٢٩١۔

عُثْمَانُ؟ فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ زَوَّجَکَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلَى مِثْلِ صِدَاقِ رُقَيَّةَ، وَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبردار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان کی بھی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کر دیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الٰہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی پہلی صاحبزادی) کے مہر کے بدلہ میں کر دی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٨٥. عَنْ عِصْمَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ، لَوْكَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٨٤، الرقم: ٤٩٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣۔

دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان ﷺ کے نکاح میں تھیں فوت ہو گئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو اس کی شادی بھی میں عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥. فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی اللہ عنہ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾

١٨٦/٢٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَی أَهْلِ مَکَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَی يَدَيْهِ عَلَی الْأُخْرَی، فَکَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں

۲۰: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ٧/٢٦، الرقم: ٢٤٠٧۔

مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١/١٨٧. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حَيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَ أَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هٰذِهِ يَدُ اللهِ، وَ هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

٢١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، و في السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٩، الرقم: ٤٢٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٦٣، الرقم: ٧٥١۔

بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے آپ کے گھر کو گھیرا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد کے رہنے والے) دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کو جنت میں گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ

رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا۔ حاضرین نے آپ ﷺ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٢/١٨٨. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَ رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ ﷺ وَ رَأَيْتُ عُمَرَ آخِذًا بِحَقْوَي أَبِي بَكْرٍ وَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ آخِذًا بِحَقْوَي عُمَرَ وَ رَأَيْتُ الدَّم يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوْا: وَ مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَلِيٍّ وَ لَكِنَّهَا رُؤْيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَإِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤْيَا رَآهَا وَ قَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتَّى رَأَيْتُ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفَرَحَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَ اللهِ، لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَاشْتَرى عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٦/٧، الرقم: ٧٢٥٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤٩/١٧، الرقم: ٦٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢٣٤/١، الرقم: ٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩٦/٩۔

رَأَی ذَالِکَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَا هَذَا قَالُوْا: أَهْدَی إِلَيْکَ عُثْمَانُ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْکَآبَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّی رُؤِيَ بِيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَا سَمِعْتُهُ دَعَا لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ اللّٰهُمَّ، أَعْطِ عُثْمَانَ اللّٰهُمَّ، افْعَلْ لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش الٰہی کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے اے حسن! تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس حال میں پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر ابومسعود رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خواب (کی صداقت وحقانیت) کے بارے میں بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہت سخت بھوک لگ گئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا اللہ تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ

معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ رزق عطا فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو سوار ں کا رخ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سواریاں دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان ﷺ نے آپ صلی اللہ علیك وسلم کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، آپ ﷺ نے حضرت عثمان ﷺ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت کی خبر دینا﴾

۲۳/۱۸۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هَذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہو گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲٤/۱۹۰. عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيْلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوْا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، فَدَعَا بِمُصْحَفٍ، فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت مسلم (ابو سعید) سے روایت

۲۳: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٨۔

۲٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧٢، الرقم: ٥٢٦، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦، و المناوي في فيض القدير، ١/ ١١٠۔

ہے کہ حضرت عثمان ﷺ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوایا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان) صبر کرو پس بے شک تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر آپ ﷺ نے مصحف منگوایا اور اس کو اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں آپ ﷺ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٥/١٩١. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا وَ عَظَّمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ. مُسْرِعًا أَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت کعب بن عجرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا تو میں تیزی سے (اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا: یہ ہے وہ شخص یا رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانۂ فتنہ میں یہ حق پر ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سو وہ عثمان بن عفان تھے۔''

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٤٢، و في فضائل الصحابه، ١/٤٥٠، الرقم: ٧٢١۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۱۹۲. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رضي الله عنه.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گذشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز انہیں شہید کر دیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۷/۱۹۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الآية: ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ وَ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبِطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ تَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۱۰، الرقم: ٤٥٥٤۔

۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۱۰، الرقم: ٤٥٥٥۔

’’ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان ﷺ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہرستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٩٤/٢٨. عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْکَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَأَنْكَرْتُ نَفْسِي وَجَاؤُوْنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ وَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيْلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَانْصَرَفُوْا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي رَجَاءَ وَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ، خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠١، ١١١، الرقم: ٤٥٢٧، ٤٥٥٦ـ

’’حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براء ت کا اظہار کرتا ہوں اور تحقیق میری عقل اس دن طیش میں تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتا ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ حضرت عثمان زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا: اے اللہ! جس چیز کا اقدام میں کرنے جارہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے امیر المومنین کہا تو گویا میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو مجھے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس امر کی توفیق دے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۹/۱۹۵. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الدَّيْلَمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۲۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۸۷/۳، الرقم: ۳۱۷۲، و الديلمي في مسند الفردوس، ۵۳۳/۵، الرقم: ۸۹۹۹، والعسقلاني في لسان الميزان، ۲۶۲/۵، الرقم: ۷۹۸۔

جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی اس دن آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام دیلمی کے ہیں۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٩٦/٣٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَبِيُّ ﷺ إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے نکاح میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور اس کے برابر (مال غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٩٧/٣١. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ

٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: إذا بعث الامام رسولاً، ٣/١١٣٩، الرقم: ٢٩٦٢، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/١٣٥٢، الرقم: ٣٤٩٥، و في كتاب: المغازي، باب: قول اللّٰه إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعٰن، ٤/١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، و عظيم آبادی فی عون المعبود، ٧/٢٨٣۔

٣١: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/٦٢٨، الرقم: ٣٧٠٥، و ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ١/٤١، الرقم: ١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٩، الرقم: ٢٥٢٠٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٤٦، الرقم: ٦٩١٥،ـــ

يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا. فَإِنْ أَرَادُوْکَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ ..... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (تمیصِ خلافت) پہنائے گا سو اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔‘‘

اس حدیث میں طویل قصہ ہے اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٢/١٩٨. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ مِئَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا

..... وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥١٥، الرقم: ٣٧٦٥٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣٩،الرقم:٢١٩٦۔

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان، ٥/٦٢٥، الرقم: ٣٧٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٧٥، و الطيالسي في المسند، ١/١٦٤، الرقم: ١١٨٩، و عبدبن حميد في المسند، ١/١٢٨، الرقم: ٣١١۔

عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی الله عليه وآله وسلم جیش عسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضي الله عنه پھر اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسو اونٹ مع ساز وسامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضي الله عنه پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔‘‘ اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/٣٣. عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ. وَ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم. فَقَامَ آخِرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مَا قُمْتُ. وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ، فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى

٣٣: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/٦٢٨، الرقم: ٣٧٠٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٠، الرقم: ٣٢٠٢٦، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٥٢ـ

الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هَذَا قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَ قَال أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو اشعث صنعانی ﷺ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرّہ بن کعب تھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر کو لپیٹے ہوئے گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: (فتنہ وفساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان ﷺ ہیں پھر میں آپ ﷺ کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٠/٣٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥/٦٢٦، الرقم: ٣٧٠١، و الحاكم في المستدرك، ٣/١١٠، الرقم، ٤٥٥٣، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٧، الرقم: ١٢٧٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥١٥، الرقم: ٨٤٦، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١/٤٧٧، الرقم: ٦٦٦۔

كِتَابِي، فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دو بار فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٥/٢٠١. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ وَلَّاكَ اللهُ تَعَالَى هٰذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَ

٣٥: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ١/ ٤١، الرقم: ١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٧٥، الرقم: ٢٤٥١٠، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٦، الرقم: ٤٥٤٤، و ابن أبى عاصم في السنة، ٢/ ٥٦٢، و الديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ٣١١٢، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٣٧۔

قَمِيْصَکَ الَّذِي قَمَّصَکَ اللهُ فَلَا تَخْلَعْهُ، يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ قمیصِ خلافت جو اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٢٠٢. عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَهْلَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ، حِيْنَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوْا يَرَوْنَهُ ذٰلِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سہلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے م الدار (محاصرہ کے دن) کو فرمایا جب وہ محصور تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ا وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٢٠٣. عَنْ أَبِي أُمَّنَا أَبِي حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٦٩، الرقم: ٥٠١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٦، الرقم: ٦٩١٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٥، الرقم: ٣٩١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٥٨۔

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٥، الرقم: ٤٥٤١۔

وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ وَأَسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ وَ اخْتِلَافٌ أَوِ اخْتِلَافٌ وَ فِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيْرِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’ہمارے نانا ابو حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف یا بپا ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسو ل اللہ! آپ ہمارے لئے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٨/٢٠٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَ مَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَبَرُهُمْ. وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٩٠، الحد يث رقم: ١٤٣، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١/ ١٢٣، الرقم: ١٢٣۔

بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں پس کافی عرصہ ان کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو نہ پہنچی اور آپ ﷺ روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٩/٢٠٥. عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِينَةَ اسْتَنْكَرُوْا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غَفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي وَ لاَ لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لاَ أَسْتَطِيْعُ ذَلِکَ فَبَلَغَ ذَالِکَ عُثْمَانَ ﷺ. فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلاَثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٤١، الرقم: ١٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٢٩، و العسقلاني في الإصابة، ٢/٤٣٥۔

’’حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو تو وہ آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا سو یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٢٠٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤١/٢٠٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ

٤٠: أخرجه أبو نعيم عن أبي هريرة، في حلية الأولياء، ٢٠٢/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٣٥/٣، الرقم: ٥٠٠٨۔

٤١: أخرجه و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٠٢/٥، عن أبي هريرة، و الديلمي في مسند الفردوس، ٣٣٥/٣، الرقم: ٥٠٠٨

إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَ الدَّيْلَمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور الفاظ دیلمی کے ہیں۔

٤٢/٢٠٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٥، الرقم: ١٥٢، و العسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٦٧، الرقم: ١٠٧٩۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرّم الله وجهه

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

٢٠٩/١. عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٠/٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٦٧، و الحاکم في المستدرك، ٣/٤٤٧، الرقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧١، الرقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٠٦، الرقم: ١٢١٥١، ٢٢/٤٥٢، الرقم: ١١٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٨، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٢١، الرقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٥٥۔

وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ﷺ نے نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣/٢١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی ﷺ نے نماز پڑھی۔‘‘

’’اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق ﷺ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی ﷺ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر ﷺ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ﷺ ہیں کیونکہ وہ

٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٤۔

آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں۔‘‘

٤/٢١٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمرو بن میمون ﷺ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی ﷺ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٥/٢١٣. عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ وَاللهِ لَا تَعْلُوْنِي سِنِّيْ أَبَدًا! وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ ثُمَّ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٩، الرقم: ٧٧٦، و الطيالسي في المسند، ١/٣٦، الرقم: ١٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حبہ عرنی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ ﷺ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے داڑھ نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم وادیٔ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی ﷺ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٢١٤. عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا ﷺ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/١٤٩، الرقم:١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٢/٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿بارگاہِ رسالت صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت علی رضي الله عنه کا مقام و مرتبہ﴾

٢١٥/٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ:يَارَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضي الله عنه کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضي الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، ٤/١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤٠۔

٨/٢١٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی ﷺ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا

٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب ﷺ، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ﷺ، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی ﷺ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ''آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢١٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٢، ٣٧٢٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، والحاکم فی المستدرک، ٣/١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٢/٢٣٥، الرقم: ٦١٤۔

٢١٨/١٠. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٩/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ غَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ.

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢١، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢/١٨٦، الرقم: ١٧٥٦۔

١١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الرقم: ١١٩٧، و أبو يعلى فی المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٠٤٢، و البيهقی فی السنن الکبری، ٧/٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُويَعْلَى، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٢٢٠. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی ﷺ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یااللہ! مجھے اس وقت موت نہ دینا جب میں علی کو (واپس بخیر و عافیت) نہ دیکھ لوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٦٨، الرقم: ١٦٨، و في المعجم الأوسط، ٣/٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩۔

١٣/٢٢١. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللّٰهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٢٢٢. عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلِيٌّ

١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و البزار فی المسند، ٣/٥٢، الرقم: ٨٠٦، و أبویعلی فی المسند، ١: ٤١٨، الرقم: ٥٥٠۔

١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب، ١/٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند،

مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی ﷺ مجھ سے اور میں علی ﷺ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی ﷺ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢٣/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی ﷺ روتے ہوئے آئے اور

..... ١٦٥/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٦/٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٦/٤، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١٨٣/٣، الرقم: ١٥١٤۔

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٦٣٦/٥، الرقم: ٣٧٢٠، و الحاكم في المستدرك، ١٥/٣، الرقم: ٤٢٨٨۔

عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٤/١٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یااللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٥/١٧. عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧٢١، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٤٦، الرقم: ٩٣٧٢، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٤٥٤ ـ

١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والحاكم في المستدرك، ٣: ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٣٠، الرقم: ٧٢٥٨ـ

فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔''

اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٨/٢٢٦. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّاماً قَوَّاماً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔''

١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٧١۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩/٢٢٧. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٢٢٨. عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَدْخَلَانِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

١٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ٣/٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٥٠، الرقم: ١٢٨٥۔

٢٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: التنحنح فى الصلاة، ٣/١٢، الرقم: ١٢١٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ٢/١٢٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، و النسائى في السنن الكبرى، ١/٣٦٠، الرقم: ١١٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٤٢، الرقم: ٢٥٦٧٦۔

’’حضرت عبداللہ بن نجی ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اورآپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے)تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢٢٩. **عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا.قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.**

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی ﷺ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کو کسی ضروری کام سے

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٠٠، الرقم: ٢٦٦٠٧، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٩، الرقم: ٤٦٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٢۔

بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٣٠. **عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ شَجَرَتِي. وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.**

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ٢١٨٢٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/٢٣٩، الرقم: ٤٩٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/١٥١، الرقم: ١٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٧٤.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اسامہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ ﷺ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت علی ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣/٢٣١. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/٨.

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٣٣/٢٥. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٢٣٤/٢٦. عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول ﷺ اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٦۔

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

٣. فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہونے کا بیان﴾

٢٣٥ / ٢٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: و من سورة آل عمران، ٥/ ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، و في كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠۔

کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨/٢٣٦. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایسی چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، و ابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم: ١٢٧١۔

دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٢٣٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ’’اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٥٩، ٢٨٥، وفی فضائل الصحابة، ٢/٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣۔

٣٠/٢٣٨. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے‘‘ نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کو بلایا اور ا چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم:٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي، /٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٩٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، و الحاكم فی المستدرك، ٢/٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٥٤، الرقم: ٢٦٦٨۔

٣١/٢٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔'' کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔''

اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٢٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٨٠، الرقم:٣٤٥٦، وفي المعجم الصغير، ١/٢٣١، الرقم:٣٧٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٣٨٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/٢٧٨۔

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۲۴۱. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو برزہ ﷺ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت - اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب - کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت علی ﷺ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/۳٤۸، الرقم: ۲۱۹۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳٤٦۔

٤. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٤٢/٣٤. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ..... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ)..... عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٣٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٣، الرقم:٣٧١٣، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر،١٢/٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدین الهندی فی کنزالعمال، ١١/٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساکرفی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥/٧٧، ١٤٤، و الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ١٢/٣٤٣، و ابن کثیر فی البدایة و النهایة، ٥/٤٥١، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٠٨۔

وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ۔ ــــ

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ..... یا زید بن ارقم رضی الله عنهما..... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

..... أخرجه ابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَ الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبی عاصم فی السنة:٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَالْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ١١/٢٢٥، الرقم:٢٠٣٨٨، و الطبرانی فی المعجم الصغير،١: ٧١، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٤٣، وابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٥/٤٥٧، وحسام الدين الهندی فی كنز العمال،١١/٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَالْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير،١٩/٢٥٢، الرقم:٦٤٦، و ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد،٩/١٠٦۔

٢٤٣/٣٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤٤/٣٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ

٣٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥/١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

٣٦: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔‘‘ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٧/٢٤٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

٣٧: أخرجه النسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: ــ

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلاَثَ خِصَالٍ، لِأَنْ يَّكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

وفي رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.(١)

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ ﷺ نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

..... ٣٣، ٣٤، ٨٨، الرقم: ١٠، ٨٠، و الشاشي في المسند، ١/١٦٥، ١٦٦، الرقم: ١٠٦، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/٨٨، و الهندي في كنز العمال، ١٥/١٦٣، الرقم: ٣٦٤٩٦۔

(١) أخرجه الهندي في كنزالعمال، ١١/٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٥، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٣٢٨۔

’’اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶/۳۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن أبی طالب میں روایت کیا ہے۔

۳۸: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ۱/ ۴۵، الرقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱۔

٣٩/٢٤٧. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللّٰهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت براء بن عازب رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضي الله عنه کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٢٤٨. عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ

٣٩: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/٨٨، الرقم: ١١٦۔

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢/٨٤، الرقم: ١٢١٨١۔

وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِن أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت بریدہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ﷺ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤٩/٤١. عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷺ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالَ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةَ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٧٢، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٥/١٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥/١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨۔

تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک وادی ..... جسے وادیٔ خم کہا جاتا تھا ..... میں اُترے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٠/٤٢. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤/١٧١، و الهندي في كنز العمال، ١٣/٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٦٥١١،٣٢٩٥٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧

’’(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥١/٤٣. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رضي الله عنه النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (٥) یا چھ (٦) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥٢/٤٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند،٥/٣٦٦، و النسائي في خصائص أمير المؤمنين علی بن ابی طالب رضي الله عنه : ٩٠، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٨، ٥٩٩، الرقم:١٠٢١، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ٢/١٠٥، الرقم:٤٧٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٥/١٣١، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٦٠، و الطبری في الرياض النضرة، ٣/١٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد،٩/١٠٤۔

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم ــ

جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَکَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّکُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

..... في المستدرك، ٣/١٤٣، الرقم: ٤٦٥٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩۔

٢٥٣/٤٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (٦٠) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور یہ غدیر خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢/٧٨، الرقم: ١٢١٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط،٣/٣٢٤، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٢٩٠، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/١٧٦، ١٧٧، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٤٦٤، و الرازي في التفسير الكبير، ١١/١٣٩۔

کیا ہے۔

٢٥٤/٤٦. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوِلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَ كَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان

٤٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٦٤، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨/٢٣٣، ٦٩/١٢٧، ابن الاثير في أسد الغابة، ٦/٤٢٧، ٤٢٨۔

سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں حضرت علی بن اَبی طالب ﷺ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دوسو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابنِ اَبی داؤد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥/٤٧. عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا

٤٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٢، الرقم: ٥٠٥٩، و النسائي في 'خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ﷺ: ١٠٠، ١٠١، الرقم: ٩٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/١٧٠، و الهندي في كنزالعمال، ١١/٦٠٩، الرقم: ٣٢٩٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٤، ١٠٦۔

ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٢٥٦. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصْ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ..... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَ لَا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ عَلَى الإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔..... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ

٤٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٦٣، ١٦٢، الرقم:٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٨۔

ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔''

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٢٥٧. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ ﷻ، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ ﷻ، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ ﷻ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عمار بن یاسر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی ﷺ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔''

اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، و الهندى في كنز العمال، ١١/٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨، ١٠٩ و قال: رواه الطبراني بإسنادين۔

٥. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِّ علی رضی اللہ عنہ حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضی اللہ عنہ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٢٥٨/٥٠. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ: وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت زر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔''

٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ١/٨٦، الرقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٦٧، الرقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٧، الرقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٥، الرقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلى في المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٢٩١، و البزار في المسند، ٢/١٨٢، الرقم: ٥٦٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٥٩/٥١. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٠/٥٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی ﷺ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦۔

٥٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبي طالب، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٦/٢٩٥۔

٢٦١/٥٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔''

اسے امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦٢/٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی

٥٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، و أبویعلی فی المسند، ١٢/٣٦٢، الرقم: ٦٩٣١ والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٣/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦۔

٥٤: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٣٣، الرقم: ٨٤٧٦، أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٦٧٩١، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٣٠، الرقم: ٤٦١٥، و الهیثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٠۔

دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣/٥٥. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ’’بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔‘‘ پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٦١٨.

٢٦٤/٥٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَ حَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَ عَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِيَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٦٥/٥٧. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لَمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ

٥٦: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣/١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥۔

٥٧: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣/١٤٥، الرقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى فی المسند، ٣/١٧٨۔١٧٩، الرقم: ١٦٠٢، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/٣٣٧، الرقم: ٢١٥٧۔

سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٨/٢٦٦. عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَ مُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٣٩، الرقم: ٦٠٩٧، والبزار في المسند، ٦/٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣١٦، الرقم: ٨٣٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٢۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٥٩/٢٦٧. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٢٦٨. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ

٥٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٥/٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١/٦٤۔

٦٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأقضية، باب: كيف القضاء، ٣/٣٠١، الرقم: ٣٥٨٢، وابن ماجة في السنن، كتاب: الأحكام، باب: ذكر القضاة، ٢/٧٧٤، الرقم: ٢٣١٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١١٦، الرقم: ٨٤١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، الرقم: ٦٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٨٦۔

قَاضِيًا أَوْ مَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوعمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩/٦١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، و الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٤، الرقم: ١٠٦۔

٦٢/٢٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو اسحاق ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب ﷺ ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٢٧١. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

'' حضرت علی ﷺ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔''

اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٥، الرقم: ٤٦٥٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/١٦٧۔

٦٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٢٧٢/٦٤. عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابوتراب کے نام سے بلایا

٦٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فی المسجد، ١/١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفی كتاب الاستئذان، باب: القائلة فی المسجد، ٥/٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب، ٤/١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/٢١١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧ـ

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہوکر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢٧٣/٦٥. عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي

٦٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٣/١٣٥٧، الرقم: ٣٤٩٩، و في كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤٢، الرقم: ٣٩٧٢، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: ما قيل في لواء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٣/١٠٨٦، الرقم: ٢٨١٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٧٢، الرقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٢، الرقم: ١٢٨٣٧۔

صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکہء خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہوسکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی ﷺ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی ﷺ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٤/٦٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا

٦٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٥۔

حکم دیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٧/٢٧٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٨/٢٧٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں

٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢۔

٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند ٢/٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢/٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٠۔

عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٩/٢٧٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضي الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيْرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو

٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٦، الرقم: ١٣٤٠، و البزار في المسند، ٣/٩٢، الرقم: ٨٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢١٣، الرقم: ٥٩٥۔

کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٢٧٨. **عَنْ عَبْدِ اللهِ في رواية طويلة: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ برد بار شخص سے کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٧١/٢٧٩. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! کیا

٧٠: أخرجه أحمد في المسند، ٥/٢٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢٩/٢٠، و الهندي في كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، والسيوطي في جمع الجوامع، الرقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤۔

٧١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٧٢/٢٨٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٣/٢٨١. عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلاَ يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ہبیرہ ﷺ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی

٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، و قال الهيثمي، وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث۔

٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٩٩، الرقم: ١٧١٩، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢/٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥۔

اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔'' اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٤/٢٨٢. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَنَّى عَلِيًّا رضي الله عنه بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٧٥/٢٨٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٤: أخرجه البزار في المسند، ٤/٢٤٨، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١۔

٧٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٣٥، الرقم: ٤٨٨٠، و الصغير، ١/٢٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٤۔

٧٦/٢٨٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٧/٢٨٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلسُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: اَلسَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَ اَلسَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ اَلسَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٢٦٣، الرقم : ١٦٥١، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٠٣، الرقم: ٦٨٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٠۔

٧٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١١/٩٣، الرقم: ١١١٥٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٢۔

٧٨/٢٨٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٧٩/٢٨٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٧٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨، الرقم: ١٢٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١١۔

٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٨٨۔

٨٠/٢٨٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨١/٢٨٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨٢/٢٩٠. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ

٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٢٥۔

٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٥٦، رقم؛ ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١/١٧٤۔

٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٣٧، الرقم: ٧٧٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١۔

فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُوْ تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُوْ تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨٣/٢٩١. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٨٤/٢٩٢. عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصَيْنٍ

٨٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٤٧٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٤٣٨، الرقم: ١١٦٨، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/١٣٧، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٣٠٦۔

٨٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٩۔

يَحِدُّ النَّظْرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت طلیق بن محمد ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین ﷺ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی ﷺ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی ﷺ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨٥/٢٩٣. عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عامر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی ﷺ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

٨٦/٢٩٤. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

٨٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٧٧۔

٨٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٤، الرقم: ١٣٥١۔

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٨٧/٢٩٥. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُكْثِرُ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.**

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

٨٨/٢٩٦. **عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ**

٨٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢/٣٥٥، و الزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ١٤۔

٨٨: أخرجه محب الدين أحمد الطبري في الرياض النضرة في مناقب العشرة، ٣/١٤٦، و في ذخائر العقبى في مناقب ذَوِي القربى: ٧٢۔٧٣۔

وَالْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاءِ اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریبِ نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔'' اس حدیث کو محبّ الطبری نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۲۹۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَـكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، حَمَلَ عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص اپنے بیل پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی

۱: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۳/۱۳۳۹، الرقم: ۳٤٦۳، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبی بکر رضی اللہ عنہ، ٤/۱۸۵۸، الرقم: ۲۳۸۸، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللّٰه عنهما کلیهما، ٥/٦۱٥، الرقم: ۳٦۷۷۔

کے لئے تخلیق کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا، سبحان اللہ! بیل گفتگو کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اس کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیئے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس واقعہ کو میں، ابوبکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٩٨. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ: رَحِمَکَ اللهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ، لِأَنِّي كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ

٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٥، الرقم: ٣٤٧٤، فی ٣٤٨٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١/٣٧، الرقم: ٩٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣/٧١، الرقم: ٤٤٢٧۔

أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’امام ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے: میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۹/۳. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/ ۱۳۵۰، الرقم: ۳۴۹۰، و في كتاب: الأدب، باب: من نكت العود في الماء و الطين، ۵/ ۲۲۹۵، الرقم: ۵۸۶۲، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: من فضائل عثمان بن عفان، ۴/ ۱۸۶۷، الرقم: ۲۴۰۳، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ۵/ ۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۳۵، الرقم: ۹۶۵، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/ ۲۹۹۔

فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، صَبْرًا. أَوِ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی

مستعان ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣٠٠/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْکَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔'' اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠١/٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَ: أَبُوْبَکْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ

٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فضائل أبی بکر، ٣/١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائي في السنن الکبری، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو کنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٢، الرقم: ٣٤٦٨، و أبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، الرقم: ٨١٠۔

الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت محمد بن حنفیہ ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی ﷺ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر ﷺ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر ﷺ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان ﷺ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ ﷺ نے (بطور عاجزی) فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٠٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر ﷺ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر ﷺ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان ﷺ کو اُن کے بعد ہم باقی اصحابِ رسول ﷺ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٠٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي

٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: مناقب عثمان ابن عفان، ٣/١٣٥٢، الرقم: ٣٤٩٤، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٧۔

٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: ـــ

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَابَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٠٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر،

..... فضل أبي بكر رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٥، ٣٤٩٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٨۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: لو كنت متخذاً خليلاً، ٣/١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ تھے۔ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجدمیں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٠٥. عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا ﷺ حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا، وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَ قَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ تھے، تو اسے وجد آ گیا (وہ خوشی سے جھومنے لگا) پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکر بھی لگائی اور فرمایا: تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٦، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائی في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

۳۰۶/۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَکْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان کی اتباع و قربتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

۳۰۷/۱۱. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُ کَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَکْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: کم سن النبي ﷺ، ۴/۱۸۲۵، الرقم: ۲۳۴۸۔

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/۱۸۶۱، الرقم: ۲۳۹۲، أبوداود في السنن، کتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ۴/۲۰۸، الرقم: ۴۶۳۷، و أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۱، الرقم: ۲۳۸۷۳، و ابن أبی شيبة في المصنف، ۶/۳۵۶، الرقم: ۳۲۰۰۱، و الطبراني في المعجم الکبير، ۷/۲۳۱، الرقم: ۶۹۶۵، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۴۰، الرقم: ۱۱۴۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۱۸۰۔

عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر ﷺ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر ﷺ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان ﷺ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی ﷺ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے نیز مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

١٢/٣٠٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ. أَوْ سَاقَيْهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ لَا أَقُوْلُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ

١٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٦، الرقم: ٢٤٠١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/٣٣٦، الرقم: ٦٩٠٧، و أبو يعلى فى المسند، ٨/٢٤٠، الرقم: ٦٩٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٣٠، الرقم: ٣٠٥٩۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَکَ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلاَئِکَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٠٩. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/١٨٦٦-١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧١، الرقم: ٥١٤، و أبو يعلى في المسند، ٨/ ٢٤٢، الرقم: ٤٨١٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٦١، الرقم: ٥٥١٥، و البيهقي ـــ

أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ. لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ كَذٰلِكَ. فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُو عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَ إِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرمادی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کرکے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کپڑے درست کرلو، پھر میں اپنی حاجت پوری کرکے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر

..... في السنن الكبرى، ٢/٢٣١، الرقم: ٣٠٦٠، و البزار في المسند، ٢/١٧، الرقم: ٣٥٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٠، الرقم: ٦٠٠۔

اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عثمان ایسا کثیرالحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے ان کو اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کرسکے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۴/۳۱۰. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَلاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظریں اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ کر

۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کلیهما، ۵/۶۱۲، الرقم: ۳۶۶۸، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۵۰، الرقم: ۱۲۵۳۸، و الحاکم فی المستدرك، ۱/۲۰۹، الرقم: ۴۱۸، و عبد بن حمید فی المسند، ۱/۳۸۸، الرقم: ۱۲۹۸۔

مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٥/٣١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَ أَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں‘‘۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللّٰه عنهما کلیهما، ٥/٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، و الحاکم فی المستدرك، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧۔

١٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی اللّٰه عنهما کلیهما، ٥/٦١٣، الرقم: ٣٦٧١، والحاکم في المستدرك، ٣/٧٣، الرقم: ٤٤٣٢۔

’’حضرت عبداللہ بن خطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۳۱۳. **عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ أُنْعِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.**

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں‘‘۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۳۱۴. **عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِأَبِي بَكْرٍ**

۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بکر الصدیق، ۵/۶۰۷، الرقم:۳۶۵۸، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصدیق، ۱/۳۷، الرقم: ۹۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۹۳، الرقم: ۱۱۹۰۰، وأبو یعلی فی المسند، ۲/۴۰۰، الرقم: ۱۱۷۸، وابن أبي شیبة فی المصنف، ۶/۳۴۸، الرقم: ۳۱۹۲۵۔

۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بکر و عمر کلیهما، ۵/۶۱۰، الرقم: ۳۶۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۸۰، الرقم: ۶۰۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/۶۸، الرقم: ۶۸۷۳، و فی المعجم الصغیر، ۲/۱۷۳، الرقم: ۹۷۶۔

وَعُمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩/٣١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْبَکْرٍ وَ أَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِاللهِ عُمَرُ وَ أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ﷺ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر ﷺ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان ﷺ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب معاذ بن جبل، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٩٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول اللهﷺ، ١/٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائی في السنن الکبری، ٥/٦٧، الرقم: ٨٢٤٢، والحاکم في المستدرک، ٣/٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤۔

۲۰/۳۱۶. عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد اِن لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۳۱۷. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

۲۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصدیق، ۵/۶۱۰، الرقم: ۳۶۶۳، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فی القدر، ۱/۳۷، الرقم: ۹۷، وأحمد في المسند، ۵/۳۸۵، الرقم: ۲۳۳۲۴، و ابن حبان فی الصحیح، ۱۵/۳۲۸، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۷/۴۳۳، الرقم: ۳۷۰۴۹۔

۲۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۵/۶۱۸، الرقم: ۳۶۸۵۔

محبت رکھتا ہو۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٢٢/٣١٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣/٣١٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ

٢٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣٢٤، الرقم: ٦٨٩٩، و الحاكم فی المستدرك، ٢/٥٠٥، الرقم: ٤٧٣٢، ٣/٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣٩، الرقم: ٢١٩٤۔

٢٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٥، الرقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٤٣، الرقم: ٦٩١٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٩، الرقم: ٤٥٥١، و في ٣/٧٥، الرقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٣٧، الرقم: ١١٣٤۔

اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۴/۳۲۰. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں کہا کرتے تھے کہ

۲۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ۴/۲۰۶، الرقم: ۴۶۲۸، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۴۰، ۱۵۴۰، والخلال في السنة، ۲/۳۸۶، الرقم: ۵۴۹، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/۱۳۸۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٢١/٢٥. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن سلمہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ﷺ ہیں اور حضرت ابوبکر ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٢٢/٢٦. **عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفْئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.**

٢٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١/٣٩، الرقم: ١٠٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٧/١٩٩، ٢٠٠، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٥/٢١٣، الرقم: ٣٦٨٦۔

٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤/٤٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، الرقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢۔

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَبُوْ يَعْلَی، وَ قَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابو یعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۷/۳۲۳. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَی الْآفَاقِ رِجَالاً يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ کَمَا بَعَثَ عِيْسَی ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّيْنَ قِيْلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَکْرٍ وَّ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَی بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (آس پاس کے علاقہ جات) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حوار یوں کو بھیجا تھا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ

۲۷: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۱/۷۸، الرقم: ٤٤٤٨۔

کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اِن دونوں کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں، یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٣٢٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ، إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی (وہاں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہوگا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر ﷺ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص داخل ہوگا پس تھوڑی دیر بعد حضرت عمر ﷺ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص تمہارے پاس آئے گا (آپ نے یہ دعا بھی فرمائی) اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علی ﷺ ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی ﷺ داخل ہوئے۔''

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٤٦، الرقم: ٤٦٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٣١، الرقم: ١٤٥٩٠، والطيالسي في المسند، ١/٢٣٤، الرقم: ١٦٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٤١، الرقم:٧٨٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٢۔

اس حدیث کو امام حاکم اور امام احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۹/۳۲۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ: أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ ثُمَّ نَسْكُتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۳۲۶. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی

۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱٤، الرقم: ٤٦٢٦، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٦، و أبويعلی فی المسند، ١٠/١٦١، الرقم: ٥٧٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢/٣٤٥، الرقم: ١٣٣٠١۔

۳۰: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١١٠، الرقم: ٨٨٠، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٩٢۔

اکرم ﷺ کے بعد اس امت میں سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۳۲۷. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ مَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۳۲۸. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا، لَا يَخَافُ فِي اللهِ تَعَالَى لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اُنہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے

۳۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٧۔

۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠٨، الرقم: ٨٥٩، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٣، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار في المسند، ٣/٣٣، الرقم: ٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٨٦، الرقم: ٤٦٣۔

والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔'' اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۳۲۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ و ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۷٦، الرقم: ٥٤٦٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٥۲، الرقم: ۳۱۹٦۰، و في، ٦/۱۷٦، الرقم: ۳۰٤۸٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/٥۸۔

عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٣٣٠. عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ، جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ، أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوْا. وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَخَلَ عَلَيْکَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِکَ، وَ أَنْتَ عَلَى هَيْئَتِکَ لَمْ تَتَحَرَّکْ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَکَ؟ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحِي مِمَّنْ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلاَئِکَةُ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے پس آپ ﷺ نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں بھی

٣٤: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٨٨، الرقم: ٢٦٥١٠، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٣/٢٠٥، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٤٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٨١۔

اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ ﷺ کے کچھ صحابہ آئے پس آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کی خدمت اقدس میں ابو بکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیک وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۵/۳۳۱. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحُ قُرَيْشٍ وَجُوْهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوْکَ لَمْ يَکْذِبُوْکَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يُکَذِّبُوْکَ: أَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّيْقُ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہم.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُونُعَيْمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ

۳۰۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الکبير، ۱/۵۶، الرقم: ۱۶، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۵۶۔

اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبید ہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان ﷺ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٣٢. **عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ.**

''حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔''

اس حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٣٣٣. **عَنْ عَصْمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَقْدُكَ قَالَ: لَا وَ لَكِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأْخِيْرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِي؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَكَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تُعَلِّمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ:**

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٤٠، الرقم: ٣٨١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٥٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١٠٩۔

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٨٠، الرقم: ٤٧٨، والحسيني في البيان و التعريف، ٢/٢٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٧٩، و المناوي في فيض القدير، ٦/٣٦٦۔

أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِي بَكْرٍ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَسَلْهُ: إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيْنِي؟ فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَيْحَكَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا، پس اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا ؟اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب دیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو

پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٣٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ، وَ أَشَدُّهُمْ فِي اللهِ عُمَرُ، وَ أَكْرَمُ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَ أَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.** رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیادار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤١/٦٤۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾

١/٣٣٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التمنى، باب: مايجوز من اللو، ٦/٢٦٤٦، الرقم: ٦٨١٧-٦٨١٨، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بإعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٢، الرقم: ٣٨٩٩، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/٥٨، الرقم: ١٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٩، والشافعي في المسند، ١/٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ٨١٥٤، ٩٢٩٨، ٩٣٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٥٩، الرقم: ٧٢٦٩۔

٢/٣٣٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٣٧. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ﷺ في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أَتَأَلِّفُهُمْ عَلَى الإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوْا بَعْدَ

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٦، الرقم: ١٢٦١٦، ٣/٢١٦، الرقم: ١٣٢٩١، وفي فضائل الصحابة، ٢/٧٩٨، الرقم: ١٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٤٩٣، ٦/١٤٧، الرقم: وفي المعجم الصغير، ١/٢٢١، الرقم: ٣٥٤۔

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥١، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠۔

الْيَوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِيْمَانِ، وَ خَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَ سَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَکْتُمْ وَادِيًا لَسَلَکْتُ وَادِيْکُمْ أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَعَمَ وَالبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

٢. فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ رضي الله عنهم

﴿حضور ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٣٣٨/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة.

وفي رواية: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَة، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤-١٨٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري رضي الله عنه، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣١٣-٨٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٢، الرقم: ١٢٧٨٠، ١٣٩٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠١، الرقم: ٣٢٣٧٩۔

اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سو تو انصار، اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اور ایک روایت میں ہے: پس تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ، بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩/٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَ يَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى مُتُوْنِهِمْ وَ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ:

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩-٢٦٨٠، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٢-٣٨٧٤، وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٣، الرقم: ٦٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب أبي موسى الأشعرى رضي الله عنه، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩۔

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

وفي رواية: عَنْ سَهْلٍ ﷺ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے:

گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر وقف ہے یہ زندگی ان کی غلامی کے لئے، یہ سماعت فرما کر شمع رسالت کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لئے یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ’’اے اللہ، بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار و مہاجرین میں برکت عطا فرما۔‘‘

’’ اور روایت میں حضرت سہل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کیلئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٣٤٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ المدينة، ٣/ ١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/ ٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، —

اللَّهُمَّ لَاخَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اے اللہ، اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۷/۳۴۱. عَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: **اللَّهُمَّ، أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ .....الحديث.**

..... وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱/۳۷۳، الرقم: ۵۲۴، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ۱/۱۲۳، الرقم: ۴۵۳، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا، ۲/۳۹، الرقم: ۷۰۲، وفي السنن الكبرى، ۱/۲۵۹، الرقم: ۷۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۱، الرقم: ۱۳۲۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۳۸، الرقم: ۴۰۹۳، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۳۲، الرقم: ۱۱۷۷۔

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللهم أمض لأصحابي هجرتهم، ۳/۱۴۳۱، الرقم: ۳۷۲۱، و في كتاب: المغازي، باب: حجة الوداع، ۴/۱۶۰۰، الرقم: ۴۱۴۷، و مسلم في الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ۳/۱۲۵۰، الرقم: ۱۶۲۸، والترمذي في السنن، كتاب: الوصايا عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء في الوصية بالثلث، ۴/۴۳۰، الرقم: ۲۱۱۶، و أبو داود في السنن، ـــ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، میرے اصحاب کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹانا.....الحدیث۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

..... كتاب: الوصايا، باب: ماجاء في مَا لا يجوز للموصي في ماله، ٣/١١٢، الرقم: ٢٨٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٨، الرقم: ١٠٩٢٩، و في عمل اليوم والليلة، ١/٥٨٧، الرقم: ١٠٩٠، و مالك في الموطأ، كتاب: الوصية، باب: الوصية في الثلث لا تتعدى، ٢/٧٦٣، الرقم: ١٤٥٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٩، الرقم: ١٥٤٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٩/٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٦٠، الرقم: ٤٢٤٩۔

٣. فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ رضی اللہ عنہم

﴿فضیلتِ مہاجرین رضی اللہ عنہم کا بیان﴾

٣٤٢/٨. عَنِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ (و في رواية زاد: وَ أَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ)، وَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ ﴿الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيْمَانَ﴾ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ يَعْفُوَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (آئندہ) خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق پہنچانے (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی حرمتوں کی حفاظت کرے) اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں (جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے ہی شہر (مدینہ اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا) حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے، پس اسے چاہئے کہ وہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کرے اور ان کے بروں سے درگزر

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: والذين تبوء الدار والإيمان، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٤٦٠٦، و في كتاب: الجنائز، باب: ماجاء في قبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أبي بكر و عمر، ١/٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٣٦، الرقم: ٣٧٠٥٩، والخلال في السنة، ١/١١٦، الرقم: ٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٣٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/١٥٩۔

کرے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٤٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور عبداللہ بن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ آپ سے کہا گیا: یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٤٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٤، الرقم: ٣٧٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٩، الرقم: ١٢٧٧٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٥٤، وفي الإصابة، ٧/٦٨٠۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٧، الرقم: ٣٧٠٨، وفي كتاب: الهبة ــ

فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَکَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَکَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتْرُکَ مِنْ عَمَلِکَ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا: اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تو ان کی خیرات دیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ان کے دودھ کی بھی خیرات کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/٣٤٥. عَنِ أَبِي بَکْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ

..... وفضلها، باب: فضل المنيحة، ٢/٩٢٨، الرقم: ٢٤٩٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤، الرقم: ١١١٢٠، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٥٧، الرقم: ١٠٢٩، و أبو عوانة في المسند، ٤/٤٣٢، الرقم: ٧٢١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٥۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٧، الرقم: ٣٧٠٧، و في التاريخ الصغير،

طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَابَكْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوبکر صدیق ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں غار میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کیا: اے نبی اللہ، اگر انہوں نے نیچے جھا ٠ کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٤٦. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ سَعْدٌ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى، ٨٧:١]، فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِي وَأَحْمَدُ وَأَبُويَعْلَى.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ

..... ١/٣٢، الرقم: ١٠٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/١١، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ٨/٣٩٢۔

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٨، الرقم: ٣٧١٠، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٥١٣، الرقم: ١١٦٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩١، و أبو يعلى في المسند، ٣/٢٦٢، الرقم: ١٧١٥۔

منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے اور یہ دونوں احباب لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَی﴾ سورت پڑھ چکا تھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ رضي الله عنهم

﴿ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے جامع مناقب کا بیان ﴾

١٣/٣٤٧. **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ**

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَانَوَى، ١/٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق و نحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ٢/٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فى الأيمان، ٦/٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب: الحيل، باب: فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦/٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ١/٣، الرقم: ١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣/١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيها عني به الطلاق والنيات، ٢/٣٦٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ٧/١٣، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ٢/١٤١٣، الرقم: ٤٢٢٧ـ

امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٣٤٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو اس وقت ہم یمن میں تھے، پس ہم ایک کشتی میں سوار

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ٣/١٤٠٧، الرقم: ٣٦٦٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤٦، الرقم: ٣٩٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم رضی اللہ عنہم، ٤/١٩٤٦، الرقم: ٢٥٠٢، والبزار في المسند، ٤/١٥٦، الرقم: ١٣٢٦، ٨/١٣٨، الرقم: ٣١٤٩، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠٣، الرقم: ٧٣١٦۔

ہوئے، اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی۔ پہنچا دیا۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کی سنگت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں۔ کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ ﷺ ہجرت فرما چکے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥/٣٤٩. عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں بکثرت کھجور کے درخت ہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو (حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل) یثرب کہا جاتا تھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٣٥٠. عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، الرقم: ٣٤٢٥، وفي كتاب: التعبير، باب: إذا رأى بقرا تنحر، ٦/٢٥٧٩، الرقم: ٦٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الرؤيا، باب: رؤيا النبي ﷺ، ٤/١٧٧٩، الرقم: ٢٢٧٢، وابن ماجة في السنن، كتاب: تعبير الرؤيا، باب: تعبير الرؤيا، ٢/١٢٩٢، الرقم: ٣٩٢١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٥، الرقم: ٦٢٧٥-٦٢٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٨٣، الرقم: ٧٢٩٨۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ —

الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوفَهُ رِيْقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّکَ عَلَيْهِ وَکَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الإِسْلَامِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں (یعنی عبد اللہ بن زبیر ابھی ان کے پیٹ میں تھے) فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں ٹھہری، اور قبا میں، میں نے عبداللہ (بن زبیر) کو جنم دیا، پھر میں انہیں لا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا، پھر آپ ﷺ نے کھجوریں منگائیں اور ان کو چبایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ ﷺ نے کھجور کی گھٹی دی پھر ان کیلئے دعاء برکت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے بچے تھے جو (ہجرت کے بعد) مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷/۳۵۱. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: قَالَتْ: قَالَ

..... وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱۴۲۲، الرقم: ۳۶۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عنه ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۳/۱۶۹۱، الرقم: ۲۱۴۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۳۴۷، الرقم: ۲۶۹۸۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۴، الرقم: ۱۱۹۲۷، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/۴۱۳، الرقم: ۵۷۵۔

۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة،—

النَّبِيُّ ﷺ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی اور دو پتھریلے پہاڑوں کے درمیان وادی ہے۔ پس جس مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس نے (اللہ کی توفیق سے) ہجرت کی اور وہ عام لوگ جو (آپ ﷺ کے فرمان سے پہلے) حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ (بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد) مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/٣٥٢. عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا رضی الله عنه فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ

..... ١٤٠٥/٣، وفي كتاب: الحوالات، باب: جوار أبي بكر في عهد النبي ﷺ و عقده، ٨٠٣/٢-٨٠٤، الرقم: ٢١٧٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١٣٣/١، الرقم: ٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١٧٧/١٤-١٧٩، الرقم: ٦٢٧٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٣، الرقم: ٤٢٦٢، وقال: هذا حديث صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٩، وابن راهويه في المسند، ٣٢٥/٢، الرقم: ٨٤٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٧٤/٤، الرقم: ١٤٣١، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ٤٤١/١، الرقم: ٣٦٥۔

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ١٤١٥/٣، الرقم: ٣٦٨٤، وفي كتاب: الرقاق، باب: فضل الفقر، ٢٣٦٩/٥، الرقم: ٦٠٨٣، والحميدي في المسند،—

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ.

’’حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہجرت کی سو ہمارا اَجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ پس ہم میں سے بعض تو وہ ہیں جو اس دنیا سے اپنے اجر میں سے کوئی چیز وصول کیے بغیر رخصت ہو گئے، ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور ترکہ میں صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب آپ کے پاؤں کو ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ہم آپ کا سر ڈھانپ دیں اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم (مہاجرین) میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور حمیدی نے روایت کیا ہے۔

..... ١/٨٤، الرقم: ١٥٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٠٤٠٢، والزيلعي في نصب الراية، ٢/٢٦٤۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ:

مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

﴿ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان ﴾

١. فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم مِنَ الإِيْمَانِ

﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت علامت ایمان ہے﴾

١/٣٥٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''اور ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم: ١٧، و في كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي رضي الله عنه من الإيمان وعلاماته، ١/٨٥، الرقم: ٧٤، و النسائى في السنن، كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم: ٥٠١٩، و في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣٣١، ٦/٥٣٤، الرقم: ١١٧٥٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٧٠۔

٢/٣٥٤. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ (و في رواية للنسائي: وَلَايُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ) فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت براء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا آپ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض رکھتا ہے) پس جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ نے بغض رکھا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي ﷺ من الإيمان و علاماته، ١/٨٥، الرقم: ٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٢، الرقم: ٣٩٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/٥٧، الرقم: ١٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٢، و في فضائل الصحابة، ٢/٨٠٧، الرقم: ١٤٥٥، و ابن مندة في الإيمان، ٢/٦٠٨، الرقم: ٥٣٤، إسناده صحيح، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٩١، الرقم: ٦٩٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٩٠، الرقم: ١٥٠٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٤٥٦، الرقم: ٤٧٣۔

۳/۳۵۵. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَأَی صِبْيَانًا وَ نِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُمْثِلًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. اللّٰهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي: الْأَنْصَارَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کیلئے) کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد انصار تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۳۵۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للأنصار أنتم أحب الناس إلي، ۳/۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ٤/۱۹٤۸، الرقم: ۲۵۰۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۷۵، الرقم: ۱۲۸۲۰، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۹۸، الرقم: ۳۲۳۵۰۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ۱/۸٦، الرقم: ۷٦۔۷۷، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥/۷۱٥، الرقم: ۳۹۰٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/۸٦،۸۸، الرقم: ۸۳۲۳، ۸۳۳۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳٤، الرقم: ۱۱۳۱۸، ۱۱٤۲٥، و ابن حبان في الصحيح، ۱٦/۲٦۳، الرقم: ۷۲۷٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤۰۰، الرقم: ۳۲۳۷۲۔۳۲۳۷۳، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۸۷، الرقم: ۱۰۰۷، والطيالسي في المسند، ۱/۲۹۰، الرقم: ۲۱۸۲۔

اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ اور م آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥٧/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَ مَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ وَ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی اور جس

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٨، الرقم: ٩٩٩، و في المعجم الكبير، ١٩/٣٤١، الرقم: ٧٨٩، و أبو نعيم عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ في المسند المستخرج، ١/١٥٦، الرقم: ٢٣٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٩٢، الرقم: ١٤١٦، و العسقلاني في فتح الباري، ١/٦٣، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٧/١٧٣، الرقم: ٣٦١٤، و أبو زرعة في سؤالات البرذعي، ١/٥٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٩، وقال: و رجاله ثقات۔

شخص نے انصار سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، بخاری و مسلم کے رجال ہیں اور امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں اور امام ابونعیم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

٦/٣٥٨. عَنْ عَبْدَةَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا كَانَ خَالِدٌ يَأْوِي إِلَى فِرَاشٍ إِلَّا وَ هُوَ يَذْكُرُ مِنْ شَوْقِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ إِلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ يُسَمِّيْهِمْ وَ يَقُوْلُ: هُمْ أَصْلِي وَ فَصْلِي، وَ إِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَعَجِّلْ رَبِّي، قَبْضِي إِلَيْكَ، حَتَّى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنا شوقِ (ملاقات) ذکر کیا کرتے جو مہاجرین و انصار تھے ان کے نام لیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میری اصل اور فصل (یعنی حسب و نسب) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔ میرا شوق ان کی طرف طویل ہے۔ سوائے میرے رب! مجھے جلد اپنے پاس بلا (تاکہ ملاقاتِ محبوب ﷺ کا کچھ سامان ہو) یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی۔‘‘ اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٦/١٩٩، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، و المزي في تهذيب الكمال، ٨/١٧١، و القاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٦، الرقم: ١٢١٢۔

٢. فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿انصار صحابہ کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾

٧/٣٥٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذَلِکَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَ الْجُوْعِ، قَالَ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الآخِرَة فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَة

فَقَالُوا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خندق کی طرف

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤/١٥٠، الرقم: ٣٨٧٣، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: التحريض على القتال، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، و ابن ماجة نحوه في السنن، كتاب: المساجد و الجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

تشریف لے گئے مہاجرین و انصار سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک کو دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلا شبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے محمد مصطفی ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٣٦٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: مَرَّ أَبُوبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رضي الله عنهما بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ قَالَ: فَخَرَجَ

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ اقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، ٣/١٣٨٣، الرقم: ٣٥٨٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٩، الرقم: ٢٥١٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٧، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩١، الرقم: ٨٣٤٦، و في فضائل الصحابة، ١/٧١، الرقم: ٢٤١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٦، الرقم: ١٢٨٢٥، و في فضائل الصحابة، ٢/٦١٠، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧١، الرقم: ١٢٨٨٧۔

النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِکَ الْيَومِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيْکُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ کَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ رو رہے تھے تو فرمایا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ساری صورتحال عرض کی۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (حجرۂ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے چادر مبارک کا ایک سرا سر اقدس پر پٹی کی طرح باندھ رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ آخری بار آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تھے، اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا معدہ اور زنبیل ہیں (یعنی میرے خاص محرم راز ہیں)۔ ان پر جو فرائض تھے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں سے قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٣٦١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَومَ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت و ربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤/١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ــ

بَدْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لاَ نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسَی: ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ٥:٢٤]، وَلَکِنِ امْضِ وَ نَحْنُ مَعَکَ فَکَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی الله عنه بارگاہ رسالت مآب صلی الله عليه وآله وسلم میں ں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ، ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ''آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔'' بلکہ آپ صلی الله عليه وآله وسلم تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی ومسرت ہوئی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٦٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ

..... ٢/٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، و قال: إسناده حسن۔

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: قول الله تعالی: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، و قال: هذا حديث صحيح الإسناد، ٣/٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، و الطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/١٢٤، الرقم: ٣٠٦، و الشاشي في المسند، ٢/١٩٧، الرقم: ٧٦٦ و ابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٥٥٦، الرقم: ٢٢١، و قال: إسناده صحيح۔

مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا نَبِيَّ اللهِ، وَ اللهِ لَا نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوسَی عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَنَکُونَنَّ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَ عَنْ يَمِيْنِکَ وَ عَنْ شِمَالِکَ وَ مِنْ خَلْفِکَ حَتَّی يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَالِکَ وَ سَرَّهُ ذَلِکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر (گھڑسوار) شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم! ہم آپ کو اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ (آپ اور آپ کا رب جائیں اور جا کے قتال کریں ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں) لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (قتال میں) آپ کے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو اس بات نے بہت خوش کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

١١/٣٦٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کو جب ابو سفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضي الله عنه نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضي الله عنه نے کچھ کہنا چاہا آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضي الله عنه نے عرض کیا آپ ہم لوگوں سے جواب لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/٢١٩-٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠- ١٣٣٢١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، و أبو عوانة في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٦٠/١٥٩، ٢٠/٢٥٠، و النووي في شرح على صحيح مسلم، ١٢/١٢٤، و المزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٨٠، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٤٥-

ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دعوت (جہاد) دی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٢/٣٦٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ، وَ طَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَ مَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ. فَقَالُوا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَ لِرَسُولِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: عزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ١٥٧٤/٤، الرقم: ٤٠٧٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ٧٣٨/٢، الرقم: ١٠٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٩١/٥، الرقم: ٨٣٤٧، وفي فضائل الصحابة، ٧٢/١، الرقم: ٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٤/٣، الرقم: ١٢٠٤٠، وفي فضائل الصحابة، ٨٠٠/٢، الرقم: ١٤٣٥، وابن حبان في الثقات، ٨١/٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٥١/٨۔

اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس وقت نہیں آیا جب تم باہم دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امن دیا، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالت شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی الله عنه کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

١٣/٣٦٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: اسْتَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ مَخْرَجَهُ إِلَى بَدْرٍ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُوبَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَشَارَ عُمَرَ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْأَنْصَارِ: إِيَّاكُمْ يُرِيْدُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَا

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٨، الرقم: ١٢٩٧٧، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٩٢، ١٧٠، الرقم: ٨٣٤٨، ٨٥٨٠، و ابن حبان في الصحيح، ١١/٢٣، الرقم: ٤٧٢١، و أبو يعلى في المسند، ٦/٤٠٧، الرقم: ٣٧٦٦، ٣٨٠٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٠٩، و ابن أبي عاصم في الجهاد، و قال: حديث صحيح، ٢/٥٥٧، الرقم: ٢٢٢۔

مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ قَائِلُ الْأَنْصَارِ: تَسْتَشِيْرُنَا يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا لاَ نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوسَی عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ أَکْبَادَهَا إِلَی بَرْکِ الْغِمَادِ لاَتَّبَعْنَاکَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ: هَذَا إِسْنَادٌ ثُلَاثِيٌّ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں تشریف لے جانے کے لئے صحابہ کرام سے رائے لی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی، پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رائے لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی۔ آپ ﷺ نے پھر ان (عام صحابہ رضوان اللہ علیہم) سے رائے لی۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے انصاری بھائیو! حضور نبی اکرم ﷺ تم لوگوں سے رائے لینا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر انصار کے ترجمان نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ: ''آپ اور آپ کا رب جا کر جہاد کریں، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔'' لیکن قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ان سوار ں (گھوڑوں) کے سینے برک غماد پہاڑ سے ٹکرائیں گے تو ہم انصار کے بیٹے جب بھی آپ کی پیروی کریں گے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد ثلاثی ہے اور صحیح حدیث کی شرط پر صحیح ہے۔

١٤/٣٦٦. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَکَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَکَّةَ عَشْرَ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في ـــ

سِنِيْنَ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي مَنَازِلِهِمْ: بِعُكَاظٍ وَ مَجَنَّةَ، وَ فِي الْمَوَاسِمِ بِمِنًى يَقُولُ: مَنْ يُؤْوِيْنِي؟ مَنْ يَنْصُرُنِي؟ حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالَةَ رَبِّي وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ أَوْ مِنْ مُضَرَ فَيَأْتِيْهِ قَوْمُهُ فَيَقُولُونَ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يُفْتِنُکَ، وَ يَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يُشِيْرُونَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، حَتَّى بَعَثَنَا اللهُ إِلَيْهِ مِنْ يَثْرِبَ فَآوَيْنَاهُ وَ صَدَّقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ وَ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِإِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَ فِيْهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُظْهِرُونَ الإِسْلَامَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں دس سال اس طرح گزارے کہ لوگوں کے پاس ان کے ٹھکانوں پر (دعوتِ حق پہنچانے) جایا کرتے تھے، عکاظ اور مجنہ کے بازاروں میں اور حج کے دنوں میں منیٰ میں تشریف لے جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کون مجھے ٹھکانا دے گا؟ اور کون میری مدد کو تیار ہے؟ کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچا دوں اور اس نصرت کرنے والے کے لئے جنت ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی یمن یا قبیلہ مضر سے مکہ آنے کا ارادہ کرتا تو اس کے پاس اس کی برادری والے اور قریبی رشتہ دار آ کر کہتے: اُس قریشی نوجوان سے بچ کر رہنا، ایسا نہ ہو کہ تمہیں فتنہ میں

..... المستدرك، ٢/٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٦، ٩/٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٦، و في موارد الظمآن، ١/٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦۔

ڈال دے۔ آپ ﷺ اُن خیموں کے درمیان سے گزرتے، لوگ آپ کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یثرب (مدینہ منورہ) سے ہم لوگوں کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ ہم نے آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ ہمارا آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ ﷺ پر ایمان لاتا، آپ ﷺ اسے قرآن پڑھاتے، جب وہ گھر واپس آتا اس کے قبول اسلام کی وجہ سے لوگ مسلمان ہو جاتے۔ یہاں تک کہ انصار کے گھروں میں سے کوئی گھرانہ ایسا نہ بچا جس میں آٹھ نومسلمان اسلام ظاہر کرنے والے نہ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥/٣٦٧. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: ائْتَمَرُوا جَمِيْعًا (أَي الْأَنْصَارُ)، فَقُلْنَا: حَتَّى مَتَى نَتْرُكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَ يَخَافُ؟ فَرَحَلَ إِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُونَ رَجُلًا حَتَّى قَدِمُوا عَلَيْهِ فِي الْمَوَاسِمِ، فَوَاعَدْنَاهُ شِعْبَ الْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ مِنْ رَجُلٍ وَ رَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، (عَلَامَ) نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَ عَلَى الْأَمْرِ

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٦، ٩/٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٦، و في موارد الظمآن، ١/٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦۔

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ أَنْ تَقُولُوا فِي اللهِ لَا تَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ عَلَى أَنْ تَنْصُرُوْنِي فَتَمْنَعُونِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَ أَزْوَاجَكُم وَ أَبْنَاءَكُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ (ہجرت مدینہ سے قبل) ا یک روز ہم سب (انصار) نے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں اس حالت میں کب تک چھوڑے رکھیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑوں اور وادیوں میں گشت کریں اور لوگوں کے خوف و خطر میں مبتلا رہیں چنانچہ ہم میں سے ستر آدمی موسم حج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات چیت کرنے کے لئے عقبہ کی گھاٹی طے کی۔ ہم گھاٹی میں ایک ایک دو دو کر کے جمع ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ ہر حال میں تم (میری بات) سنو اور میری اطاعت کرو، خواہ جی چاہے یا نہ چاہے، تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں خرچ کرو، بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے روکو۔ لوگوں میں اللہ کے احکام کا چرچا کرنا اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا، تم لوگ میری مدد کرنا جب میں تمہارے پاس آ جاؤں، میری حفاظت اس طرح سے کرنا جس طرح سے کہ تم اپنی اور اپنی اولاد اور ازواج کی حفاظت کرتے ہو اور اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہارے لئے جنت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٦/٣٦٨. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه في رواية طويلة (في قصة بيعة سبعين رجلا من الأنصار بشعب العقبة على النُّصرة): قَالَ: فَقُمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَ أَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ مِنْ أَصْغَرِهِمْ. (و في رواية للبيهقي: وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِيْنَ إِلَّا أَنَا) فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ، فَإِنَّا لَمْ نَضْرِبْ أَكْبَادَ الإِبِلِ إِلَّا وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ إِنَّ إِخْرَاجَهُ اليَومَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَ قَتْلُ خِيَارِكُمْ وَ أَنَّ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ فَإِمَّا أَنْتُمْ قَومٌ تَصْبِرُونَ عَلَى ذَلِکَ وَ أَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ وَ إِمَّا أَنْتُمْ قَومٌ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ جَبِيْنَةً فَبَيِّنُوا ذَلِکَ، فَهُوَ عُذْرٌ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ. قَالُوا: أَمِطْ عَنَّا يَا أَسْعَدُ، فَوَاللهِ، لَا نَدَعُ هَذِهِ البَيْعَةَ أَبَدًا وَلَا نَسْلُبُهَا أَبَدًا قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا وَ شَرَطَ وَ يُعْطِيْنَا عَلَى ذَلِکَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ غَيْرِ هَذَا الطَّرِيْقِ أَيْضًا، وَ هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٤٦، ٩/٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٤٦، و في موارد الظمآن، ١/٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩۔

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں (عقبہ کی گھاٹی میں ستر افرادِ انصار کی بیعتِ نصرت کا واقعہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (عقبہ کی گھاٹی میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور یہ ہم لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے (اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ستر آدمیوں میں میرے سوا سب سے چھوٹے تھے)‘ اور کہا ٹھہرو، اے اہل یثرب! ہم لوگوں نے اس سفر میں اونٹوں کے کلیجے محض اس لئے چھلنی کئے ہیں کہ ہم لوگ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے جانا تمام عرب سے عداوت مول لینے کے مترادف ہے، تمہارے بڑے بڑے معزز (سردار) قتل کئے جائیں گے اور (تمام عرب کی) تلواریں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی سو اگر تم میں ان امور کو برداشت کرنے کی طاقت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہمراہ لے چلو اور تمہارا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اگر تم اپنے دلوں میں کچھ خوف و خطر محسوس کرتے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح طور پر عرض کر دو۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عذرخواہی کر لیں گے۔ (حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر) لوگوں نے کہا: اے اسعد! آپ (اب) ہٹ جائیں اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو کبھی بھی چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہی کبھی اس بیعت کو توڑیں گے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کچھ شرائط طے کیں اور انہیں وفا کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

١٧/٣٦٩. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ فذكر الحديث

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٢٥، الرقم: ٢٢٨٢١۔

فَقَالَ عُبَادَةُ ﷺ لِأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: إِنَّکَ لَمْ تَکُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْکَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ عَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيهِ وَ عَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَ أَزْوَاجَنَا وَ أَبْنَاءَ نَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهٰذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَکَثَ فَإِنَّمَا يَنْکُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَفَّى اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت اسماعیل بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے کہا: آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہیں تھے جب ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی اور بے شک ہم نے چستی اور سستی ہر حال میں آپ کا حکم سننے اور آپ ﷺ کی اطاعت بجا لانے اور آسانی اور تنگدستی میں خرچ کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کرنے اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے پروا کئے بغیر اللہ کی بات کرنے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد و نصرت کرنے پر کہ جب وہ ہمارے پاس یثرب تشریف لائیں اور یہ کہ ہم ان کا ان چیزوں سے دفاع کریں گے جن سے ہم اپنی جانوں کا، اپنی بیویوں اور اپنے بیٹوں کا دفاع کرتے ہیں ان سب چیزوں پر ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی (اور اس بیعت کے بدلہ میں) ہمارے لیے جنت ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ وہ بیعت ہے جو ہم نے کی، پس جس شخص نے یہ بیعت توڑی تو بے شک وہ اپنی جان پر کیا ہوا وعدہ توڑتا ہے اور جو اس چیز کو پورا کرتا ہے جس پر اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اس چیز

کو پورا کرنے والا ہے جس پر اس کے نبی نے بیعت کی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۳۷۰. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا فِي الشِّعَبِ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، حَتَّى جَاءَنَا وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِ إِلَّا أَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يَحْضُرَ أَمْرَ ابْنِ أَخِيْهِ وَ يَتَوَثَّقُ لَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوَّلَ مُتَكَلِّمٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، إِنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله وسلم مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَ قَدْ مَنَعْنَا مِنْ قَوْمِنَا مِمَّنْ هُوَ عَلَى مِثْلِ رَأْيِنَا فِيْهِ، وَ هُوَ فِي عِزٍّ مِنْ قَوْمِهِ وَمَنَعَةٍ فِي بَلَدِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: قَدْ سَمِعْنَا مَا قُلْتَ، فَتَكَلَّمْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَخُذْ لِرَبِّكَ وَ لِنَفْسِكَ مَا أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَتَلَا الْقُرْآنَ، وَ دَعَا إِلَى اللهِ عزوجل وَرَغَّبَ فِي الإِسْلَامِ قَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ نِسَاءَكُمْ وَ أَبْنَاءَكُمْ. قَالَ: فَأَخَذَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ، وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا. فَبَايِعْنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَنَحْنُ (وَاللهِ) أَهْلُ الْحُرُوبِ وَأَهْلُ

۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ٤٦١، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ٤٧١-٤٧٣، الرقم: ۷۰۱۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٤٤، و الطبري في تاريخ الأمم و الملوك، ۱/ ٥٦٢، و القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱٤/ ۱٥۰، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/ ۳۹۲، و الفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ۲۳٦، الرقم: ۲٥٤۲۔

الْحَلْقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ قَالَ: فَاعْتَرَضَ الْقَولَ وَالْبَرَاءُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُو الْهَيْثَمِ ابْنُ التَّيِّهَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الرِّجَالِ حِبَالاً وَ إِنَّا قَاطِعُوهَا يَعْنِي الْعُهُوْدَ. فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ نَحْنُ فَعَلْنَا ذَلِکَ ثُمَّ أَظْهَرَکَ اللهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَی قَومِکَ وَ تَدَعَنَا قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: بَلِ الدَّمَ الدَّمَ، وَ الْهَدْمَ الْهَدْمَ، أَنَا مِنْکُمْ وَ أَنْتُمْ مِنِّي أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَ أُسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ ..... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَ صَحَّحَهُ، وَ رِجَالُ أَحْمَد رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم لوگ گھاٹی میں جمع ہو کر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے چچا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت عباس اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے، اپنی قوم کے دین پر تھے مگر انہیں یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اپنے بھتیجے کے معاملہ میں حاضر رہیں اور آپ ﷺ کی نصرت کریں۔ جب ہم بیٹھ گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گفتگو کا آغاز کیا اور کہا: اے خزرج کے لوگو! جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ محمد (ﷺ) ہم میں سے ہیں ہم نے اپنی قوم سے آپ ﷺ کی حفاظت کی، باوجودیکہ میں بھی اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ یہ اپنی تمام قوم سے معزز ہیں اور اپنے شہر میں حفاظت سے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ان سے کہا ہم لوگوں نے آپ کی بات سن لی۔ یا رسول اللہ! آپ فرمائیے، آپ اپنے لیے اور اپنے رب کے لئے جو (شرائط) مناسب سمجھیں لے لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کلام فرمایا: اولاً قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اللہ کی طرف دعوت دی، اسلام کے بارے میں رغبت دلائی اس کے بعد فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم میری حفاظت اس طرح کرو جس طرح کہ تم اپنی

عورتوں اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم آپ کی اسی طرح سے حفاظت کریں گے جس طرح کہ ہم اپنی اولاد اور خاندان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لے لیں خدا کی قسم، ہم جنگجو لوگ ہیں اور یہ چیز ہماری میراث میں ہمارے بڑوں سے چلی آ رہی ہے۔ ابھی براء رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض و معروض کر ہی رہے تھے کہ بیچ میں ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ بول پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور کچھ لوگوں کے درمیان کچھ معاہدے ہیں اور ہم ان کو بھی ختم کر دیں گے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ادھر تو ہم معاہدے ختم کر دیں اور ادھر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی قوم پر غلبہ دے دے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم میں تشریف لے جائیں۔ یہ سن کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے اور پھر فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے، میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو، میں (بھی) اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں (بھی) اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام احمد کی سند کے رجال بخاری و مسلم کے رجال ہیں۔

۱۹/۳۷۱. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَ كَذَا. قَالَ: ثُمَّ

۱۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۵۳/۷، الرقم: ۳٦٦٦٠، و العسقلاني في فتح الباري، ۲۸۸/۷، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲۸۸/۲ و في البداية، ۲٦۳/۳۔

خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ. ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ فَوَالَّذِي أَكْرَمَکَ وَأَنْزَلَ عَلَيْکَ الْکِتَابَ مَا سَلَکْتُهَا قَطُّ، وَ لَا لِي بِهَا عِلْمٌ، وَ لَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْکَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنُسِيْرَنَّ مَعَکَ، وَلَا نَکُوْنُ کَالَّذِيْنَ قَالُوْا لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَکِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا مَعَکُمْ مُتَّبِعُوْنَ، وَ لَعَلَّ أَنْ تَکُوْنَ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَ أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْکَ غَيْرَهُ فَانْظُرِ الَّذِي أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْکَ فَامْضِ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَ عَادِ مِنْ شِئْتَ، وَ سَالِمْ مَنْ شِئْتَ، وَ خُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ. فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ رضی الله عنه ﴿کَمَا أَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَيْتِکَ بِالْحَقِّ وَ إِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَکَارِهُوْنَ﴾ [الأنفال، ٨:٥]، الآية.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم (جنگ) بدر کے لئے تشریف لے گئے مقامِ روحاء میں پہنچ کر آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ فلاں فلاں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عمر رضی الله عنه نے حضرت ابوبکر رضی الله عنه کی طرح عرض کیا: مشرکین مکہ فلاں فلاں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی الله عنه نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

آپ ہم لوگوں سے رائے چاہتے ہیں؟ سو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگ بنایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی میں اس راستے سے کبھی نہیں گزرا اور نہ مجھے اس راستہ کا علم ہے اگر آپ برک غماد۔ جو یمن کے اطراف میں ہے تشریف لے چلیں تو ہم لوگ آپ کے ساتھ (وہاں۔ بھی) جائیں گے اور ہم ان لوگوں کی طرح نہیں جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ: ’’آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں‘‘ لیکن ہم لوگ یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی پیروی میں (لڑیں گے) اور شاید ایسا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ارادہ سے نکلیں اور اللہ اس کے خلاف کوئی بات ظاہر کر دے، سو آپ اس واقعہ کی طرف جو اللہ آپ کی طرف لایا غور فرما لیں، آپ کو اختیار ہے جس کی رسی کو آپ چاہیں جوڑیں اور جس کی رسی کو آپ چاہیں کاٹ دیں، جس سے آپ چاہیں دشمنی کریں اور جس سے آپ چاہیں صلح کریں، ہمارے مالوں میں سے آپ جتنا چاہیں لے لیں (ہم آپ کی خواہش کی مخالفت کرنے والے نہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس جواب پر قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ’’(اے حبیب) جس طرح آپ کا رب آپ کو آپ کے گھر سے حق کے (عظیم مقصد) کے ساتھ (جہاد کے لئے) باہر نکال لایا حالانکہ مسلمانوں کا ایک گروہ (اس پر) ناخوش تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲/۲۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَهْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الْأَضْحَى، وَ نَحْنُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي

۲۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۴۴-۴۵۵، الرقم: ۳۷۱۰۲-۳۷۱۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۲۵۶، الرقم: ۷۱۰، و عبد بن حميد في المسند، ۱/۱۰۷، الرقم: ۲۳۸، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/۳۹۴، الرقم: ۱۸۱۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۹۲-

مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَوْجِزُوْا فِي الْخُطْبَةِ فَإِنِّي، أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، سَلْنَا لِرَبِّکَ وَسَلْنَا لِنَفْسِکَ وَسَلْنَا لِأَصْحَابِکَ وَ أَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَ عَلَيْکَ فَقَالَ: أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوْا بِهِ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَ أَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيْعُوْنِي أَهْدِيْكُمْ سَبِيْلَ الرِّشَادِ، وَ أَسْأَلُكُمْ لِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُوْنَا فِي ذَاتِ أَيْدِيْكُمْ مِمَّا مَنَعْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِکَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَ عَلَيَّ قَالَ: فَمَدَدْنَا أَيْدِيْنَا فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل عقبہ کے ساتھ قربانی والے دن وعدہ فرمایا اور ہم ستر لوگ تھے حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خطبہ کو مختصر کرو کیونکہ میں کفار قریش کی وجہ سے تمہارے لئے خوفزدہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے اور اپنی جان کے لئے اور اپنے اصحاب کے لئے سوال کریں اور ہمیں یہ بھی بتائیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ہمارا کیا اجر و ثواب ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری اطاعت کرو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں اور اپنے اور اپنے صحابہ کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو تعاون کرو پھر جب تم ایسا کر لو گے تو اللہ اور مجھ پر تمہارے لئے جنت واجب ہے۔ پس ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور

آپ ﷺ کی بیعت کی۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱/۳۷۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبَلِّغَ كَلَامَ اللهِ وَ رِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيْبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهِ، وَ نَصْرَ نَبِيِّهِ، وَ إِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ سَاقَهُ اللهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائل عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (جو آپ ﷺ کی مدد کریں) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دار ہجرت بنا دیا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۲/۳۷۴. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَايَعَ

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۲۹۴، الرقم: ۶۴۵۴، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۴۲۔

۲۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/۲۵۰، الرقم: ۵۶۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۴۷۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْعَقَبَةَ أَبُوْ الْهَيْثَمِ التَّيِّهَانِ رضي الله عنه، وَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ النَّاسِ حِبَالاً۔ وَ الْحِبَالُ الْحَلْفُ وَ الْمَوَاثِيْقُ۔ فَلَعَلَّنَا نَقْطَعُهَا، ثُمَّ تَرْجَعُ إِلَى قَوْمِکَ، وَ قَدْ قَطَعْنَا الْحِبَالَ وَ حَارَبْنَا النَّاسَ، فَضَحِکَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ فَلَمَّا رَضِيَ أَبُوْ الْهَيْثَمِ بِمَا رَجَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ قَوْلِهِ أَقْبَلَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمُ، هَذَا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ. وَ إِنَّهُ الْيَوْمَ فِي حَرْمِ اللهِ وَ أَمْنِهِ وَ بَيْنَ ظَهْرَي قَوْمِهِ وَ عَشِيْرَتِهِ، فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ إِنْ تُخْرِجُوْهُ رَمَتْكُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنْ كَانَتْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ بِالْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ ذِهَابِ الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ فَادْعُوْهُ إِلَى أَرْضِكُمْ، فَإِنَّهُ رَسُولُ اللهِ حَقًّا، وَ إِنْ خِفْتُمْ خِذْلَاناً فَمِنَ الْآنِ. فَقَالُوْا عِنْدَ ذَلِکَ: قَبِلْنَا عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُولِهِ مَا أَعْطَيَانَا، وَ قَدْ أُعْطِيْنَا مِنْ أَنْفُسِنَا الَّذِي سَأَلْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَخَلِّ بَيْنَنَا. يَا أَبَا الْهَيْثَمِ، وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلْنُبَايِعْهُ. فَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضي الله عنه: أَنَا أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ، ثُمَّ تَتَابَعُوْا كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ والے دن جس شخص نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی وہ ابو ہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور لوگوں کے درمیان رسیاں ہیں اور وہ رسیاں قسمیں اور معاہدے ہیں۔ شاید کہ ہم قسمیں اور معاہدات ختم کر لیں اور اس کے بعد آپ اپنی قوم کی طرف لوٹ جائیں۔ ایسی صورت میں ہم تو معاہدات بھی ختم کر چکے ہوں گے، اور لوگوں سے لڑائی بھی مول لے چکے ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، آپ ﷺ نے

فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے۔ جب ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی بات کا جواب سن کر راضی ہو گئے تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے لوگو! یہ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں۔ آپ ﷺ آج - اللہ کے حرم اور اس کی حفاظت کی جگہ ہیں، اپنی قوم اور اپنے خاندان میں ہیں۔ تمہیں واضح ہونا چاہیے کہ اگر تم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے گئے تو سارا عرب مل کر تمہیں نشانہ بنا لے گا سو اگر تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اپنے اہل وعیال سے ہاتھ دھو لو تو آپ ﷺ کو اپنی سرزمین میں تشریف لانے کی دعوت دو، خدا کی قسم یہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے (سچے) رسول ہیں اور اگر تمہیں رسوائیوں کا ڈر ہو تو ابھی کہہ سن لو۔ یہ سن کر انصار نے کہا: ہم لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہر اس بات کو مان لیا جو آپ ﷺ نے ہمارے اوپر پیش کی اور ہم نے اپنی طرف سے آپ ﷺ کی ہر وہ بات منظور کر لی جو آپ نے ہم سے فرمائی۔ اے ابو ہیثم! ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے ایک کنارے ہو جاؤ تاکہ ہم لوگ آپ ﷺ سے بیعت کریں۔ حضرت ابو ہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر یکے بعد دیگرے ہر ایک نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۷۵. وذكره ابن إسحاق وفي سياقه: قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ: وَ اللهِ لَكَأَنَّكَ تُرِيْدُنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَ صَدَّقْنَاكَ، وَ شَهِدْنَا أَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ، وَ أَعْطَيْنَاكَ عَلَى ذَلِكَ

۲۳: أخرجه ابن هشام في السيرة النبوية، ۳/۱٦۲، و الكلاعي في الاكتفاء، ۲/۱۷، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۹۰، و في البداية و النهاية (السيرة)، ۳/۲٦۲، و الطبري في جامع البيان، ۹/۱۸٦، و في تاريخ الأمم و الملوك، ۲/۲۷، و الحلبي في السيرة، ۲/۳۸٦۔

عُهُوْدَنَا وَ مَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ لَکَ، فَامْضِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَا أَرَدْتَ فَنَحْنُ مَعَکَ، فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوِاسْتَعْرَضْتَ بِنَا الْبَحْرَ فَخُضْتَهُ لَخُضْنَاهُ مَعَکَ، مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَ مَا نَکْرَهُ أَنْ تَلْقَى بِنَا عُدُوَّنَا غَدًا. إِنَّا لَصُبُرٌ فِي الْحَرْبِ، صُدُقٌ عِنْدَ اللِّقَاءِ، لَعَلَّ اللهَ يُرِيْکَ مِنَّا مَا تَقُرُّ بِهِ عَيْنُکَ، فَسِرْ عَلَى بَرَکَةِ اللهِ. فَسُرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَوْلِ سَعْدٍ وَ نَشَّطَهُ، ثُمَّ قَالَ: سِيْرُوْا وَ أَبْشِرُوْا، فَإِنَّ اللهَ قَدْ وَعَدَنِي إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَ اللهِ لَکَأَنِّي الآنَ أَنْظُرُ إِلَى مَصَارِعِ الْقَوْمِ.

’’امام ابن اسحاق کی روایت میں اس حدیث کا شروع حصہ اس طرح سے ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شاید ہم سے دریافت فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت سعد نے عرض کیا: بے شک ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور اس بات پر ہم نے آپ سے عہد و پیمان کیا ہے کہ ہم ہر حالت میں آپ کا حکم سنیں گے اور آپ کی اتباع کریں گے، یا رسول اللہ، جس چیز کا بھی آپ کا ارادہ ہو اس کو کر گزریے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ سو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر ہمارے راستے میں سمندر بھی حائل ہو جائے اور آپ اس سمندر میں اتریں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں کود پڑیں گے ہمارا ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا اور ہمیں یہ بات ناگوار نہ گزرے گی کہ آپ کل ہمارے دشمنوں سے ہمارا مقابلہ کرائیں بے شک ہم لڑائی میں ہمت سے کام لیں گے اور دشمن سے آمنا سامنا ہو تو ہم سچ کر دکھائیں گے شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے آپ کو وہ کارنامے دکھائے کہ جن سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اللہ کی برکت پر آپ تشریف لے چلیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جواب سے بہت خوش ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چلو تمہارے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں میں سے ایک کا مجھ سے وعدہ کرلیا ہے۔ خدا کی قسم! میں اپنے اسی مقام سے کفار کے قتل ہونے کے مقامات دیکھ رہا ہوں۔‘‘

۲۴/۳۷۶. عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قِتَادَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِبَيْعَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ نَضْلَةَ (أَخُوْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ): يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، هَلْ تَدْرُوْنَ عَلَامَ تُبَايِعُوْنَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَهُ عَلَى حَرْبِ الْأَحْمَرِ وَ الْأَسْوَدِ مِنَ النَّاسِ، فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ إِذَا أُنْهِكَتْ أَمْوَالُكُمْ مُصِيْبَةً، وَ أَشْرَافُكُمْ قَتْلًا أَسْلَمْتُمُوْهُ، فَمِنَ الْآنِ؟ فَهُوَ وَاللهِ، إِنْ فَعَلْتُمْ خِزْيُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ وَافُوْنَ بِمَا دَعَوْتُمُوْهُ إِلَيْهِ عَلَى نَهْكَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ فَخُذُوْهُ، فَهُوَ وَاللهِ، خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالُوْا: فَإِنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى مُصِيْبَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ، فَمَالَنَا بِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ نَحْنُ وَفَيْنَا؟ قَالَ: الْجَنَّةُ. قَالُوْا: ابْسُطْ يَدَكَ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ هِشَامٍ.

’’حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے حضرت عباس بن عبادہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ (جو سالم بن عوف

۲۴: أخرجه العسقلاني في الإصابة، ۳/۶۳۰، الرقم: ۴۵۰۹، و الطبری في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۶۳-۵۶۵، و ابن هشام في السيرة النبوية، ۲/۲۹۵، ۳۰۲، و ابن كثير في البداية و النهاية، ۳/۱۶۲، و الطبري في جامع البيان، ۲۸/۹۱۔

کے حلیف تھے) نے کہا: اے برادران خزرج! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس چیز پر اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کی بیعت کر رہے ہو؟ انصار نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ حضرت عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ آپ ﷺ سے تمام سرخ و سیاہ انسانوں سے لڑائی پر بیعت کر رہے ہو، اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ جب تمہارا مال کسی مصیبت میں ضائع ہو جائے اور تمہارے اشراف قتل کر دیئے جائیں تو تم انہیں (محمد ﷺ کو) ان کی قوم کے سپرد کر دو، تو ابھی ایسا کر لو، خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں وہاں لے جا کر ایسا کیا تو اس میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے اور اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم نے جو کچھ آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے اسے وفا کرو گے خواہ اموال تباہ ہوں، اشراف قتل کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ کو اپنا لو۔ سو خدا کی قسم! یہ دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ انصار نے کہا: ہم آپ ﷺ کو اپناتے ہیں خواہ اموال تباہ ہوں یا اشراف قتل کیے جائیں۔ یا رسول اللہ! اگر ہم اس وعدہ پر پورے اترے تو ہمارے لیے کیا (اجر و ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت (اس کا بدلہ ہے)۔ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دستِ اقدس بڑھائیں آپ ﷺ نے دستِ اقدس بڑھایا۔ انصار نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔''

اسے امام طبری اور ابن ہشام نے روایت کیا ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٢٥/٣٧٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه وزاد: وَ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اے

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قولهل: هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول حتى ينفضوا، ٤/١٨٦٢، الرقم: ٤٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضائل الأنصار و قريش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٨٦، الرقم: ١٠١٤٦، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، و لفظه: رَحِمَ اللّٰهُ الْأَنْصَارَ، وَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَ أَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، ١/٨٥، الرقم: ١٦٤، والشافعي في المسند، ١/٢٨٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٧٠، الرقم: ٧٢٨١۔

اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس ﷺ سے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور انصار کی عورتوں (بیویوں) کی بھی مغفرت فرما۔‘‘

اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦/٣٧٨. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَ قَوْمِهِ وَ قَالَ: أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ ﷻ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سانحہ حرّہ کے زمانہ میں حضرت انس بن مالک ﷺ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کی قوم اور اولاد میں سے جو لوگ قتل ہوئے تھے ان کی تعزیت کی اور فرمایا: میں تمہیں

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧٠، ٣٧٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٧٠، الرقم: ٧٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٩، الرقم: ٣٢٣٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ٥١٠٤، ٥١٠٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/٣٥٨، الرقم: ١٧٥٣، ٤/١٢٧، الرقم: ٢١٠٤، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٧١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٩٣، الرقم: ١٤١٩-

اللہ عزوجل کی (عطا کردہ) خوشخبری کی بشارت دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں (پوتوں) اور اسی طرح انصار کی عورتوں اور انصار کے بیٹوں کی عورتوں اور انصار کے پوتوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم

﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٢٧/٣٧٩. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُونِي عَلَى الْحَوْضِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (تنہائی میں) عرض کیا کہ کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم کو اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہوگا، تم اس پر صبر کرنا حتی کہ تمہاری مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات ہو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ للأنصار: اصبروا حتى تلقونى على الحوض، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الأمر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم، ٣/١٤٧٤، الرقم: ١٨٤٥، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في الأثرة، ٤/٤٨٢، الرقم: ٢١٨٩، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: ترك استعمال من يحرس على القضاء، ٨/٢٢٤، الرقم: ٥٣٨٣ و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٥٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٦، الرقم: ٣١٦٦٩۔

٢٨/٣٨٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ. يَعْنِي: الْيَمَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ إِلَّا قَالَ: وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش میں ہے اور عدل و انصاف انصار میں ہے اور اذان حبشہ میں ہے، اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ''سرعت یمن میں ہے۔'' اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٩/٣٨١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا

٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، باب: في فضل اليمن، ٥/٧٢٧، الرقم: ٣٩٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٤، الرقم: ٨٧٤٦، و في فضائل الصحابة، ٢/٧٩٥، الرقم: ١٤٢٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٣، الرقم: ٣٢٣٩٥، و ابن حزام في تهذيب الأسماء، ١/٦٨، وقال: و هو أصح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٩٢، وقال: ورجاله ثقات۔

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٦، الرقم: ١٢٦١٦، ٣/٢١٦، الرقم: ١٣٢٩١، و في فضائل الصحابة، ٢/٧٩٨، الرقم: ١٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٤٩٣، ٦/١٤٧، الرقم: وفي المعجم الصغير، ١/٢٢١، الرقم: ٣٥٤۔

لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية أحمد زاد: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ أَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا قَالَ: وَ أَوْلَادِ الْأَنْصَارِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ مَوَالِيْنَا قَالَ: وَ مَوَالِيَ الْأَنْصَارِ. و في رواية: وَكَنَائِنِ الْأَنْصَارِ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری وہ اولاد جو ہمارے غیر میں سے ہے (اس کیلئے بھی دعا مغفرت فرمایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کی اولاد کی بھی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے غلاموں کے حق میں بھی دعائے مغفرت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کے غلاموں کی بھی مغفرت فرما اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انصار کی باندیوں (لونڈیوں) کی بھی مغفرت فرما۔''

٣٠/٣٨٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٠٩، الرقم: ٥٣٩٨، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٦٤، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، —

اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرَكَةً وَضَيْعَةً، وَإِنَّ تَرَكَتِي وَ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، فَاحْفَظُوْنِي فِيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو نُعَيْمٍ وَالضِّيَاءُ.

وفي رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرَكَةً وَضَيْعَةً وَإِنَّ تَرَكَتِي أَوْ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلاَ وَإِنَّ النَّاسَ يُكْثِرُوْنَ وَيُقِلُّوْنَ، أَلاَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: خبردار! بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ضیاء المقدسی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ خبردار! بے شک لوگ کثرت اور قلت (افراط و تفریط) سے کام لیتے ہیں۔ خبردار! پس انصار کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرو اور ان کے قصوروار سے تجاوز کرو۔''

٣١/٣٨٣. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَسَّمَ الْفَيءَ الَّذِي أَفَاءَ اللهُ بِحُنَيْنَ مِنْ غَنَائِمِ هَوَازِنَ، فَأَحْسَنَ، فَأَفْشَى فِي أَهْلِ

..... ٢/٧٩١، الرقم: ١٤١٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٣٣-١٣٥، الرقم: ٢١٣٢-٢١٣٤، و إسناده حسن.

٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٥١، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠.

مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ. فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِکَ النَّبِيُّ ﷺ أَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ کَانَ هَاهُنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيَخْرُجْ إِلَی رِحْلِهِ. ثُمَّ تَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللهَ ﷻ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِکُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِی آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أُتَالِفُهُمْ عَلَی الإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوْا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْکُمْ بِالإِيْمَانِ، وَ خَصَّکُمْ بِالْکَرَامَةِ، وَ سَمَّاکُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَکْتُمْ وَادِيًا لَسَلَکْتُ وَادِيْکُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَّعَمَ وَالْبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. قَالَ: أَجِيْبُوْنِي فِيْمَا قُلْتُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَجَدْتَنَا فِي ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللهُ بِکَ إِلَی النُّوْرِ، وَ وَجَدْتَنَا عَلَی شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَنَا اللهُ بِکَ وَ وَجَدْتَنَا ضُلَّالاً فَهَدَانَا اللهُ بِکَ، قَدْ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَ بِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، فَاصْنَعْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا شِئْتَ فِي أَوْسَعِ الْحِلِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاللهِ، لَوْ أَجَبْتُمُوْنِي بِغَيْرِ هَذَا الْقَوْلِ لَقُلْتُ: أَلَمْ تَأْتِنَا طَرِيْدًا فَآوَيْنَاکَ، وَ مُکَذَّباً فَصَدَّقْنَاکَ، وَمَخْذُوْلاً فَنَصَرْنَاکَ، وَ قَبِلْنَا مَا رَدَّ النَّاسُ عَلَيْکَ؟ لَوْ قُلْتُمْ هَذَا لَصُدِّقْتُمْ. فَقَالَتِ

الْأَنْصَارُ: بَلْ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ الْمَنُّ وَ الْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلَى غَيْرِنَا. ثُمَّ بَكَوْا، فَكَثُرَ بُكَاؤُهُمْ وَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو مالِ غنیمت ہوازن کے مال میں سے غزوہ حنین میں عطا فرمایا تھا اسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بطور احسان اہل قریش اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔ انصار کو اس بات پر غصہ آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا: جتنے انصار یہاں ہیں میری قیام گاہ پر چلیں۔ جب وہاں سب لوگ جمع ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! اس مالِ غنیمت کے بارے میں کہ میں نے جس کی تقسیم میں دوسروں کو ترجیح دی اور انہیں اسلام سے مانوس کرنے کے لئے تقسیم کر دیا کہ شاید یہ نومسلم آج کے بعد اسلام میں پختہ اور کفار سے جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ مجھے تمہاری یہ بات پہنچی ہے کہ تمہیں یہ برا لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا جواب دو جو میں نے تم سے کہی ہے؟ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں تاریکی میں پایا تھا اللہ نے آپ کے ذریعے ہمیں نور کی طرف نکالا۔ آپ نے ہمیں جہنم کے گڑھے کے

کنارے پر پایا تھا اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے بچا لیا۔ آپ نے ہمیں گمراہ پایا تھا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا کی۔ ہم اللہ ﷻ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے میدان وسیع ہے۔ آپ جو چاہیں کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور بھی کہتے تو میں کہتا کہ تم سچ کہتے ہو، اگر تم یہ کہتے کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، جب دنیا نے آپ کی تکذیب کی، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ بے یار و مددگار آئے تھے ہم نے آپ کی نصرت کی، ہم نے آپ کی وہ باتیں قبول کیں کہ دنیا نے ان کا انکار کیا تھا۔ اگر تم یہ سب کچھ بھی کہتے تو تم سچے تھے۔ انصار نے عرض کیا: (یہ بھی) اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر اور اوروں پر بڑا فضل و احسان ہے پھر انصار رونے لگے اور بہت روئے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ہمراہ آبدیدہ ہو گئے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضی اللہ عنہم

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ رضي الله عنهم

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

١/٣٨٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٨٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، و مسلم فی الصحيح ،كتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، و بيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/١٤٨٤،الرقم: ١٨٥٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، والشافعی فی المسند، ١/٢١٧، و أبوعوانة فی المسند، ٤/٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥/٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانی فی كتاب السنن، ٢/٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩۔

٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤/١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، و فی كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣/١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، و فی كتاب: المغازی، باب: وَمَا بَعَثَ بِهِ ــ

اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحابِ بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہوگئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣٨٦. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه وَ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَ كَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

..... حَاطِبُ بْنُ أَبِي بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُم بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ، ٤/١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضي الله عنه، ٤/١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٨٧، الرقم: ٣٧٧١، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٦، الرقم: ١٦٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣:٤٦٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٤، الرقم: ٣٦٧٢٥۔ ٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٩١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٥١، الرقم: ٦٢٢٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٨۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ وَ لَفْظُهُمَا: فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع ﷺ جو کہ اہل بدر میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ ں ہیں کہ جبرائیل امین نے دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزد یہ بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔‘‘

٤/٣٨٧. عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ ﷺ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریہ ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرًا، ٤/١٤٧٥، الرقم: ٣٧٩٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/٤٥٧، الرقم: ٦٢٢٥ـ

٣٨٨/٥. عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِکَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُولِي هَکَذَا وَ قُولِي مَا کُنْتِ تَقُولِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شب زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٦٩، الرقم: ٣٧٧٩، و في كتاب: النكاح، باب: ضرب الدف في النكاح والوليمة، ٥/١٩٧٦، الرقم: ٤٨٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ٣/٣٩٩، الرقم: ١٠٩٠، و أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ٤/٢٨١، الرقم: ٤٩٢٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١/٦١١، الرقم: ١٨٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٥٩-٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/١٨٩، الرقم: ٥٨٧٨-

٦/٣٨٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے

٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، و فی كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفی كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلی فی المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد فی المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو بھی کر لیا اور (سالم کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٩٠. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَ رَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ سو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٩١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ،۔۔۔

مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ،فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم ﷺ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔حضرت عاصم ﷺ نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٩٢. عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ

.....وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبئر مَعُونة، ٤/١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفی کتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ و مَنَ لَم يَسْتَأْسِر وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القتل، ٣/١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥/٣٥٣، الرقم:٩٧٣٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانی فی فتح الباری، ٧/٣٨٤، وابن عبد البر فی الإستيعاب، ٢/٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٨۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان ﷺ، ٤/١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٦،—

الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا..... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه وَابْنُ مَاجَةَ وَ لَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

’’حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا..... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شمولیت کرنے والے صحابہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔‘‘

..... والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: في فضل من بايع تحت الشجرة، ٥/٦٩٥، الرقم: ٣٨٦٠، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١٣، الرقم: ٤٦٥٣، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ٢/١٤٣١، الرقم: ٤٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٩٥، ٤٦٤، الرقم: ١١٣٢١، ١١٥٠٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٠، الرقم: ١٤٨٢٠، ٦/٢٦٥، الرقم: ٢٦٤٨٣، ٢٧٠٨٧، ٢٧٤٠٢، وابن حبان في المصنف، ١١/١٢٥، ١٢٧، الرقم: ٤٨٠٠، ٤٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٧٢، الرقم: ٧٠٤٤۔

٣٩٣/١٠. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہو گا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر، ٤/١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٤، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٠، الرقم: ٨٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٥، ٣٤٩، الرقم: ١٤٥٢٤،١٤٨١٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٤٨، ٣٦٧٣٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٤٠، الرقم: ٥٣٠٨، و قال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٨٤، الرقم: ٣٠٦٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/٢٥٦، الرقم: ٣٣٣-٣٣٦-

١١/٣٩٤. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا (جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٣٩٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ شَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا خَالِدُ لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُؤْذُوْا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ صَبَّهُ اللهُ عَلَى الْكُفَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦١، و قال: رواه البزار رجال خداش بن عياش وهو ثقة۔

١٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٥٦٥، الرقم: ٧٠٩١، و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٤٨، الرقم: ٥٨٠۔

’’حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے حضرت خالد بن ولید ﷺ کی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تم اہل بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پا سکتے، حضرت خالد بن ولید ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٣٩٦. عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ مَوْلُوْدًا وُلِدَ فِي فِقْهِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ وَ يَجْتَنِبُ مَعَاصِيَ اللهِ كُلَّهَا إِلَى أَنْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، أَوْ يُرَدَّ إِلَى أَنْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا لَمْ يَبْلُغْ أَحَدُكُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. وَ قَالَ: إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا لَفَضْلًا عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت رافع بن خدیج ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی مولود (بچہ) چالیس سال۔ اہل دین کے ہاں دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور وہ اس دوران اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تمام گناہوں سے بچتا رہا یہاں۔ کہ وہ عمر کے انتہائی آخری حصے میں پہنچ گیا یا عمر کے اس حصے کو پہنچ گیا جس میں وہ سب کچھ جاننے کے بعد وہ

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢٨٤، الرقم: ٤٤٣٥.

کچھ نہیں جانتا تھا پھر بھی تم میں سے کوئی اصحاب بدر کی اس فضیلت والی رات کو نہیں پاسکتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی انہیں ان فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے جنہوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

مَنَاقِبُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضی اللہ عنہم

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضي الله عنهم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٩٧/١. **عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم نے صلى الله عليه وآله وسلم جنگ احزاب (سے کچھ) پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضي الله عنه عرض گزار ہوئے: میں (لاؤں گا) پھر آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضي الله عنه عرض گزار ہوئے: میں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الطليعة، ٣/١٠٤٦، الرقم: ٢٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٥/٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٤-٣٧٤٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ويُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ، وابن ماجه في السنن، كتاب المقدمة، باب فضل الزبير، ١/٤٥، الرقم: ١٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم: ٨٢١١-

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٩٨. عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنهما قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ ..... كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں، میں اور حضرت عمر بن ابو سلمہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے..... فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ (کے الفاظ) کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٣/١٣٦٢، الرقم: ٣٥١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٥/٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٣، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم: ٨٢١٣، وفي فضائل الصحابة، ١/٣٣، الرقم: ١٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الزبير، ١/٤٥، الرقم: ١٢٣۔

٣/٣٩٩. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَومَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ، ارْمِ فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محترمین (کے الفاظ) کو جمع فرمایا ہو، پس غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤٠٠. عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، ٤/١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ٤/١٨٧٦، الرقم: ٢٤١١، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في فداك أبي وأبي، ٥/١٣٠، الرقم: ٢٨٢٩، وفي كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ٣٧٥٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ١/٤٧، الرقم: ٤٧، الرقم: ١٢٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٢، وفي كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وآله وسلم وأصحابه، ٥/٢٣٧١، الرقم: ٦٠٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/٥٨٢، الرقم: ٢٣٦٦، وقال: هذا حديث ـ

اللهِ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد ﷺ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سے سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تیر اندازی کی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠١/٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور (میری) امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٢/٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ

..... حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ١/٤٧، الرقم: ١٣٠۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب قصة أهل نجران، ٤/١٥٩٢، الرقم: ٤١٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٤/١٨٨١، الرقم: ٢٤١٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٥/٦٦٤، ٦٦٧، الرقم: ٣٧٩٠، ٣٧٩٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ١/٤٩، الرقم: ١٣٦۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قصة البيعة والانفاق على عثمان بن عفان ﷺ، ٣/١٣٥٣۔١٣٥٥، الرقم:ـــ

الْخَطَّابِ ﷺ فذكر الحديث في مقتله قَالَ: فَقَالُوْا: أُوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ..... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''عمرو بن میمون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے پھر آپ ﷺ نے (ان حضرات کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٠٣. **عَنْ قَيْسٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا**

..... ٣٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٠-٣٥٣، الرقم: ٦٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٥٠، وفي الاعتقاد/٣٦٥-

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ٤/١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد الله ﷺ، ١/٤٦، الرقم: ١٢٨، والخلال في السنة، ٢/٤٦٩، الرقم: ٧٣٨، إسناده صحيح، وأحمد في فضائل الصحابة، ٢/٧٤٥، الرقم: ١٢٩٢-

النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت قیس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ ﷺ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوپر سے وار روکا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٠٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷺ تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧ ، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢١، الرقم: ١٤٤١۔

٩/٤٠٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح جنتی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

١٠/٤٠٦. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: عَشَرَةٌ

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه، ٥/٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل العشرة رضي الله عنهم، ١/٤٨، الرقم: ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٨٣٥، وخيثمة بن سليمان من حديث خيثمة، ١/٩٣، ٩٥۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه، ٥/٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ـــ

فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنهم، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُکَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هُوَ أَصَحُّ.

’’حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عثمان، اور علی، اور زبیر، اور طلحہ، اور عبد الرحمٰن، اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

..... ٥٦/٥، الرقم: ٨١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٨/١، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٣/١٥، الرقم: ٧٠٠٢، والحاکم في المستدرك، ٤٩٨/٣، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ٢٤٧/١، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ٣٢/١، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠٢/٣، الرقم: ٩٠٣۔

٤٠٧/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابوبکر ہے، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٥/٦٦٤-٦٦٥، الرقم: ٣٧٩٠-٣٧٩١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل خباب ﷺ، ١/٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٧، ٧٨، الرقم: ٨٢٤٢، ٨٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨١، الرقم: ١٤٠٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٤١، الرقم: ٥٧٦٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٣٥، الرقم: ٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢١٠، الرقم: ١١٩٦٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٢، الرقم: ١٢٤٢۔

ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی نے فرمایا: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

١٢/٤٠٨. عَنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٥، الرقم: ١٤١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٦، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٨، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢، ٥٦٠٢-٥٦٢٣، والشاشي في المسند، ١/٩٤، الرقم: ٣١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٣، الرقم: ٦٧٠، والبزار في المسند، ٣/١٨٨، الرقم: ٩٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٠، الرقم: ١٢٨٧٨، وابن المبارك في الجهاد/ ٨٠، الرقم: ٩٣۔

پر دو زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣/٤٠٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٣٩-٣٧٤٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، ١/٤٦، الرقم: ١٢٥-١٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٢٤، الرقم: ٥٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١١٧، الرقم: ٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٤، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٥، الرقم: ٨٣٢، إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٤٩، والخطيب في مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب العشرة رضي الله عنهم، الفصل الثاني، ٢/٤٣٣، الرقم: ٦١٢٢۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہیے کہ طلحہ بن عبد اللہ کو دیکھ لے۔''

''اور ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤/٤١٠. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٤١، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٠٩، الرقم: ٥٥٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٩٥، الرقم: ٥١٥، والبزار في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ٨١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٦٠-٥٦٤، الرقم: ١٣٠٩، ١٣٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٣، الرقم: ٣٩٤٩.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٥/٤١١. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ، وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صِدِّيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، والبزار في المسند، ٣/٥٢، الرقم: ٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ١/٤١٨، الرقم: ٥٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨١، الرقم: ١٢٤٦، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/٤٣٥، الرقم: ٦١٣٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢٤٣، الرقم: ٨٧۔

کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ! علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار ابو یعلی طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤١٢. **عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، سَدِّدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ.**

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ رَاشِدٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس (سعد) کی تیراندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٥/٦٤٩، الرقم: ٣٧٥١، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٨، ٥٧٢، الرقم: ٤٣١٤، ٦١٢٢، والبغوي في شرح السنة، ١٤/١٢٤، الرقم: ٣٩٢٢، والبزار في المسند، ٤/٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٥، الرقم: ١٤٠٨، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٠٦٩، واللالكائي في كرامات الأولياء/١٢٨، الرقم: ٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٠٦، الرقم: ١٠٠٧، إسناده صحيح۔

اس حدیث کو امام حاکم، بغوی، بزار، ابن ابی عاصم، اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧/٤١٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عليه السلام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: اَلنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک

١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٤، الرقم:٦٩٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، والشاشي في المسند، ١/٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤۔

آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابو بکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے۔‘‘

اسے امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨/٤١٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي

١٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم: ٨٢١٠، وفي فضائل الصحابة، ١٢٦٩، ١٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٥٠، الرقم: ٢٢٠١، وفي المعجم الصغير، ١/٥٩، الرقم: ٦٢، والحميدي في المسند، ١/٤٥، الرقم: ٨٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢١٥، الرقم: ٩٤۔

الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو مغیرہ بن شعبہ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابو بکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبد الرحمٰن جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور بزار نے روایت کیا، اور امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

١٩/٤١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه فَقُلْتُ: أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتُمُوْنَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ

١٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٧، الرقم: ٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، ١٦٤٤، ٥/٣٤٦، الرقم: ٢٢٩٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤١، الرقم: ٢٩٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١١٣، الرقم: ٨٢-٨٣، والنسائي في فضائل الصحابة، ١/١٧، ٢٧، ٣١، الرقم: ٥٢، ٨٧، ١٠١، وابن سعد في الطبقات، ٣/٣٨٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٣٦، الرقم: ٢٣٤١، ٢٤٢٣۔

عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن سہو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا آپ اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کے لئے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ (مارے خوشی کے) تھرتھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرا جا، پس تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے، میں نے عرض کیا: اور حرا پر کون کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابو بکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف، اور سعد رضی اللہ عنہم تھے، ہم نے کہا: پس دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٤١٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٠٢، الرقم: ٢٦٦٢٠١، ٢٦٦٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٥١، الرقم: ٥٣٥٦،ـــ

يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ، اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہوگا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا:) اے اللہ! عبد الرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١/٤١٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ

..... والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٦/٩، الرقم: ٩١١٥، وفي المعجم الكبير، ٣٧٨/٢٣، الرقم: ٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٦١٥/٢، الرقم: ١٤١٢، وفي كتاب الزهد، ١٩٨/١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٢٩/٢، الرقم: ١٢٤٩، وابن راهوية في المسند، ١٠١١/٣، الرقم: ١٧٥٥، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٩٠٧/٢، الرقم: ٩٨٧۔

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٠٨/١، الرقم: ٨٥٩، وفي فضائل الصحابة، ٢٣١/١، الرقم: ٢٨٤، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٥٤١/٢، الرقم: ١٢٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨٦/٢، الرقم: ٤٦٣، إسناده صحيح۔

بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَا بَکْرٍ ﷺ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الآخِرَةِ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ ﷺ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا ﷺ وَلَا أُرَاکُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِکُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نڈر پاؤ گے، اور اگر علی کو امیر بناؤ اور مجھے نہیں ایسا لگتا کہ تم اس کو امیر بنانے پر رضامند ہوں گے تو اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن

﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ رضي اللّٰه عنهن

﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾

١/٤١٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِکَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِکَ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم (پہلے) مجھے روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی کے گھر کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھر کی عزت میرے نزدیـ

١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر هند بنت عتبة بن ربيعة، ٣/١٣٩٠، الرقم: ٣٦١٣، و فی كتاب: الأحكام، باب: من رأى للقاضی أن يحكم بعلمه فی أمر النساء إذا لم يخف الظنون و التهمة، ٦/٢٦١٧، الرقم: ٦٧٤٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الأقضية، باب: قضية هند، ٣/١٣٣٩، الرقم: ١٧١٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٢٥، الرقم: ٢٥٩٣٠، و ابن حبان فی الصحيح، ١٠/٧٠، الرقم: ٤٢٥٧، و عبد الرزاق فی المصنف، ٩/١٢٦، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٥/٧١، الرقم: ١٧١، و أبو عوانة فی المسند، ٤/١٦٤، الرقم: ٦٣٨٣، و البيهقی فی السنن الكبرى، ٧/٦٦، الرقم: ١٣١٨٣، و ١٠/٢٧٠، الرقم: ٢١٠٨٨۔

زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤١٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَلِکَ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہن کے علاوہ کسی اور عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، آپ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ ﷺ سے اس کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣/٤٢٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي

٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير، ٣/١٠٤٦، الرقم: ٢٦٨٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل أم سليم، أم أنس بن مالك رضی الله عنها، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٥، و أبونعيم فی حلية الأولياء، ٢/٦١، و ابن سعد فی الطبقات، ٨/٤٢٨، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/٧٨، والنووی فی شرح علی صحيح مسلم، ١٦/١٠، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ٢/٦٦۔

٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبی حفص القرشی العدوی، ٣/١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٦، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل أم سليم أنس بن مالك و بلال رضی الله عنهما، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٧، و النسائی ←

فَإِذَا بِلَالٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ امام مسلم کے الفاظ ہیں۔

٤/٤٢١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ نماز میں

..... فی السنن الکبری، ٥/١٠٣، الرقم: ٨٣٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٧٢، ٣٨٩، الرقم: ١٥٠٤٤، ١٥٢٢٦، و الطیالسی فی المسند، ١/٢٣٨، الرقم: ١٧١٩، و أبو یعلی فی المسند، ٤/٥١، الرقم: ٢٠٦٣، و ابن الجعد فی المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٢٩٠٣، و أبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ٢/٥٧۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١/١٩٣، الرقم: ٤٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد و مواضع الصلاة، باب: جواز حمل الصبيان في الصلاة، ١/٣٨٥، الرقم: ٥٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: العمل في الصلاة، ١/٢٤١، الرقم: ٩١٧، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب: حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة، ٣/١٠، الرقم: ١٢٠٤، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٨٣، الرقم: ٧٨٣۔ ٧٨٤۔

امامہ بنتِ زینب بنتِ رسول ﷺ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے تھے، پس جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اس کو اٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اسے نیچے اتار دیتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٤٢٢/٥. عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبُطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبُطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ: فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبُطِيْهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءُ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذَلِکَ سُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہجرت مدینہ کے وقت میں نے حضرت ابو بکر ﷺ (اپنے والد ماجد) کے گھر سے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لئے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی۔ میں نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم، اسے باندھنے کے لئے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا: کمر بند کے دو حصے کر لو، ا ِ کے ساتھ توشہ باندھ لو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ باندھ لو سو میں نے ایسا ہی کیا، اسی لیے میرا نام دو کمر بندوں والی

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حمل الزاد في الغزو، ٣/١٠٨٧، الرقم، ٢٨١٧، وفي كتاب: المناقب باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٦، الرقم: ٢٦٩٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٤٣، الرقم: ٣٦٦٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٧٩، الرقم: ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠١، الرقم: ٤٩٨٣۔

پڑ گیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٢٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا. كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ ﷺ، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کر کے آئیں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم حضرت ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا: کس چیز نے آپ کو رُلا دیا؟ اللہ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے جو کچھ ہے وہ زیادہ اچھا ہے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے اچھا اجر ہے، لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ہے، ان دونوں پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور وہ بھی رونے لگ

٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل أم أيمن رضی الله عنها، ٤/١٩٠٧، الرقم: ٢٤٥٤، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: ماجاء فی الجنائز، باب: ذكر وفاته و دفنه ﷺ، ١/٥٢٣، الرقم: ١٦٣٥، و أبو يعلى فی المسند، ١/٧١، الرقم: ٦٩، و البيهقی فی السنن الكبرى، ٧/٩٣، الرقم: ١٣٣١٤، و الكنانی فی مصباح الزجاجة، ٢/٥٨، الرقم: ٦٠١۔

گئے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٢٤. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے عرض کیا: یہ حضرت انس بن مالک ﷺ کی والدہ محترمہ غمیصا بنت ملحان ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ مَولَى ﷺ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما

٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل أم سليم: أم أنس بن مالك، و بلال رضی الله عنهما، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٦، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم: ٨٣٨٤ـ ٨٣٨٥، وفی فضائل الصحابة، ١/٨٥، الرقم: ٢٧٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٩٩، ١٢٥، الرقم: ١١٩٧٣، ١٢٢٧٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٨٤٨، الرقم: ١٥٦٦، و أبو يعلى فی المسند، ٦/٤٤٠، الرقم ٣٨٢٢، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٣٩٩، الرقم: ١٣٤٦، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ٢/٦٦ـ

٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ٣/١٦٤١، الرقم: ٢٠٦٩، وأبو داود فی السنن، كتاب اللباس، باب: الرخصة فی العلم وخيط الحرير، ٤/٤٩، الرقم: ٤٠٥٤، و البيهقی فی السنن الكبرى، ٢/٤٢٣، الرقم: ٤٠١٠، ـــ

في رواية طويلة: قَالَ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ، قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ا۔ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ا۔ جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات۔ محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ

..... وفي شعب الإيمان ٥/١٤١، الرقم: ٦١٠٨، و أبو عوانة فى مسنده، ١/٢٣٠، الرقم: ٥١١ وابن راهويه فى المسند، ١/١٣٣، الرقم: ٣٠۔

٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبيي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ـــ

بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا. وَلَيْسَتْ فِيْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ، عَلَى فِرَاشِكِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِکَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُو بَرَکَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ گھر آئیں دیکھا تو آپ کو پسینہ مبارک آیا ہوا ہے اور آپ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ اُمّ سُلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

..... ۳/۲۲۱، الرقم: ۱۳۳۴/۱۳۳۹۔

١٠/٤٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَ نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ يُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١١/٤٢٨. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَ

١٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجهاد و السير باب: غزوة النساء مع الرجال، ٣/١٤٤٣، الرقم: ١٨١٠، و الترمذی فی السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی خروج النساء فی الحرب، ٤/١٣٩، الرقم: ١٥٧٥، و أبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی النساء يغزون، ٣/١٨، الرقم: ٢٥٣١، و النسائی فی السنن الكبرى، ٤/٣٦٩، الرقم: ٧٥٥٧، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٣٦٩، الرقم: ٣٦٧٧١، و أبو يعلى فی المسند، ٦/٥٠، الرقم: ٣٢٩٥ والمروزی فی السنة، ١/٤٨، الرقم: ١٥٢، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٩/٣٠۔

١١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: النساء العازيات يرضخ لَهُنَّ ولا يسهم، ٣/١٤٤٧، الرقم: ١٨١٢، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: العبيد و النساء يشهدن مع المسلمين، ٢/٩٥٢، الرقم: ٢٨٥٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٨٤، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٥٣٧، الرقم: ٣٣٦٥٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٥/٥٥، الرقم: ١٢١۔

أُدَاوِي الْجَرْحَى، وَ أَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ام علطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے عقب میں خیموں میں رہتی تھی۔مجاہدین کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کو دوا دیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/٤٢٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ، يُرَدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا. قَالَ ثَابِتٌ: فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ ﷺ نے ام سلیم کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اے ابا طلحہ! تیرے جیسے شخص کو ٹھکرایا نہیں جاتا لیکن تو ایک کافر شخص ہے اور میں ایک مسلمان خاتون ہوں اور تیرے لئے یہ حلال نہیں کہ

١٢: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: التزويج على الإسلام، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٤١، وفي السنن الكبرى، ٣/٣١٢، الرقم: ٥٥٠٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١٧٩، الرقم: ١٠٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٠٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٥، الرقم: ٦٩٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٩٠، الرقم: ٤٦٧٦، ٢٥/١٠٥، الرقم: ٢٧٣۔

میں تیرے ساتھ شادی کروں پس اگر تو اسلام قبول کرلے تو یہی میرا حق مہر ہے اور اس کے علاوہ میں تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گی پس انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور ان کا اسلام قبول کرنا ہی حضرت ام سلیم کا حق مہر ٹھہرا۔ حضرت ثابت بیان کرتے ہیں میں نے کسی عورت کے بارے میں کبھی بھی اس جیسے معزز حق مہر کا نہیں سنا جو میں نے ام سلیم کے حق مہر کا سنا کہ آپ کا حق مہر اسلام بنا۔ پس حضرت ابوطلحہ کا ام سلیم کے ساتھ نکاح ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا نے ان کے بچے بھی جنے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٣/٤٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا مَا تَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ أُمّ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ وَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ: رَحِمَكِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَمِيْصَهُ فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ وَكَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ ثُمَّ

١٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٣٥١، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ١/٦٧، الرقم: ١٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٥٧۔

قَالَ: اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوْتُ اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّکَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّکَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَکَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوبَکْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ . رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور ان کے سر کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری دوسری ماں تھی اور تو مجھے سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو پاکیزہ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ کی رضا اور دار آخرت کو طلب کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور اسے پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھے اسے کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید، ابوا ب انصاری ، عمر بن خطاب اور ا۔ حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد۔ پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ اس کے اندر داخل ہو کر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اس کی قبر اس پر کشادہ فرما اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطے۔ پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم

فرمانے والا ہے۔ پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ حضرت عباس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے لحد میں داخل کیا۔‘‘

اس حدیث کو ابو نعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ علیہم السلام

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت اور قرابت داروں علیہم السلام کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کی اپنے اہلِ بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

١/٤٣١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَ إِنَّ كَرَشِيَ الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آ گاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں سے (اچھائی کو) قبول کرو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢/٤٣٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٤، الرقم:٣٩٠٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٩، الرقم: ٣٢٣٥٧، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٣/٣٣٢، الرقم: ١٧١٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٥٢۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨١، الرقم: ٢١٦١٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٢۔

تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ثابت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت۔ ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب۔ یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٣٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْسَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَ إِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ..... الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا ..... الحدیث۔''

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/١٣١، الرقم: ٢٥٥٩۔

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤/٤٣٤. عَنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر ان کو عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥/٤٣٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّانَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم: ٤٥٧٧۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٣٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ في رواية طويلة: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ وَ مَا الثَّقَلاَنِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لاَ تَضِلُّوْا، وَالآخَرُ عِتْرَتِي وَ إِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذَلِکَ لَهُمَا، فَلاَ تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلاَ تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلاَ تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک ندا دینے والے نے ندا دی یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم: ٤٩٧١.

دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولی ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٣٧. **عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْتِسْعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيْباً فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَأَنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ. وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِّنِّي. أَوْ كَنَفْسِي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: بِهٰذَا. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.**

''حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا اس کے بعد آپ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ ﷺ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت

٧: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٥٨،٢٥٩، الرقم: ١٠٥٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہو گا اور نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ا یسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس آدمی سے میری مراد یہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اہلِ بیت سے محبت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

٨/٤٣٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩/٤٣٩. عَنِ الْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم:٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم: ٤٠٨۔

٩: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه، ١/٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٥، الرقم:٦٩٦٠، ←

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عباس ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کررہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت ایمان داخل نہیں ہوگا جب ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٤٠/١٠. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوهٍ لاَ نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْداً، وَقَالَ:

..... والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٣٨٢/٨، الرقم: ٤٧٢، والدیلمی فی مسند الفردوس، ١١٣/٤، الرقم: ٦٣٥٠، والسیوطی فی شرح سنن ابن ماجة، ١٣/١، الرقم: ١٤٠۔

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢٠٧/١، الرقم: ١٧٧٢، ١٧٧٧، ١٧٦٥٦، ١٧٦٥٧، ١٧٦٥٨، والحاکم فی المستدرك، ٣٧٦/٣، الرقم: ٥٤٣٣، ٢٩٦٠، والنسائی فی السنن الکبری، ٥١/٥ الرقم: ٨١٧٦، والبزار فی المسند، ١٣١/٦، الرقم: ٢١٧٥، والبیهقی فی شعب الإیمان، ١٨٨/٢، الرقم: ١٥٠١، والدیلمی فی مسند الفردوس، ٣٦١/٤، الرقم: ٧٠٣٧۔

وَالَّذِی نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّی يُحِبَّکُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللّٰهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِیءٍ إِيْمَانٌ حَتَّی يُحِبَّکُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت - ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب - اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام احمد، نسائی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت - ایمان داخل نہ ہوگا جب - کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

١١/٤٤١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَی هٰذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨، الرقم: ١١١٥٤، و الحاکم في المستدرك، ٤/٨٤، الرقم: ٦٩٥٨، و أبو يعلی في المسند، ٢/٤٣٣، الرقم: ١٢٣٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٤۔

لاَ تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فُلَانٌ بْنُ فَلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ وَ قَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَّفْتُهُ وَ لَكِنَّكُمْ أَحْدَثْتُمْ بَعْدِي وَ أَرْتَدَدْتُمْ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں آپس میں باہم ملا ہوا ہے اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آ گئے تو ایک آدمی کہے گا یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا فلاں بن فلاں کہنا پایۂ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن تم میرے بعد تم احداث کرو گے اور الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢/٤٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٥٢، الرقم: ٥٣٥٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٣٠، الرقم: ٥٩٢٤، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٦، الرقم: ١٤١٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٠، الرقم: ٢٨٥١، والخطيب في تاريخ بغداد، ٧/٢٧٦، الرقم: ٣٧٦٥، و المناوي في فيض ـــ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لئے بہترین ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلی نے بیان کیا ہے۔

١٣/٤٤٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لاَ يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت - مومن نہیں ہوسکتا جب - کہ میں اس کے نزد - اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٤٤٤. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْزِمُوْا

..... القدير، ٣/٤٩٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٧٥، الرقم: ٦٤١٦، و في المعجم الأوسط، ٦/٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢۔

مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لاَ يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلاَّ بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٤٤٥/١٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالَ لَهَا: بَرِيْرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَابَرِيْرَةُ، غَطِّي شُعَيْفَاتِكِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئاً قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ : فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَ هُ مُحُمَّرَةً وَجُنَتَاهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ نَعْرِفُ غَضَبَهَ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَ حُمْرَةِ وَجَنَتَيْهِ. فَأَخَذْنَا السِّلاَحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ،مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلاَدِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَكَ فِيْهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَ قَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٠٣، الرقم: ٥٠٨٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٧٦۔

بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلاَ فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلاَ فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعَمُوْنَ أَنَّ رَحِمِي لاَ تَنْفَعُ . لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ، حَتَّى أَنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمْعًا فِي الشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آلِ رسول ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجا لاتی اسے ’’بریرۃ‘‘ کہا جاتا تھا پس اسے ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں پس اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقع کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور ﷺ کے غصے کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، آباء اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب وتعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہو گی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہو گی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو بلند کرے گا شفاعت میں طمع کی خاطر (یا کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦/٤٤٦. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: أَنْتَ وَشِيْعَتُکَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاءً مُرَوَّيِيْنَ، مُبَيَّضَةً وُجُوْهُکُمْ. وَإِنَّ عَدُوَّکَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقَبَّحِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر چہرے کی شادابی اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٤٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

١٧/٤٤٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٨/٤٤٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْماً، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَ مَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٩/٤٤٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه مَرْفُوْعاً. خَمْسٌ مَنْ أُوْتِيَهُنَّ لَمْ يُقْدَرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ وَ بَنُوْنَ أَبْرَارٌ وَ حَسَنُ

١٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الخطيب في تاريخ بغداد، ١٢/٣٣١، و المناوي في فيض القدير، ٣/٤٣٢۔

١٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٤٢، الرقم: ٢٧٢١۔

١٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٦، الرقم: ٢٩٧٤۔

مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَ مَعِيْشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہوسکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥٠/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥١/٢١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمُكْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَ السَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُوْرِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوْا إِلَيْهِ، وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ.

رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

٢٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٢، الرقم: ١٣٥۔

٢١: أخرجه الهندی في كنز العمال، ١٢/١٠٠، الرقم: ٣٤١٨٠۔

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت وتکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے سعی و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان کی محبت کرنے والا۔‘‘

اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

٢٢/٤٥٢. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ: أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوحمید ساعدی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ پر

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ٣/١٢٣٢، الرقم: ٣١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٦، الرقم:٤٠٧، و مالك في الموطأ، ١/١٦٥، الرقم: ٣٩٥، و النسائي في السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٧، و أبو عوانة في المسند، ١/٥٤٦، الرقم: ٤٠٣٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥٠، الرقم: ٢٦٨٥۔

جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بے شک تو حمید مجید ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٤٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہئے کہ ں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٤٥٤. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٢٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٢٥٨، الرقم: ٩٨٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٦٨٦، و في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٣٤٨۔

٢٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٦۔٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، و ابن الجوزي في التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٣٢٢۔

اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَ قَالَ أَبُومَسْعُودٍ ﷺ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَارَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابومسعود انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابومسعود انصاری ﷺ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔‘‘

اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٤٥٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ﷺ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ ﷺ: قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ. وَ اللّٰهُمَّ، بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَکْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٠، الرقم: ٤٧١٠، وأشارالحاكم إلى أن البخاری خرَّجه بلفظه، ولكنْ علّةُ ذكرِهِ كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم۔ ولابن المفضل جزءٌ في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٩، الرقم: ٢٣٦٨۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور کہا کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ کرو تو انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ سو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ں) کہو: اے اللہ تو (بصورت رحمت) درود بھیج۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل پر بے شک تو حمید مجید ہے اور اے اللہ تو برکت عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل کو بے شک تو حمید مجید ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٤٥٦. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيْدُ عَلِيًّا فَقِيْلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجِدَهُمْ فِي حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضی اللہ عنہم قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّکَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِکَ وَرِضْوَانَکَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں پس میں نے

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٩٥، الرقم: ٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٧۔

(وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضوان کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤. فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾

٢٧/٤٥٧. عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَ ذَرَارِيْنَا خَلْفَ ظَهُوْرِنَا، وَ أَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِيْنَا، وَ شِيْعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَ عَنْ شَمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہوگی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٤٥٨. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠، ٣/٤١، الرقم: ٢٦٢٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/١٢٠، الرقم: ١٤٤٦، ـــ

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا إِذَا لَقِيَنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابان بن عثمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

٢٩/٤٥٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ وَلِذُرِّيَّتِکَ وَ لِوَلَدِکَ وَ لِأَهْلِکَ، وَلِشِيْعَتِکَ وَ لِمُحِبِّي شِيْعَتِکَ. فَابْشِرْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

..... والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٣٩، الرقم: ٣١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٣۔

٢٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٢٩، الرقم: ٨٣٣٧۔

٥. فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان﴾

٣٠/٤٦٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرمارہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایـ) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

٣١/٤٦١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ

٣٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و فی المعجم الکبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤/١١٤۔

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم؛ ٣٧٨٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و في المعجم الکبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٥٨، و القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٦۔

اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اونٹنی قصواء پرسوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٤٦٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٥.

٣٣/٤٦٣. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ وُلِّيَ بِالْبَلاَغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے بارے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٤/٤٦٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٨، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٨٢، الرقم: ٧١١٢۔

٣٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٢/٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، و فی المعجم الأوسط، ٤/١٠، الرقم: ٣٤٧٨، ٥/٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦، ٦/٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، فی المعجم الصغیر، ١/٢٤٠، الرقم: ٣٩١، ٢/٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاکم فی المستدرک، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار فی المسند، ٩/٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠، والدیلمی فی مسند الفردوس، ١/٢٣٨، الرقم: ٩١٦، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔‘‘

اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٤٦٥. عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ: مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَ مَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٦/٤٦٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ حُرُمَاتٍ ثَـلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٥، الرقم: ٢٦٣٧، و القضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٧٣، الحديث ١٣٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٢، الرقم: ٢٠٣، وفي المعجم ــ

ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَ حُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٤٦٧. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: النُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہل آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت چلے گئے تو اہل زمین بھی چلے گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

..... الكبير، ٣/١٢٦، الرقم: ٢٨٨١، ١/٨٨، و الذهبي في ميزان الإعتدال، ٥/٢٩٤۔

٣٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣١١، الرقم: ٦٩١٣۔

٦. فَصْلٌ فِي تَحْذِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

٣٨/٤٦٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللهُ، وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللهِ وَ الْمُسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ بِذَلِکَ مَنْ أَذَلَّ اللهُ، وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَ التَّارِکُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے: جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے

٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: منه، (١٧)، ٤/٤٥٧، الرقم: ٢١٥٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/٦٠، الرقم: ٥٧٤٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٧٢، الرقم: ٣٩٤١، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٣، الرقم: ٨٩، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٤٣، الرقم: ٤٠١٠۔

اے عزت دے سکے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ نے عزت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہل بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٤٦٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لاَ يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٤٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلاَثًا أَنْ يُثْبِتَ قَائِمَكُمْ وَ أَنْ يَّهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَ أَنْ يُّعَلِّمَ جَاهِلَكُمَ، وَ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ

٣٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٥، الرقم: ٦٩٧٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٢٣، والهيثمي في موارد الظمان، ١/٥٥٥، الرقم: ٢٢٤٦۔

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٧٦، الرقم: ١١٤١٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧١۔

رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، فَصَلَّى وَ صَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَ هُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے درآنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١/٤٧١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْأَنْصَارِ كُفْرٌ، وَ بُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٤٥، الرقم: ١١٣١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢، و المناوي في فيض القدير، ٣/٢٠٥۔

نے فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٢/٤٧٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيْعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہود ں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور شیعان علی کے لئے مغفرت طلب کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٠٠٢، و الذهبي في ميزان الإعتدال، ٣/١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢۔

٤٣/٤٧٣. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ: يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاکَ وَ بُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لاَ يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَ لاَ يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِّنْ نَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے (اہلِ بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہلِ بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٧٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَ الْأَنْصَارِ وَ الْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَ إِمَّا لِزِنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرَؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ لِغَيْرِ طُهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہلِ بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٩، الرقم: ٢٤٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢،

٤٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٣٢، الرقم؛ ١٦١٤، الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٢٦، الرقم؛ ٥٩٥٥، و الذهبي في ميزان الإعتدال في نقد الرجال، ٣/١٤٨۔

٤٥/٤٧٥. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَلِکَ غَيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُمْ فَيَطُوْلَ حِسَابُهُمْ، وَ أَنْ يَكْثُرَ الْوِجْدَانِيَاتُ فَيَكْثُرَ شَيَاطِيْنُهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرت مال اور کثرت اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرت مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔''

اس کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٧٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَ نَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَ مَنْ قَالَ: الْإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔''

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٢، الرقم: ٢٠٠٧۔

٤٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٨٥، الرقم: ٢٤٥٩۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عليهم السلام

﴿اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے جامع مناقب﴾

٤٧/٤٧٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ . أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو

٤٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة:من فضائل علی بن أبي طالب ﷺ، ٣/١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، وابن حبان فی الصحيح، ١/١٤٥، الرقم: ١٢٣، واللالكائی فی إعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم: ٨٨، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٧۔

بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔'' اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٤٧٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبی ﷺ، ٤/١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧-٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والطبری فی جامع البيان، ٢٢/٦، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٦، والمباركفوری فی تحفة الأحوزی، ٩/٤٩-

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایسی اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انھیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اسے امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٤٧٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُم﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

٤٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبى طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفى كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم فى المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠-

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤٨٠/٥٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔‘‘ اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٨١/٥١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنِّي

٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَي عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ ﷺ، ١/٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفی المعجم الکبير، ٣/٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/١٣٣، الرقم: ٨٥۔

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب:←

تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟''

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

..... فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٦/٣٧٨٨، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاكم فی المستدرك، ٣/١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی عن أبي سعيد ﷺ فی المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، و فی المعجم الصغير، ١/٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، و فی المعجم الكبير، ٣/٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وأبويعلى فی المسند، ٢/٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/٦٦، الرقم: ١٩٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

٥٢/٤٨٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَ حَسَنًا، وَ حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں اپنی کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو

٥٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و فی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/١٣٤، الرقم: ٣٧٩٩.

بہتر مقام پر فائز ہو۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٣/٤٨٣. عَنْ عَبْدِ السَّلامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان نام ہے دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا۔ (راوی) ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث کی سند پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔'' اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٤٨٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ

٥٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/٢٥، الرقم: ٦٥، والطبراني في العمجم الأوسط، ٦/٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، و في المعجم الأوسط، ٨/٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم: ١٦، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٤٢، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجة، ١/٨، الرقم: ٦٥، وابن القيم في حاشية على سنن أبي داود، ٢/٢٩٤۔

٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، و البزار في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١٨٨، و المناوي في فيض القدير، ٢/٤٦٢۔

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُونُعَيْمٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٨٥/٥٥. عَنِ الْمِسْوَرِ: أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ عليه السلام يَخْطُبُ ابْنَتَهُ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللهَ الْمِسْوَرُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ وَ أَيْمِ اللهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلاَ سَبَبٍ وَلاَ صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَ سَبَبِكُمْ وَ صِهْرِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَ إِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَ سَبَبِي وَ صِهْرِي وَ عِنْدَکَ إِبْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُکَ لَقَبَضَهَا ذٰلِکَ فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبید اللہ بن اَبی رافع سے حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن علیہ السلام نے انہیں بلا بھیجا اپنی بیٹی کی منگنی کرنے کے لئے آپ نے ان سے کہا کہ آپ رات کے وقت مجھے ملیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس وہ ان سے ملے پھر

٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٧٤٧.

حضرت مسور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: خدا کی قسم کوئی ایسا نسب اور نہ ہی سبب اور نہ ہی سسرالی رشتہ ایسا ہے جو مجھے آپ کے نسب، سبب اور سسرال سے بڑھ کر پیارا ہے مگر یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک انساب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے اور تمہارے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے (یعنی تمہاری بیٹی گویا ان کی بیٹی ہے) اور اگر میں اس سے شادی کرتا ہوں تو یہ چیز انہیں نا خوش کرے گی اور پھر وہ معذرت کرتے ہوئے چل پڑے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٥٦/٤٨٦. عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجَحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلاَ وَلاَ تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوْا وَلاَ تَخْلُفُوْا عَنْهَا فَتَهْلِكُوْا وَلاَ تُعَلِّمُوْهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلاَ أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن حنطب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے

٥٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٦٤، و ابن الأثير في أسد الغابة، ٣/١٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٩٥۔

فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے اور اپنی عترت اہل بیت کے بارے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ان کے مقام کے بارے بتاتا قریش میں بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔'' اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٤٨٧. **عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨/٤٨٨. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَخْلِفُوْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٩۔

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٥٧، الرقم: ٣٨٦٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٩/٤٨٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوْا الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٤٩٠. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ: عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢١، و الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣، الرقم: ٢٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٠۔

٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٤٨، الرقم: ٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٤٦۔

اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم (روزِ قیامت) اس وقت - استقامت نہیں پاتے جب - اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو امتحان میں ڈالا اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو فنا کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اس نے اسے کمایا؟ اور کس چیز میں اس نے اس کو خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے۔ پس عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارا‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن

﴿ اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

١. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

١/٤٩١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَّتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَ أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥٨، الرقم: ٢٤٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٤۔

٢/٤٩٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّي، وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہو گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٤٩٣. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيْجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٧۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٨۔

نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شوروغل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤٩٤. عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٤٩٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها ، ٣/١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٩۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة و فضلها، ٣/١٣٨٩، الرقم: ٣٦١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ــ

أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِکَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْکُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَکَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ براندام سے ہوگئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٤٩٦. عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ وَ كَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

..... ١٨٨٩/٤، الرقم: ٢٤٣٧، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٣٠٧/٧، الرقم: ١٤٥٧٣۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ١٣٨٩/٣، الرقم: ٣٦٠٧۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٩٧/٧. **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلاَّ عَلَى خَدِيْجَةَ، وَ إِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ: أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٧، الرقم: ٧٠٠٦۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٩٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٩٩. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٥، الرقم: ٤٨٥٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ١٤٧٥ـ

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٥ـ

١٠/٥٠٠. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١١/٥٠١. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥ـ

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ٥/٧٠٢، الرقم: ٣٨٧٨، و أحمد في المسند، ٣/١٣٥، الرقم: ١٢٤١٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٤، الرقم: ٧٠٠٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٧١، الرقم: ٤٧٤٥ـ

مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢/٥٠٢. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ، وَ بَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَ قَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيْرَهَا وَ تَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ٣/٦٢، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد في المسند، ٦/٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٢٨، الرقم: ١٠٥٠۔

اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابوالعاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرط غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یأجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣/٥٠٣. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيْجَةُ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيْجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْکُبْرَى وَالْحَاکِمُ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے درآنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام

١٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠١، الرقم: ١٠٢٠٦، و الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٦، الرقم: ٤٨٥٦۔

بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤/٥٠٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا؛ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاكم في المستدرك، ٢/٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦۔

بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٥/٥٠٥. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

١٦/٥٠٦. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ صَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی

١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٧، الرقم: ١٢٨٥٩، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/٣٠، الرقم: ١٦۔

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٩، الرقم: ١٠٩٩، و ابن عبد البر في التمهيد، ٨/٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٧، والزهري في الطبقات الكبرى، ٨/١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٠۔

اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

١٧/٥٠٧. **عَنْ رَبِيْعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.**

''حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی ﷺ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

١٨/٥٠٨. **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ أَثْنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِيَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ، وَ وَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِيَ النَّاسُ وَ رَزَقَنِيَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ**

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٦۔

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٧، الرقم: ٢٤٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٣، الرقم: ٢٢، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٦٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٤۔

وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩/٥٠٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَمُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالْإِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلَتْنِي الْغِيْرَةُ إِلَى أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَكَ اللهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَضِبَ غَضَبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّكَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ أَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ، قَالَ: كَيْفَ

١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٣، الرقم: ٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٤۔

قُلْتِ؟ وَاللهِ، لَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَ صَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِيَ النَّاسُ وَ رُزِقْتُ مَنِّيَ الْوَلَدُ إِذْ حُرِمْتِيْهِ مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَ رَاحَ شَهْرًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین وجمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥١٠. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ

٢٠: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/ ٩٠، الرقم: ٢٣٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/ ٤١، الرقم: ٤٠۔

يَقُوْلُ: اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُـلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُـلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے ’’الادب المفرد‘‘ میں بیان کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما

﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٢١/٥١١. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: فضل عائشة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/١٨٩٥، الرقم؛ ٢٤٤٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ٥/٥٥، الرقم: ٢٦٩٣.

٢٢/٥١٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُرِيْتُکِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَی أَنَّکِ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَ يُقَالُ: هٰذِهِ امْرَأَتُکَ، فَاکْشَفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَکُ هٰذَا مِن عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٥١٣. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَی جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ٣/١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٢، و في كتاب: النكاح، باب: قول الله و لا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء، ٥/١٩٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤١، الرقم: ٢٤١٨٨۔

٢٣: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤/١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر، ٤/١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ٥/٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥۔

إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص ﷺ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کو ن ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٥١٤. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا کُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَ إِذَا کُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِکَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا کُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّکِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَ إِذَا کُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: النکاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ٥/٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، و مسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/٤٩، الرقم: ٧١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣ـ

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یارسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥/٥١٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: **أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذَلِکَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ٢/٩١٠، الرقم: ٢٤٣٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/١٨٩١، الرقم: ٢٤٤١، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧/٦٩، الرقم: ٣٩٥١، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم: ١١٧٢٣۔

٢٦/٥١٦. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي وَ دُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال) میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی روح مقدسہ قبض کرلی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧/٥١٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ١/٤٨٦، الرقم: ١٣٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها ، ٤/١٨٩٣، الرقم؛ ٢٤٤٣۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش و نحوهم من غير ريبة، ٥/٢٠٠٦، الرقم: ٤٩٣٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٨، الرقم: ٨٩٢، و النسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ٣/١٩٥، الرقم: ١٥٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٥، الرقم: ٢٤٥٩٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٧٩، الرقم: ٢٨٢۔

أَنَا الَّتِي أَسَأْمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کرلو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨/٥١٨. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيْلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ مِنْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَ نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ٤/١٧٧٩، الرقم: ٤٤٧٦.

نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براء ت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کررہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٥١٩. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٥٢٠. عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣/ ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤۔

٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع،

الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَ هَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لاَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَ يَتَدَافِعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥٢١. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ

٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥.

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/٧٠٤، الرقم: ٣٨٨٠، و ابن حبان في الصحيح،

خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٢/٥٢٢. عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: مَا أَشْکَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَن صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

..... ٦/١٦، الرقم: ٧٠٩٤، و ابن راهويه في المسند، ٦٤٩/٣، الرقم: ١٢٣٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٤٠/٢، ١٤١ـ

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٧٠٥/٥، الرقم: ٣٨٨٣، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٧٩/٢، و المزي في تهذيب الكمال، ٤٢٣/١٢، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣٢/٢، و العسقلاني في الإصابة، ١٨/٨ـ

٣٣/٥٢٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٥٢٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيْکَ وَ رَبِّ الْکَعْبَةِ..... الحديث. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٤، و الحاكم في المستدرك، ٤/١٢، الرقم: ٦٧٣٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٩١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٨٧٦، الرقم: ١٦٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣، و قال: رجاله رجال الصحيح۔

٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ٤/٢٧٤، الرقم: ٤٨٩٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣٢٢۔

٣٥/٥٢٥. عَنْ ذَكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ..... فَقَالَتْ: ائْذِنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَكِ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله وسلم وَ الْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوْحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَ سَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكِ، وَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عزوجل لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَ تَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللهِ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ إِلَّا يُتْلَى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٦، الرقم: ٢٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح في الصحيح، ١٦/٤١، ٤٢، الرقم: ٧١٠٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٢١، الرقم: ١٠٧٨٣، و أبو يعلى في المسند، ٥/٥٧٦٥، الرقم: ٢٦٤٨.

اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے .....تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواج مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام ﷺ نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ''پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔'' اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمّم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورۂ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٥٢٦. **عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ**

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٦٧٤، الرقم: ٢٤٥٠٦، ٢/٨٧١، الرقم: ١٦٣٥، و الحميدي في المسند، ١/١٣٣، الرقم: ٢٧٧، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٦، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٢٠۔

عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَ هُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَ أَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيْلُ عليه السلام وَ هُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْراً مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيْلٍ، فَنِعْمَ الصَاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٥٢٧. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ طَيِّبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ

٣٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦/٤٨، الرقم: ٧١١١، الحاكم في المستدرك، ٤/١٣، الرقم: ٦٧٣٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٠٣٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٤٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣۔

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَسُرُّكِ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُکَ، فَقَالَ ﷺ: وَاللهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم ﷺ نے ازراہِ مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ ﷺ کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٥٢٨. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے

٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/١٥، الرقم: ٦٧٤٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٥، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، و المزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٨٣، و العسقلاني في الإصابة، ٨/١٨.

بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٥٢٩. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٥٣٠. عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيْهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ عِلْمِهِنَّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت زہری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس

٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٦/٥، الرقم: ٢٦٠٤٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٦٣/١٢، و المزي في تهذيب الكمال، ٢٣٤/٣٥، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٨٨٣/٤، والعسقلاني في الإصابة، ١٨/٨۔

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٤/٢٣، الرقم: ٢٩٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٤٦٣/١٢، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٣٥/٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣٣/٢، والخلال في السنة، ٤٧٦/٢، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٨٥/٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٣/٩، و قال: رجال هذا الحديث ثقات۔

امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المومنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٣١/٤١. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيْبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت وفطاب (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٣٢/٤٢. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِالْقُرْآنِ وَ لَا بِفَرِيْضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَ لَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيْثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال وحرام، شعر، عربوں کی باتیں، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٥٣٣/٤٣. عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٣، الرقم: ٢٩٨، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٠٢٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣۔

٤٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٩، ٥٠، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٢۔

٤٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٧، و هناد في الزهد، ١/٣٣٧،۔

الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبَقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ ذَلِکَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَ تْهَا بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لاَ تُعَنِّفِيْنِي، لَوْ کُنْتِ ذَکَرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ﷺ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

..... ٣٣٨، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٧، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٦٧۔

٤٤/٥٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَ تَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُوْدُهُمَا مَخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْئَ إِلَى الشَّيْئِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غربا اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

٤٥/٥٣٥. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ بِطَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوزِيِّ.

''حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔''

٤٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/١٠٦، الرقم: ٢٨٦، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٥٨، ٥٩۔

٤٥: أخرجه هناد في الزهد، ١/٣٣٧، الرقم: ٦١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٢٩۔

اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

٥٣٦/٤٦. عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ. وَ عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لاَ تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

وفي رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسَبِّحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ وَ تَدْعُوْ وَ تَبْكِي وَ تُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِي قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو

٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣١۔

بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں۔ کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہیں ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

٣. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنهما

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٤٧/٥٣٧. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةَ أَبِيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ.

رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یارسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس

٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ٣/١١٢، الرقم: ٧٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٢٤٧، الرقم: ٣٢٩١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٦٣، الرقم: ٢٦٣١٠، و أبويعلى في المسند، ٨/١٠١، الرقم: ٤٦٣٩، و ابن راهويه في المسند، ٢/٣٥٣، الرقم: ٨٨٥۔

کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٥٣٨. عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُوْنٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ''آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/١٦، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٦٥، الرقم: ٩٣٤، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٥٠، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨:٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٥٩، الرقم: ٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/٩١٤، الرقم: ١٠٠٠۔

٥٣٩/٤٩. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الأوسط میں روایت کیا ہے۔

٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٥٥، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٩٤، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٤۔

٤ . فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٠/٥٤٠. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤ /١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، و البزار في المسند، ٧/٥٥، الرقم: ٢٦٠٢ـ

دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٤١/٥١. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثاً وَ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَ إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٤٢/٥٢. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ بِالسَّدَّةِ، فَقَالَ:

٥١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر و الثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ٢/١٠٨٣ الرقم: ١٤٦٠، وأبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ٢/٢٤٠، الرقم: ٢١٢٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٠/١٠، الرقم: ٤٢١٠، و الدارمي في السنن، ٢/١٩٤، الرقم: ٢٢١٠۔

٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/٣٩٣، الرقم: ٩٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٦۔

تَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحَّتْ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَ فَاطِمَةُ، وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِلَيْکَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا، وَ أَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَ أَنْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلااجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٤٣/٥٣. عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٤٤/٥٤. عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي

٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن، ١/٥٠٢، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٠٣، الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ١/٢٣٣، و أبو يعلى في المسند، ١٣/٤٤، الرقم: ٧١٢٤۔

٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢/٢٣٥،۔

سُفْيَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِکَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٥٤٥/٥٥. عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يُرِيْدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَّزِيْدَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُوْنَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَغِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَنْتَ امْرَؤٌ نَجِسٌ مُشْرِکٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَکِ بَعْدِيْ شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔

..... الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٦/٣١٣۔

٥٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/١٠٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢٢٣، و ابن الجوزي في صفوة الصوة، ٢/٤٦، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٦٥٣۔

ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضي الله عنها نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ا۔ نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٦/٥٤٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَا سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَ كَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِکَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ا۔ رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی

٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ١/١٨١، الرقم: ٢٤٥٣، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩٢، الرقم: ٨٩٢٣۔

رضامندی تھی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٥٤٧. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ فِي مِسْلاَخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْکَ لِعَائِشَةَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ٢/١٠٨٥، الرقم:١٤٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٠/١٢، الرقم: ٤٢١١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٠١، الرقم: ٨٩٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٤، الرقم: ١٣٢١١۔

٧. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٥٨/٥٤٨. عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيْجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٩/٥٤٩. عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة و لو بشاة، ٥/١٩٨٣، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ٢/١٠٤٩، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٤٢٧٧.

٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٥.

مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

٦٠/٥٥٠. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَ زَوَّجَنِيَ اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٦٩٩، الرقم: ٦٩٨٤، والنسائي في السنن الكبرى مختصرًا، ٥/٢٩١، الرقم: ٨٩١٨۔

٦١/٥٥١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَ تَصَدَّقُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٢/٥٥٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَ أَتْقَى لِلهِ، وَ أَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَ أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَ

٦١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ٤/ ١٩٠٧ الرقم: ٢٤٥٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٥٠، الرقم: ٦٦٦٥۔

٦٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/ ١٨٩١ الرقم: ٢٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٢٩٩، الرقم: ١٤٥٢٦۔

أَعْظَمَ صَدَقَةً، وَ أَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَ تَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٣/٥٥٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَّاهَةٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْأَوَّاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ''اوّاہہ'' ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اوّاہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: خاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

٦٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٥٤، و ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٥٢، الرقم: ٣٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢١٧۔

٨. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ﴾

٦٤/٥٥٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَ أُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المومنین میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیافی بہن ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

٦٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٣٥، الرقم: ٦٨٠١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم: ٨٣٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤١٥، الرقم: ١٢١٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٩۔

٩. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٥٥/٦٥. عَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسبيح أول النهار و عند النوم، ٤/٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، و ابن حبان في الصحيح، ٣/١١٠، الرقم: ٨٢٨۔

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَ رِضَا نَفْسِهِ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ، وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ''اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦٦/٥٥٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برّہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٦٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ٣/١٦٨٧، الرقم: ٢١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣١٦، الرقم: ٢٩٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٢٤، الرقم: ٦٠٤۔

١٠. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾

٥٥٧/٦٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَ جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٥٨/٦٨. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ هِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ٥/١٩٥٦، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ٢/١٠٤٥، الرقم: ١٣٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٢٦٩، الرقم: ١٣١٠٧۔

٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٥، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/٢٦٨۔

إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَ إِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٩/٥٥٩. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ قَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَ أَبِي هَارُوْنُ وَ عَمِّي مُوْسَى..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی

٦٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/٧٠٨، الرقم: ٣٨٩٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣٦، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الكبير، ٢٤/٧٥، الرقم: ١٩٦.

اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایسی بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔'' اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٠/٥٦٠. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا علیہ السلام نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔''

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج و الأمارة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ٣/١٥٢، الرقم: ٢٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١١/١٥١، الرقم: ٤٨٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٢، الرقم: ٤٣٤٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٠٤، الرقم: ١٢٥٣٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام اللّٰہ علیہا

﴿سیدۂ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللّٰہ علیہا کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾

١/٥٦١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآنحالیکہ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و ابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم: ١٢٧١، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩، و الطبري في جامع البيان، ٢٢/٦، ٧۔

آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢/٥٦٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا ﷺ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ ﷺ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلم رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ..... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف

٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥١، ٦٦٣، الرقم: ٣٢٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢٩٢، وفی فضائل الصحابة، ٢/ ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، والحاکم فی المستدرک، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣/ ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ٥٢، الرقم: ٢٦٦٢۔

کر دے ..... نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٥٦٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ کَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَی صَلَاةِ الْفَجْرِ، یَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ! یَا أَهْلَ الْبَیْتِ ﴿إِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ..... اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر

٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٥٩، ٢٨٥، وفی فضائل الصحابة، ٢/٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، و ابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، والشیبانی فی الآحادو المثانی، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حمید فی المسند : ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨۔

دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/٥٦٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشاد مبارکہ ..... اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے ..... کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ..... حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ ..... کے بارے میں نازل ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، و فی المعجم الصغير، ١/٢٣١، الرقم: ٣٧٥، و ابن حبان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٣٨٤، والخطيب فی تاريخ بغداد، ١٠/٢٧٨، و الطبری فی جامع البيان، ٢٢/٦۔

٢ . فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٥/٥٦٥ . عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٦/٥٦٦ . عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ في رواية إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ

٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/ ١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣/ ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة فی المسند، ٣/ ٧٠، الرقم؛ ٤٢٣٣، و الشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/ ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠٢/ ٤٠٤، الرقم: ١٠١٢۔

٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ، ٣/ ١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب:

أَبِي جَهْلٍ ..... قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمنِ خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٥٦٧. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

..... فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، وابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ١/٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٠٧، ٤٠٨، ٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦،٦٩٥٧، ٧٠٦٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠/١٨، ١٩، الرقم: ١٨، ١٩، ٢٢/٤٠٥، الرقم: ١٠١٣۔

٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، و فی کتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، و ابن أبی شيبة، المصنف، ٦/٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، و أبو عوانة فی المسند، ٣/٧٠، الرقم؛ ٤٢٣٣، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٤، الرقم: ١٠١٢۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨/٥٦٨. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٢، الرقم: ٢٤٤٩، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فی السنن، كتاب: النكاح، باب: ما يكره أن يجمع بينهن من النساء، ٢/٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١/٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥/١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٢٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم:١٣٢٨۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٩/٥٦٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٥٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَ يُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، و النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٩٧، الرقم: ٨٣٧٠، و البيهقی فی السنن الكبرى، ١٠/٢٠١، والشيبانی فی الأحاد والمثانی، ٥/٣٦١، الرقم: ٢٩٥٥، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٤، الرقم: ١٠١٠، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٢/٤٠، والأندلسی فی تحفة المحتاج، ٢/٥٨٥، الرقم: ١٧٩٥۔

١٠: أخرجه الترمذی فی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٥، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم: ١٣٢٧، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٧٣، الرقم: ٤٧٥١، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩/٣١٤، ٣١٥، الرقم: ٢٧٤، و العسقلانی فی فتح الباری، ٩/٣٢٩، و الشوكانی فی درالسحابة، ١٦/٢٧٤۔

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/٥٧١. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللهَ يَغْضِبُ لِغَضَبِكِ، وَ يَرْضَى لِرِضَاكِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢/٥٧٢. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَ يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

١١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٦٧، الرقم: ٤٧٣٠، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٥/٣٦٣، الرقم: ٢٩٥٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١/١٠٨، الرقم: ١٨٢، ٢٢/٤٠١، الرقم: ١٠٠١، و اللولابى فى الذرية الطاهرة: ١٢٠، الرقم: ٢٣٥، و القزوينى فى التدوين فى أخبار قزوين، ٣/١١۔

١٢: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٣٢، و فى فضائل الصحابة، ٢/٧٦٥، الرقم: ١٣٤٧، و الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/٣٦٢، الرقم: ٢٩٥٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/٢٥، الرقم: ٣٠، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٣/٢٠٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٢٠٣۔

’’حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری ٹہنی ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ بارگاہِ رسالت ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ ﴾

١٣/٥٧٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَکَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِکْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائي في فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٧، و في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢.

بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤/٥٧٤. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣/١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢/٤٠٣، ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨، ١٠٠٩، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ٧/٢١٩، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ٢/١٢٥، و المزی فی تهذیب الکمال، ٤/٥١٢، والشوکانی فی درالسحابة، ١/٢٧٣۔

١٥/٥٧٥. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٥٧٦. عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس

١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٠، الرقم: ٨٤٩٨، و الحاکم فی المستدرک، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/١٩٩، الرقم: ٧٢٦٢، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢/١٣١، و الشوکانی فی درالسحابة، ١٠/٢٧٤۔

١٦: أخرجه أبوداود فی السنن، ٤/٨٧، الرقم: ٤٢١٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٢٧٥، و البيهقی فی السنن الکبری، ١/٢٦، و زيد البغدادی فی ترکة النبی ﷺ: ٥٧۔

سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧/٥٧٧. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَ كَانَتْ إِذَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’ام المؤمنین حضرت رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/٣٩١، ٣٩٢، الرقم: ٩٢٣٦، ٩٢٣٧، و ابن حبان فی الصحیح، ١٥/٤٠٣، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاکم فی المستدرك، ٤/٣٠٣، الرقم: ٧٧١٥، و البخاری فی الأدب المفرد، ١/٣٣٦، الرقم: ٩٤٧، و الشیبانی فی الآحاد و المثانی، ٥/٣٦٧، الرقم: ٢٩٦٧، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٢٤٢، الرقم: ٤٠٨٩، و الدولابی فی الذریة الطاهرة، ١/١٠٠، الرقم: ١٨٤۔

٥٧٨/١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظرِ التفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٧٩/١٩. عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ [فَاطِمَةُ] إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ صلى الله عليه وآله وسلم رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٢، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٧، الرقم: ١٣٥٠، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٤٠، الرقم: ٢٦٢١، والخطيب فی تاريخ بغداد، ٧/١٣٧، و الذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢/١٢٢، ٣/٢٥٧، ٢٥٨۔

١٩: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٧، الرقم: ٤٧٣٢، و النسائی في فضائل الصحابة، ١/٧٨، الرقم: ٢٦٤، و ابن راهوية فی المسند، ١/٨، الرقم: ٦، و البيهقی فی السنن الكبرى، ٧/١٠١، و فی شعب الإيمان، ٦/٤٦٧، الرقم: ٨٩٢٧، و المقری فی تقبيل اليد، ١/٩١، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/٥٠۔

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٥٨٠. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَ رَحَّبَ بِهَا وَ أَخَذَ بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَ كَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَ قَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے، اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢١/٥٨١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ

٢٠: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٧٤، الرقم: ٤٧٥٣، والمحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی : ٨٥، و الهيثمی فی موارد الظمآن : ٥٤٩، الرقم: ٢٢٢٣، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/٥٠، و الشوكانی فی درالسحابة، ١/٢٧٩۔

٢١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٩، ١٧٠، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤٠، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٤٧٠، ٤٧١، الرقم: ٦٩٦، والهيثمی فی ـــ

كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رضی الله عنها فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِدَاكِ أَبِي وَ أُمِّي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٥٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ: أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَ أَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور حضرت فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

..... موارد الظمآن: ٦٣١، الرقم: ٢٥٤٠، وابن عساكر فی 'تاريخ دمشق الكبير، ٤٣/١٤١۔

٢٢: أخرجه طبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/٣٤٣، الرقم: ٧٦٧٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٧٣، والمناوی فی فيض القدير، ٤/٤٢٢۔

٤. فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها سَيِّدَةَ نَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان﴾

٢٣/٥٨٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَباً بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَ إِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَ إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

٢٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٨٢۔

آئیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤/٥٨٤. **عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلاَ تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ**

٢٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجي بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ٥/٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابم، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائی فی فضائل الصحابة : ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الطيالسی فی المسند : ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، و ابن سعد فی الطبقات الكبرى، ٢/٢٤٧۔

سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٥/٥٨٥. عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَکٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، ٥/ ٦٦٠، الرقم: ٣٨٧١، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٨٠، ٩٥، الرقم: ٨٢٩٨، ٨٣٦٥، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٥٨، ٧٦، الرقم: ١٩٣، ٢٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٩١، وفی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٨٨، الرقم: ١٤٠٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧١، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٦٤، الرقم: ٤٧٢١، ٤٧٢٢۔

٢٦/٥٨٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ. قَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن أجمعين. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن أجمعین۔''

اسے امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٥٨٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَ هُوَ فِي

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٩٣، ٣١٦، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٩٣، ٩٤، الرقم: ٨٣٥٥، ٨٣٦٤، و النسائی فی فضائل الصحابة: ٧٤، ٧٦، الرقم: ٢٥٠، ٢٥٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، و الحاكم فی المستدرك، ٢/٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦، ٣/١٧٤، الرقم: ٤٧٥٢، ٤٧٥٤، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٠، ٧٦١، الرقم: ١٣٣٩۔

٢٧: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٤/٢٥١، الرقم: ٧٠٧٨، ٥/١٤٦، الرقم: ٨٥١٧، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٧٠، الرقم: ٤٧٤٠، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ٢/٢٤٧، ٢٤٨، ٨/٢٦، ٢٧، و ابن الأثير فی أسد الغابة، ٧/٢١٨۔

مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!'' اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٥٨٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢/٤٠٣، الرقم: ١٠٠٦، و البخاری فی التاریخ الکبیر، ١/٢٣٢، الرقم: ٧٢٨، و الذهبی فی سیر اعلام النبلاء، ٢/١٢٧، و المزی فی تهذیب الکمال، ٢٦/٣٩١۔

٥. فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام اللہ علیہا

﴿ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ امور کا بیان ﴾

٢٩/٥٨٩. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دُشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہوسکتیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠/٥٩٠. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَ هُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ

٢٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: ذکر أصهار النبي ﷺ، ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ١/٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٠٧،٤٠٨،٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦،٦٩٥٧،٧٠٦٠، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٠/١٨،١٩، الرقم: ١٨،١٩، ٢٢/٤٠٥، الرقم: ١٠١٣۔

٣٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة —

يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥٩١. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: يَا

..... بنت النبي ﷺ، ٤/٢ ١٩٠، الرقم: ٢٤٤٩، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٧، و أبو داود فی السنن، کتاب: النکاح، باب: ما یکره أن یجمع بینهن من النساء، ٢/٢٢٦، الرقم: ٢٠٧١، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغیرة، ١/٦٤٣، الرقم: ١٩٩٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٧، الرقم: ٨٥١٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٢٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٧٥٦، الرقم: ١٣٢٨۔

٣١: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٦/٧٦، الرقم: ١٠٠٨٨، و فی عمل الیوم و اللیلة: ٢٥٣، الرقم: ٢٥٨، و الرویانی فی المسند، ١/٧٧، الرقم: ٣٥، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢/٢٠، الرقم: ١١٥٣، و ابن الأثیر فی أسد الغابة، ٧/٢١٧، و ابن سعد فی الطبقات الکبری، ٨/٢١، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢٠٩۔

عَلِيُّ، لاَ تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ فِيْهِمَا وَ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَ بَارِكْ لَهُمَا فِي شِبْلِهِمَا.

وفي رواية عنه: وَ بَارِكْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔''

اس حدیث کو امام نسائی امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٥٩٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٥٦، الرقم؛ ١٠٣٠٥، والحسيني في البيان و التعريف، ١/١٧٤، الرقم؛ ٤٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٠٤، و الحلبي في الكشف الحثيث، ١/١٧٤، و المناوي في فيض القدير، ٢/٢١٥۔

٣٣/٥٩٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيْجِکَ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوْبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوْتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیں گے۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٥٩٤. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَکٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَ يَقُوْلُ لَکَ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ ابْنَتَکَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الْمَلَإِ الْأَعْلَى،

٣٣: أخرجه محب الدين الطبری فی الرياض النضرة فی مناقب العشرة، ٣/١٤٦، وفی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ١/٧٢۔

٣٤: أخرجه محب الدين الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١/٧٣۔

فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ نے آ کر عرض کیا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاءِ اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانِتِهَا سلام الله عليها يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ﴾

٥٩٥/٣٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هَذَيْنِ وَ هَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت علی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی الله عنه کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٥٩٦/٣٦. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى تَمُرَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٠١، و فی فضائل الصحابة، ٢/٦٩٢، الرقم: ١١٨٣، و البزار فی المسند، ٣/٢٩، ٣٠، الرقم: ٧٧٩، و الشيبانی فی السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٩، ١٧٠، و ابن الأثير فی أسد الغابة فی معرفة الصحابة، ٧/٢٢٠۔

٣٦: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٦، الرقم: ٤٧٢٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ١/٩٤، و ابن الأثير فی أسد الغابة، ٧/٢٢٠، و العجلونی فی كشف الخفاء، ١/١٠١، الرقم: ٢٦٣۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٥٩٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحَشَّرِ، وَ يُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَ أُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَ تُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور صالح اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٥٩٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

٣٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٦، الرقم: ٤٧٢٧۔

٣٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣، و ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ١٤/١٧٣، و الهندی فی كنز العمال، ١٢/٩٨، الرقم: ٣٤١٦٦، و الهيتمی فی الصواعق المحرقه، ٢/٤٤٨، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذَوِی القربی، ١/٢١٤۔

فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَّرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٥٩٩. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَ مَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٠/٦٠٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤١، الرقم: ٢٦٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤۔

٤٠: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/١٤٢، و المحب الطبري في ذخائر العقبى في مناقب ذَوِي القربى: ٩٤۔

قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمدِ مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔'' اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٦٠١/٤١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَ حُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٦٠٢/٤٢. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، نَكِّسُوْا رُؤُوْسَكُمْ وَ غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ وَ مَعَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روزِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ

٤١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٠/٣٥٣۔

٤٢: أخرجه المحب الطبري في 'ذخائر العقبى في مناقب ذَوِي القربى، ١/٩٤، و الهندي في 'كنز العمال، ١٢/١٠٥، ١٠٦، الرقم: ٣٤٢١٠، و ابن جوزي في تذكرة الخواص، ١/٢٧٩، و الهيثمي في الصواعق المحرقة، ٢/٥٥٧، و المناوي في فيض القدير، ١/٤٢٠، ٤٢٩۔

کے ساتھ حورعین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔‘‘

اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٤٣/٦٠٣. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا حُلَّةُ الْكَرَامَةِ قَدْ عُجِنَتْ بِمَاءِ الْحَيَوَانِ، فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا الْخَلَائِقُ، فَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلٍ [تَشْتَمِلُ] عَلَى أَلْفِ حُلَّةٍ مَكْتُوْبٌ [عَلَيْهَا] بِخَطٍّ أَخْضَرَ: أَدْخِلُوْا ابْنَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الْجَنَّةَ عَلَى أَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَ أَكْمَلِ هَيْبَةٍ وَ أَتَمِّ كَرَامَةٍ وَ أَوْفَرِ حَظٍّ. فَتُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَالْعُرُوْسِ حَوْلَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ جَارِيَةٍ.

رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی سیدہ فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہو گا جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اسے دیکھ کر دَ رہ جائے گی، پھر اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہو گا، ہرا پر سبز خط سے لکھا ہو گا: محمد کی بیٹی کو اَحسن صورت، اَکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت و احترام سے جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو محبّ طبری نے روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه محب الدين الطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١/٩٥۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها

﴿سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾

٤٤/٦٠٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَکَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِکْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو

٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، و كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائي في فضائل الصحابة : ٧٧، الرقم: ٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧٧، و في فضائل الصحابة، ٢/٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢۔

جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٥/٦٠٥. عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام تَمْشِي، وَلاَ وَاللهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایسی بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے ذَرّہ بھر مختلف نہ تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٤٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجی بين الناس ومن لم يسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ٥/٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، و النسائی فی فضائل الصحابة : ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الطيالسی فی المسند : ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، و ابن سعد فی الطبقات الكبری، ٢/٢٤٧، و الدولابی فی الذرية الطاهرة، ١/١٠١، ١٠٢، الرقم: ١٨٨۔

٤٦/٦٠٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔''

اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٦٠٧. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ

٤٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/١٩٠٥، ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥٠، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: ماجاء في الجنائز، باب: ماجاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٨، الرقم؛ ١٦٢٠، و النسائى فى السنن الكبرى، ٤/٢٥١، الرقم: ٧٠٧٨، ٥/٩٦، ١٤٦، الرقم: ٨٣٦٨، ٨٥١٦، ٨٥١٧، و فى فضائل الصحابة، ٧٧، الرقم: ٢٦٣، و فى كتاب الوفاة، ١/٢٠، الرقم: ٢۔

٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٧٠٠، الرقم: ٣٨٧٢، و أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ٤/٣٥٥، الرقم: ٥٢١٧، و النسائى فى فضائل الصحابة: ٧٨، الرقم: ٢٦٤، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٣٠٣، ــ

أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَ دَلًّا وَ هَدْياً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَ قُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٤٨/٦٠٨. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَاماً وَلَا حَدِيْثًا وَلَا جَلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور امام نسائی و ابن حبان

..... الرقم: ٧٧١٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٩٦/٥، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٤٨/٢، و إبن جوزي في صفة الصفوة، ٧،٦/٢۔

٤٨: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ٣٧٧،٣٢٦/١، الرقم: ٩٤٧، ٩٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٩١/٥، الرقم: ٩٢٣٦، و ابن حبان في الصحيح، ٤٠٣/١٥، الرقم: ٦٩٥٣، و الحاكم في المستدرك، ١٦٧/٣، ١٧٤، الرقم: ٤٧٣٢، ٤٧٥٣، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٢٤٢/٤، الرقم: ٤٠٨٩٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٠١/٧، و ابن راهوية في المسند، ٨/١، الرقم: ٦۔

نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٦٠٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نُعِيْتُ إِلَى نَفْسِي، فَبَكَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْكِي، فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي، فَضَحِكْتُ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ، ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَ إِلَيْهِ نَفْسَهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ الدَّارَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت: ''جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے خاندان میں سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنس پڑی۔'' اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥٠/٦١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

٤٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥١، الرقم: ٧٩، و ابن كثير في تفسير قرآن العظيم، ٤/٥٦١۔

٥٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٦٩٤٤،—

لِفَاطِمَةَ اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُعِيْذُهَابِکَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو ن مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٦١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، قَالَ: لَمْ يَکُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ سلام الله عليهم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔''

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٦١٢. عَنْ أُمِّ سَلْمَی رضي الله عنها، قَالَتْ: اشْتَکَتْ فَاطِمَةُ سلام الله

..... والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢/٤٠٩، الرقم: ١٠٢١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ٥٥٠، ٥٥١، الرقم: ٢٢٢٥، و ابن الجوزي فی تذکرة الخواص، ١/٢٧٧، و المحب الطبری فی ذخائر العقبی، ١/٦٧۔

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٦٤۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابی فی الذرية الطاهرة، ١/١١٣، والزيلعی فی نصب الراية، ٢/٢٥٠، والطبری فی ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ١/١٠٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢١٠، وابن الأثير فی أسد الغابة، ٧/٢٢١۔

عليها شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَارَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْکَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضی الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ، اسْكُبِي لِي غُسْلاً، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلاً فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، أَعْطِيْنِي. ثِيَابِي الجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ البَيْتِ،فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتْ القِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلاَ يَكْشِفْنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدۂ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمی بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٦١٣. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتِمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَ عُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٦١٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَ سَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَ نَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٥٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٩، الرقم: ٤٧٧٠، و السخاوي في اِستجلاب اِرتقاء الغرف بحب اَقرباء الرسول ﷺ و ذَوِي الشرف، ١/١٣٠۔

٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٥،٦٢٦، الرقم: ٧٥٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٣٣٣، و البزار في المسند، ١/٣٩٧، الرقم: ٢٧٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٤،٤٥، الرقم: ٢٦٣٣،٢٦٣٤، و في المعجم الأوسط، ٥/٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، ٦/٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩۔

٥٥/٦١٥. عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْكِ، وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔‘‘

اسے امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٦/٦١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ وَ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٥٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١/٣٦٤، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب فی تاريخ بغداد، ٤/٤٠١۔

٥٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٢/٤٠٧، الرقم: ١٠١٨، و البزار في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، و الحاكم فی المستدرك، ٣/١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٤/١٨٨، و السخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١/١١٥، ١١٦۔

’’حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٦١٧. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا وُلْدِكِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

٥٨/٦١٨. **عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ رضي الله عنها غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١١/٢٦٣، الرقم: ١١٦٨٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢٠٢، و السخاوی فی اِستجلاب اِرتقاء الغرف، ١/١١٧۔

٥٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/١٣٧ الرقم: ٢٧٢١، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٢٠١، و الشوكانی فی درالسحابة، ١/٢٧٧، الرقم: ٢٤۔

٥٩/٦١٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لَحُوْقًا بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے ''فضائل الصحابہ'' میں امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٦٢٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقُ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ أَبُونُعَيْمٍ.

''حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٦١/٦٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سُمِّيَتْ بِنْتِي فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/٧٦٤، الرقم: ١٣٤٥، و أبونعيم فی حلية الأولياء، ٢/٤٠۔

٦٠: أخرجه أبونعيم فی حلية الأولياء، ٢/٤١، ٤٢۔

٦١: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ١/٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الهندی فی كنز العمال، ١٢/١٠٩، الرقم: ٣٤٢٢٧، و السخاوی فی اِستجلاب اِرتقاء الغرف، ١/٩٦۔

فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦٢/٦٢٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **أَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ، وَ عَلِيٌّ كَفَتَاهُ، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهُ، وَ فَاطِمَةُ عَلَاقَتُهُ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي عُمُوْدُهُ يُوْزَنُ بِهِ أَعْمَالُ الْمُحِبِّيْنَ لَنَا وَ الْمُبْغِضِيْنَ لَنَا.** رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے اور میرے بعد اَئمہ اَطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اَعمال تولے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٤، الرقم: ١٠٧، و العجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٣٦۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عليهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

١/٦٢٣. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی، باب: الأذان فی أذن المولود، ٤/٩٧، الرقم: ١٥١٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبي یولد فیؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٩١۔

٢/٦٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔''

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٢٦. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ حُسَيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ،

٢: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الضحایا، باب: فی العقیقة، ٣/١٠٧، الرقم: ٢٨٤١، والبیهقی فی السنن الکبری، ٩/٣٠٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ١١/٣١٦، الرقم: ١١٨٥٦۔

٣: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: العقیقة، باب: کم یعق عن الجاریة، ٧/١٦٥، الرقم: ٤٢١٩، و فی السنن الکبری، ٣/٧٦، الرقم: ٤٥٤٥۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٥٩، وأبو یعلی فی المسند، ١:٣٨٤، الرقم: ٤٩٨، والحاکم فی المستدرک، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٤۔

فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَ حُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُويَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٥/٦٢٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٍ وَ شَبِّيْرٍ وَ مُشَبِّرٍ.

٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/١١٨، الرقم: ٩٣٥، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٨٠، الرقم: ٤٧٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤١٠، الرقم: ٦٩٨٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٩٦، الرقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشمر کے نام پر رکھے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٦/٦٢٨. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت عکرمہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا

٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٣٣٥، الرقم: ٧٩٨١۔

آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٢. فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

٧/٦٢٩. عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن ابونعم ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین ﷺ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔''

٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين، ٣/١٣٧١، الرقم: ٣٥٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٨٥، الرقم: ٥٥٦٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٢٥، الرقم: ٦٩٦٩، والطيالسی فی المسند، ١/٢٦٠، الرقم: ١٩٢٧۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨/٦٣٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٩/٦٣١. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها:

٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٠، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨٥٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٥۔

٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل —

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠/٦٣٢. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

..... بيت النبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٥ـ

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، ـــ

الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١١/٦٣٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

..... كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩ و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٩۔

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ’’اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ا ِ کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ﷺ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢/٦٣٤. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٦٣٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَ أَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٣، الرقم: ٢٦٦٣، ٢٣/٣٠٨، الرقم: ٦٩٦، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢:٢٦٦۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٤، الرقم: ٢٦٣١۔

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٦٣٦. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٥/٦٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاس، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ

١٤: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٦/١٦٤، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٧/٦٤، الرقم: ١٣١٧٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦/٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩، و فی المعجم الكبير، ٣/٤٤، الرقم: ٢٦٣٣۔

١٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٢، و فی المعجم الأوسط، ٦:٢٩٨، الرقم: ٦٤٦٢۔

النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَ جَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَ أَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَ رُقَيَّةُ وَ أُمُّ كَلْثُوْمَ بِنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی

جنت میں ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

١٦/٦٣٨. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیہما السلام يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو انصاری رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی الله عليه وآله وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ صلی الله عليه وآله وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

١٧/٦٣٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتَوُا النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: مَا تَقُوْلُ فِي عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوْحُ اللهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللهِ وَ رَسُوْلُهُ قَالُوْا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ نُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ قَالَ: وَ ذَاكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوْا هٰذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ، لَئِنْ لَا عَنْتُمُوْهُ لَيَخْسِفَنَّ أَحَدٌ صَلِيْتٌ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا أَبَا

١٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٤/١٥٥، الرقم: ٣٩٩٠۔

١٧: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٢/٦٤٩، الرقم: ٤١٥٧۔

الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُّلَاعِنَکَ سُفَهَاؤُنَا، وَ إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَعْفِيَنَا قَالَ: قَدْ أَعْفَيْتُکُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَّ نَجْرَانَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣. فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

١٨/٦٤٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ

١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/٦٤١، الرقم: ٣٧٣٣، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٧٧، الرقم: ٥٧٦، و فی فضائل الصحابة، ٢/٦٩٣، الرقم: ١١٨٥، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/ ٥٠، الرقم: ٢٦٥٤۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٩/٦٤١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ا ۔ اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح

١٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسين، ١/٥٢، الرقم: ١٤٥، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٣٤، الرقم: ٦٩٧٧، و أبن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٨١، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤، أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٢۔

کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٠/٦٤٢. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١/٦٤٣. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.**

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥/٤٩، الرقم: ٨١٦٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

٢١: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٧٠، وفی فضائل الصحابة، ١/٢٠، الرقم: ٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/٤٨، الرقم: ٨٨٧، والبزار فی المسند، ٥/٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤۔

٤. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عليهما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کا مقام و مرتبہ﴾

٢٢/٦٤٤. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣/٦٤٥. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عليهما السلام عَلَى وِرْكَيْهِ فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَ أَبْنَاءُ ابْنَتِي. اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَ أَحِبَّ

٢٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢۔

٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسين والحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٣٩، الرقم: ٢٦١٨۔

مَنْ يُّحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤/٦٤٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. وَ کَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي إِبْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَ يَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُويَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٢، وأبو يعلی فی المسند، ٧/٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٤۔

٢٥/٦٤٧. عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَ رَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو بریدہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رَ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ’’بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔‘‘ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العيدين، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ٣/١٩٢، الرقم: ١٥٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٣٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٣/٤٠٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٣/٢١٨، الرقم: ٥٦١٠۔

٢٦/٦٤٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ إِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِکَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوْحَى إِلَيْکَ. قَالَ: ذٰلِکَ لَمْ يَکُنْ وَلٰکِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَکَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں

٢٦: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تکون سجدة أطول من سجدة، ٢/٢٢٩، الرقم: ١١٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٨٠، الرقم: ٣٢١٩١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٧/٢٧٠، الرقم: ٧١٠٧۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ اِلٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٦٤٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ مَعَهُ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٩٦٧١، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٨٢، الرقم: ٤٧٧٧۔

٢٨/٦٥٠. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ا یـ پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ا یـ کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩/٦٥١. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَزِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَ مَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٣٢، الرقم: ٢٥٨٧، ٢٢/٢٧٤، الرقم: ٧٠٣۔

٢٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٩، الرقم: ٣٢١٨٦۔

٣٠/٦٥٢. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رضی الله عنها فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَ لَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٦٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، وَ هُمَا يَبْكِيَانِ وَ هُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتْ: الْعَطْشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيْهَا مَاءً. وَ كَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ اِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَطْغُوْ مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَ الْآخَرُ

٣٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/١١٦، الرقم: ٢٨٤٧۔

٣١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٥٠، الرقم: ٢٦٥٦۔

يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلِيْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِکَ، فَسَكَتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔''

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٦٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَرَقِيَ عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِکَ ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٦٥٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم: ٢٦٥٢۔

٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٠٧٩۔

أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَالِيَ لَا أُحِبُّهُمَا وَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٦٥٦. عَنْ فَاطِمَةَ سلام الله علیها قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَ بَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمَرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٨٠، الرقم: ٤٧٧٤۔

٥. فَصْلٌ فِيْمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

٣٥/٦٥٧. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔‘‘

٣٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٨١، الرقم: ٤٧٧٦۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٦/٦٥٨. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٦٥٩. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٦٦٠. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ

٣٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٥٠، الرقم: ٢٦٥٥۔

٣٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٥٠، الرقم: ٢٦٥٥۔

٣٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٤١، الرقم: ٢٦٢٣۔

وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقُ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام فِي الْجَنَّةِ

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام﴾

٣٩/٦٦١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ: وَ أَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

٤٠/٦٦٢. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ

٣٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، و ابن ماجة فی السنن، باب: فضائل أصحاب رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فضل علی بن أبی طالب، ١/٤٤، الرقم: ١١٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٦٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣، الرقم: ١١٠١٢، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦۔

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٦٢٤، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠۔

اللهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١/٦٦٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

٤٢/٦٦٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ

٤١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٤، الرقم: ٤٧٢٣۔

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠١، الرقم: ٧٩٢، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤٧، الرقم: ٤٦٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢:٤٠٥، الرقم: ١٠١٦۔

عَلَى فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَ هَذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

٤٣/٦٦٥. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَ لَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِکَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٠٨، الرقم: ٣٣٧

٦٦٦/٤٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَأَسْتَأْذَنَ اللهَ ﷻ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٦٧/٤٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّهْ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَ نَمْرُوْدُ وَ فِرْعَوْنُ فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُكْنَيْكِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِي خِدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں

٤٤: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/١٤٦، الرقم: ٨٥١٥، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٣٦، الرقم: ٢٦٠٤۔

٤٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/١٤٨، الرقم: ٧١٢٠۔

بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا عليهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٤٦/٦٦٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) ن اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٦٦٩. عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجْبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ:

٤٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي ٣/١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبی ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥۔

٤٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/١٤٢، الرقم: ١٢٠٥، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/١٨٩، الرقم: ٢٤٤،

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَ أُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ و جَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَّارٌ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسٰى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مسیّب بن نجبہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤٨/٦٧٠. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

..... والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٦/٢١٥، الرقم: ٦٠٤٧۔

٤٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسین، ٥/٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فی الصحیح، ١٥/٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطیالسی فی المسند، ١/٩١، الرقم: ١٣٠۔

’’حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٧١/٤٩. **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُوْلُ: رَيْحَانَتَيَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

’’حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٢/٥٠. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.**

٤٩: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٤٩/٥، ١٥٠، الرقم: ٨١٦٧، ٨٥٢٩۔

٥٠: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥٠/٥، الرقم: ٨١٧٠۔

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥١/٦٧٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٦٧٤. عَنْ أَبِي الْمُعْدِلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ بِالسَّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيْبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ مَعَهُمَا

٥١: أخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧، والحاکم فی المستدرک، ٣/٢٣٣، الرقم: ٤٩٤٠۔

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢٩٦، الرقم:٢٦٥٨٢۔

الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ هُمَا صَبِيَّانِ صَغِيْرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابومعدل عطیہ طفاوی ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٦٧٥. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ علیهما السلام وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعْمَ الرَّاكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو جعفر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٦٧٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا

٥٣: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ٦/ ٣٨٠، الرقم: ٣٢١٨٥۔

٥٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٧/ ٦٥، الرقم: ١٣١٧٨، ١٣١٧٩۔

لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجَنُبٍ وَ لَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوْا.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٧٧/٥٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: مَنَّ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ مَنَّ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْنًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٩٥، الرقم: ٢٧٦٨، ٢٧٥٩۔

٥٦/٦٧٨. عَنْ أَبِي رَافِعٍ ﷺ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثِبَاتِي وَ سُؤْدَدِي، وَ أَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت وسخاوت کی وراثت۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧/٦٧٩. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي شِكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت وسرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت وسخاوت کا۔''

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٢٢۔

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٢٣، الرقم: ١٠٤١۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٨٠/٥٨. عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليك وسلم، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذَلِکَ رَادُ النَّهَارِ يَقُوْلُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا ابْنَيَّ. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تُجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفْحَ جَبَلٍ وَ إِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَ إِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضُ الْأَحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجْهَهُمَا وَ قَالَ: بِأَبِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’سلمان فارسی رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٦٥، الرقم: ٢٦٧٧۔

میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٩/٦٨١. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام، وَ هُوَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعْمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔''

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٦٨٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٢، الرقم: ٦٦١۔

٦٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٢، الرقم: ١٣٥۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿امام محمد مہدی علیہ السلام کے مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا اہلِ بیت اَطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

٦٨٣/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٤/٢. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم:٢٢٣٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والبزار فی المسند، ٥/٢٠٤، الرقم: ١٨٠٣، و الحاکم فی المستدرك، ٤/٤٨٨، الرقم:٨٣٦٤۔

٢: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، وابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٦، و الديلمي فی مسند الفردوس، ٤/٢٢٣، الرقم: ٦٦٧٠۔

’’ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣/٦٨٥. عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَ لَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٨٦. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

٣: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤/١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠۔

٤: أخرجه ابن ماجة فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٨٤، الرقم: ٦٤٥، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤، و البزار فی المسند، ٢/٢٤٣، الرقم: ٦٤٤۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہو گا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرما دے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/٦٨٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧.

٢. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

٦/٦٨٨. عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما فَقَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا: لَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابونضرہ رضی الله عنه تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی الله عنهما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی الله عنه نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ٤/٢٢٣٤، الرقم: ٢٩١٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٧، الرقم: ١٤٤٤٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٧٥، الرقم: ٦٨٢٦.

فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧/٦٨٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَالِکَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء في المهدي، ٤/٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١۔

٨/٦٩٠. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

’’حضرت علی ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٩/٦٩١. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقْتَتِلُ كَنْزَكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيْفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيْرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں

٨: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم: ٤٢٨٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٨

٩: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدى، ٢/١٣٦٧ الرقم:٤٠٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٢٤٤١ والحاكم في المستدرك ٤/٥١٠، الرقم: ٨٤٣٢ ـ

ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠/٦٩٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًا حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونیکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١١/٦٩٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ وَ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَاءً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤١١۔

١١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤/٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨۔

شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَ لَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيْشُ فِيْهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ تَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم وستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کریں گے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

١٢/٦٩٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيْلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ

١٢: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٢/١٩، الرقم: ٣٣٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٥۔

حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت۔ قائم نہیں ہوگی جب۔ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے‘‘ میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)‘‘۔اس حدیث کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۹۵. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُوْلُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ تُخْرِجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَ يَنْزِلُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال۔ حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔‘‘

۱۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۱۵، الرقم: ۱۰۷۵۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٤/٦٩٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الرُّوْمِ أَرْبَعُ هُدْنٍ. تَقُوْمُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُوْمُ سَبْعَ سِنِيْنَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ آلاَفٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مِنْ وَلَدِي ابْنِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدُ عَلَيْهِ عِبَاءَتَانِ قُطْوَايَتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوْزَ وَ يَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل سے ہوگا اور یہ صلح سات سال برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٠١، الرقم: ٧٤٩٥۔

٣. فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ عليه السلام

﴿ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان ﴾

١٥/٦٩٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم ں (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦/٦٩٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ

١٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول عيسى بن مريم، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ١/١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢۔

١٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم ١/١٣٧، الرقم: ١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، والبيهقی فی السنن الكبرىٰ، ٩/١٨٠، وأبو عوانه فی المسند، ١/٩٩، الرقم: ٣١٧۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٧/٦٩٩. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ بِنْتِ أَبِي الْعَكَرِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيْلٌ وَ جُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذٰلِکَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيْسَى يَدَهُ

١٧: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة الدجال، ٢/١٣٦١، الرقم: ٤٠٧٧.

بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَکَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَ أَمَّا فِي الْحَدِيْثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ کَمَا جَاءَ التَّصْرِيْحُ بِهِ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو ’’امامهم رجل صالح‘‘ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد اِمام مہدی علیہ السلام ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔

۱۸/۷۰۰. عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَ هُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۱۳، الرقم: ۳۷۶۴۹۔

٤١. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾

١٩/٧٠١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔''

اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٧٠، الرقم: ١١٦٨٣، و الحاكم في المستدرك، ٤/ ٦٠١، الرقم: ٨٦٧٤۔

٢٠/٧٠٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيْدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيْقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَ حَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَ ظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِيءُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللهُ عزوجل مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيْشُ فِيْهَا سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ مِمَّا صَنَعَ اللهُ عزوجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایسا زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر ویسا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢١/٧٠٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا ثَمَانٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهَا نِعْمَةً لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلاَ تَدَّخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كَدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَامَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٢/٧٠٤. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لاَ، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَ بِنَا يُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللهُ

٢١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/ ٣١١، الرقم: ٥٤٠٦۔

٢٢: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/ ٥٦، الرقم: ١٥٧۔

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا يُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ إِخْوَاناً فِي دِيْنِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٧٠٥. عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال

٢٣: أخرجه البزار في المسند، ٨/٢٥٦، الرقم: ٣٣٢٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٦۔

ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٥. فَصْلٌ فِي أَنَّ الإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الإِطْلَاقِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾

٢٤/٧٠٦. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ، وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهُ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَالِکَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ ذَالِکَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صلى الله عليه وآله وسلم وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفَّي وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِيْنَ.

٢٤: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المهدي، ٤/١٠٧، الرقم:٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١، و الحاکم فی المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شبية فی المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ا۔ خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ا۔ شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ا۔ لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ۔ پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ا۔ قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ا۔ لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شر۔ نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٧٠٧. **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لاَ يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتَّى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً،**

٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدى، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٧٩۔

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَاماً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ’’وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔‘‘ اس کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٧٠٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَ ضَجُّوْا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ’’اللہ اکبر‘‘ کہا اور شور برپا ہوگیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: اباجان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المهدى، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٢٨٠، ٤٢٨١۔

٢٧/٧٠٩. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فِيَأْتِيْهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَ أَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨/٧١٠. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لاَ يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لِيَعُوْدَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)‘‘۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٥٠١، الرقم: ٨٤٠٠۔

٢٩/٧١١. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السَّوْدَ قَد جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَائْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٠/٧١٢. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: سَتَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَائْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آ و خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالی کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣١/٧١٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عَمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هَذَا الْمَهْدِيُّ

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٧، الرقم:٢٢٤٤١، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٤٧، الرقم: ٨٥٣١۔

٣٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٢٣، الرقم: ٣٤٧٠۔

٣١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥١٠، الرقم: ٨٩٢٠۔

خَلِيْفَةُ اللهِ فَاتَّبِعُوْهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہو گا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَةَ تُنْعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

٣٢/٧١٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَشِيْنَا أَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ: يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْساً أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاکُّ، قَالَ: قُلْنَا: وَ مَا ذَاکَ؟ قَالَ: سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ: فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وقوع حوادث کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

٣٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ٥٣، ٤/٥٠٦، الرقم: ٢٢٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢١، الرقم: ١١١٧٩۔

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣/٧١٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُوْنُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ تُنْعَمُ أُمَّتِي فِيْهِ نِعْمَةً لَمْ يُنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضُ أُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَدُوْسٍ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُوْلُ: خُذْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٣: أخرجه ابن ماجة فی السنن کتاب: الفتن، باب: خروج المهدی، ٢/١٣٦٦، الرقم: ٤٠٨٣، والحاکم فی المستدرک، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٥١٢، الرقم: ٣٧٦٣٨۔

٣٤/٧١٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ. يَسْقِيهِ اللهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت او رامت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیاہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

٣٥/٧١٧. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوْهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ تُمْطِرُ السَّمَاءُ

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣۔

٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ٧/٥١٤، الرقم: ٣٧٦٥٣۔

مَطْرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''امام مجاہد (مشہور تابعی) ایسے صحابی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کردیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت وسلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٣٦/٧١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيْدِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧/٧١٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللهُ الْغَيْثَ وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تُعَظَّمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَاجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٣٦: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٨، والبزار في المسند، ٩/٢٤٣، الرقم: ٣٧٨٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٤، الرقم: ٢٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٣١٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/١٢٧۔

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٦٠١، الرقم: ٨٦٧٣، والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ٢/١٣٢۔

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٨/٧٢٠. عَنْ جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: يَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ سَنَةَ مِائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

’’حضرت امام جعفر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام سن دو سو (۲۰۰ھ) میں ظاہر ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٧٢١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَةِ ﷺ قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِيْنَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحْرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيْهِ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيْلٌ، ثُمَّ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِيْنَ أَوْتِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ، وَيَقُوْمُ الْمَهْدِيُّ فِي سَنَةِ مِائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالسُّيُوْطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣٨: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/٣٣٢، الرقم: ٩٥٣، والسيوطي في الحاوی للفتاوي، ٢/١٤٤۔

٣٩: أخرجه أبو نعيم في الفتن، ١/٢١٧، الرقم: ٥٩٩، والسيوطي في الحاوی للفتاوی، ٢/١٦٣، ١٦٤۔

’’حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانوے ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایسی کبھی نہ ختم ہونے والا شر بپا ہوگا، پھر سن ستانوے یا ننانوے میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دوسو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی عليه السلام کا ظہور ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

٧٢٢/٤٠. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: يَمْلِكُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِيْنَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ السُّيُوطِيُّ.

’’محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی عليه السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٧٢٣/٤١. عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَ مَعَهُ رَايَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَمِيْصُهُ وَسَيْفُهُ وَ عَلَامَاتٌ وَ نُوْرٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُوْلُ: أُذَكِّرُكُمُ اللهَ أَيُّهَا النَّاسُ وَمُقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ،

٤٠: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/٣٧٨، الرقم: ١١٣٠، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/١٥٥۔

٤١: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٩٩، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ٢/١٤٤، ١٤٥۔

وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَآمُرُكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوْا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوْا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتُمِيْتُوْا مَا أَمَاتَ، وَتَكُوْنُوْا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَاءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا فَنَاؤُهَا وَزَوَالُهَا، وَ آذَنْتُ بِانْصِرَامٍ، فَإِنِّي أَدْعُوْكُمْ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ، وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيَظْهُرُ فِي ثَلَثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيْفِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللهُ لِلْمَهْدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ، وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ الْكُوْفَةَ، فَيَبْعَثُ اللهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمَهْدِيِّ، وَيَبْعَثُ الْمَهْدِيُّ جُنُوْدَهُ فِي الْآفَاقِ، وَيُمِيْتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيْمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ ﷺ کا کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے بآوازِ بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور

اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے کے مدد گار ہو جاؤ اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کو زندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ علیہ السلام کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذنِ بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔'' اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

٤٢/٧٢٤. **عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ، وَ جِسْمُهُ جِسْمٌ إِسْرَائِيلِيٌّ، عَلَي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خَلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِيْنَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.**

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٤٢: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٦٦٦٧.

نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخریج

١۔ **القرآن الحکیم۔**

٢۔ **آمدی،** سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (٥٥١۔٦٣١ھ/ ١١٥٦۔١٢٣٣ء)۔ **الاحکام في أصول الأحکام۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٣۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔ ٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء) **الزھد۔** قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ١٤٠٨ھ۔

٥۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء) **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٦۔ **ابن الأثیر،** ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔ ٦٣٠ھ/ ١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ **أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧۔ **ابن الأثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔ ٦٣٠ھ/ ١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ **الکامل في التاریخ۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ١٩٧٩ء۔

٨۔ **ابن تیمیہ،** احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔ ١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول۔** بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

٩۔ **ابن جارود،** ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/ ١٩٨٨ء

١٠۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣۔٢٣٠ھ/ ٧٥٠۔٨٤٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١١۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **التحقيق في أحاديث الخلاف**، بیروت لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٢۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **تذكره الخواص**۔ بیروت، لبنان: مؤسۃ اھل البیت، ١٤٠١ھ۔ ١٩٨١م۔

١٣۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **صفوة الصفوة**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء

١٤۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠۔ ٥٧٩ھ/ ١١١٦۔١٢٠١ء)۔ **المنتظم في تاريخ الملوک والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ١٣٥٨ھ۔

١٥۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔ ٩٦٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٦۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن حیان أبو محمد الأنصاری (٢٧٤۔ ٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔١٩٩٢ء۔

١٧۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ/١٩٩٢ء۔

١٨۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٩۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٠۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٢١۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٧٨ء۔

٢٢۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/٩٩٤۔١٠٦٤ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ١٤٠٤ھ۔

٢٣۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (٣٨٤۔٤٥٦ھ/٩٩٤۔١٠٦٤ء)۔ **المحلٰی**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق الجدیدۃ۔

٢٤۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/ ٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٢٥۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١۔ ٢٣٧ھ/ ٧٧٨۔٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٢٦۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم و الحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٧۔ **ابن زید**، أبو اسماعیل حماد بن إسحاق بن اسماعیل (٢٦٧ھ)۔ **ترکة النّبي ﷺ والسبل القي وجهها فيها**۔١٤٠٤ھ۔

٢٨۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٢٩۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر سف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **الإستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٣٠۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر سف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٣١۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔ ٥٧١ھ/ ١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تاريخ دمشق الكبير (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٣٢۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔ ٥٧١ھ/ ١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تهذيب تاريخ مدينة دمشق**۔ بیروت، لبنان، دار المیسرہ، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٣٣۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

٣٤۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٣٥۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ

٣٦۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البداية و النهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٣٧۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٣٨۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٣٩۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٤٠۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ **كتاب الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤١۔ **ابن الملقن**، عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

٤٢۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٤٣۔ **ابن حجر ہیتمی**۔ ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقه**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٤٤۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٤٥۔ **ابوداؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤٦۔ **ابوسعود**، محمد بن محمد عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔ ۱۵۷۵ء)۔ **إرشاد العقل السليم الى مزايا القرآن الكريم (تفسیر ابی سعود)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

٤٧۔ **ابوعلا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٨۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٩۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٥٠۔ **أبونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٥١۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال مو تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

٥٢۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال مو تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٥٣۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥٤۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥٥۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب**۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٥٦۔ **إسماعيلي**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی۔ **معمجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٥٧۔ **اندلسی**، عمر بن علی بن أحمد الوادیاشی (٧٢٣۔٨٠٤ھ)۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔

٥٨۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٥٩۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦٠۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الجامع الصحيح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

٦١۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦٢۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **شرح**

السنة۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٦٣۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٦٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٦٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٦٦۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٦٧۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء

٦٨۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٦٩۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیر ۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

٧٠۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٧١۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٧٢۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٧٩۔

٧٣۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤۔١١٢٠ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٧٤۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٧٥۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (١٤٠٤ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

٧٦۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمي الطرابلسی (٧٥٣۔٨٤١ھ)۔ الکشف الحثیث رمي یوضع الحدیث۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النھضۃ العربیۃ، ١٤٠٧ھ۔١٩٨٧۔

٧٧۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٧٨۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧٩۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **الکفایۃ في علم الروایۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ۔

٨٠۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفريق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ١٤٠٧ء۔

٨١۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (٣٣٤۔٣١١ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ

٨٢۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٨٣۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔٣٨٥ھ/ ٩١٨۔٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء

٨٤۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (٤٤٥۔٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٨٥۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **ميزان الإعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٨٦۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٨٧۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **تذكرة الحفاظ**۔

٨٨۔ **رویانی**، ابو بکر، محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٨٩۔ **زمخشری**، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨ھ)۔ مختصر کتاب الموافقة بين أهل البيت والصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

٩٠۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن سف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **نصب الراية لأحاديث الهداية**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٩١۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣۔٦٠٦ھ/ ١١٤٩۔١٢١٠ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٩٢۔ **سخاوی**، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن (٨٣١ھ۔٩٠٢ھ)۔ استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقربا الرسول وذوي الشرف۔ مکتبۃ الملک، ریاض، سعودی عرب: فهد الوطنية، ١٤٢١ھ

٩٣۔ **سعید بن منصور**، ابوعثمان الخراسانی، (م ٢٢٧ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٩٤۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ مطبعہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔

٩٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **تاريخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

٩٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الحاوی للفتاوی**۔ مصر: مطبعۃ السعادہ، ١٣٧٨ھ/ ١٩٥٩ء۔

٩٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٩٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔

١٥٠٥ء)۔ **لباب النقول في أسباب النزول**۔ قاهره، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ١٣٥٤ھ/ ١٩٣٥ء۔

١٠٠۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

١٠١۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

١٠٢۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

١٠٣۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٦ھ۔

١٠٤۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **در السحابة في مناقب القرابة والصحابة**۔ لاهور، پاکستان: مکتبہ، سید احمد شہید، ١٤٠٤ھ۔ ١٩٨٤م۔

١٠٥۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

١٠٦۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (١٣٢۔١٨٩ھ)۔ **الموطأ**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

١٠٧۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦۔٢٨٧ھ/٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٠٨۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (٣٠٥۔٤٠٢)۔ **معجم الشیوخ**۔

بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۹۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، **۲۰۰۵**۔

۱۱۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۱۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۲۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۳۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۱۱۴۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۱۵۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۶۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان في تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۱۷۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربی**۔ دارالکتب العصریہ۔

۱۱۸۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

١١٩۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٢٠۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٢١۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٢٢۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ **السنة**۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ

١٢٣۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٢٤۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٢٥۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔ ١١٦٢ھ/ ١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفا ومزيل الألباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

١٢٦۔ **عظیم آبادی**، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٢٧۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٨۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۲۹۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۳۰۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۱۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۲۔ **مالک**، ابن انس بن مالکص بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔**الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۳۔ **مروزی**، ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلوۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۴۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۵۔ معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۶۔ **نعیم بن حماد**، (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۷۔ **مزی**، ابو الحجاج سف بن زکی عبد الرحمٰن بن سف بن عبد الملک بن سف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۳۸۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۹۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۴۰۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارہ**۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۴۱۔ **مقری**، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصۃ في تقبیل الید**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۱۴۲۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردۃ فی الفتن**۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۱۴۳۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۴۴۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۴۵۔ **نسائی**، احمد بن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **خصائص امیر المومنین علی بن أبی طالب** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷م

۱۴۶۔ **نسائی**، احمد بن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

١٤٧۔ **نسائی**، احمد بن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٤٨۔ **نسائی**، احمد بن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ۔

١٤٩۔ **نسائی**، احمد بن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **عمل الیوم واللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٥٠۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/ ١٩٥٦ء۔

١٥١۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **تھذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

١٥٢۔ **ہناد**، ہناد بن سری کوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ١٤٠٦ھ۔

١٥٣۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔ ١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٥٤۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/ ١٣٣٥۔ ١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔